e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW

روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 319 Friday , August 21 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۵)شمارہ نمبر(۳۱۹) لکھنؤ، بروز جمعہ ۲۱-اگست ۲۰۲۶ء،مطابق ۷-ربیع الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

رام مندر چندہ چوری: چمپت کے نرپیندر مشرا پر سنسنی خیز الزامات

لکھنو۔(ایجنسی) اتر پردیش کے ایودھیا میں رام مندر چندہ چوری کا معاملہ ان دنوں سرخیوں میں ہے۔اب اس معاملہ میں رام مندر تیرتھ کشیتر ٹرسٹ کے سابق جنرل سکریٹری چمپت رائے نے مندر تعمیر کمیٹی کے سربراہ اور سابق آئی اے ایس نرپیندر مشرا سے متعلق حیران کرنے والے دعوے کیے ہیں۔چمپت رائے نے 9 صفحات میں 33 نکات پر مشتمل ایک بیان جاری کیا ہے،جس میں کئی اہم انکشافات کیے گئے ہیں۔چمپت رائے نے اپنے بیان میں الزام عائد کیا ہے کہ مندر کی تعمیر میں وہی سب ہوا جو نرپیندر مشرا نے چاہا۔2019 میں سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بعد سے لے کر آج تک کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے چمپت رائے نے دعویٰ کیا ہے کہ تعمیر کے لیے کون سی کمپنی کام کرے گی اور معمار کون ہوگا، یہ سبھی فیصلے نرپیندر مشرا نے کیے۔انھوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ کئی معاملات میں ایسا بھی ہوا کہ نرپیندر مشرا کے علاوہ کسی اور کے فیصلے یا مشورے کو اہمیت نہیں دی گئی۔

ابھشیک کے اکاؤنٹ پر پابندی کا معاملہ،ہائی کورٹ نے بینک حکام کو لگائی پھٹکار

کولکاتا:(ایجنسی) کلکتہ ہائی کورٹ کی سنگل جج بنچ نے جمعرات کو ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے رکن پارلیمنٹ ابھشیک بنرجی کے بینک اکاؤنٹ پر ڈیبٹ پابندیاں عائد کرنے کے معاملے میں بینک حکام کو سخت پھٹکار لگائی۔عدالت نے اس بات پر سوال اٹھایا کہ اگر کے وائی سی اپ ڈیٹ آن لائن کیا جا سکتا ہے تو اس کے لیے بنرجی کی ذاتی طور پر بینک میں موجودگی کیوں ضروری تھی۔جسٹس کرشنا راؤ کی بنچ کے سامنے سماعت کے دوران بینک حکام نے بتایا کہ ابھشیک بنرجی کے اکاؤنٹ پر ڈیبٹ پابندیاں کے وائی سی اپ ڈیٹ کرانے کے مقصد سے لگائی گئی تھیں۔تاہم، بنرجی کے وکیل ایان بھٹاچاریہ نے عدالت کو بتایا کہ ان کے موکل کو کوئی پیشگی اطلاع دیے بغیر اکاؤنٹ پر پابندی عائد کی گئی اور ان کے دو کریڈٹ کارڈ بھی بلاک کر دیے گئے۔وکیل نے عدالت میں دلیل دی کہ کے وائی سی اپ ڈیٹ کرنے کی وجہ کمزور ہے

طلبہ احتجاج معاملہ: پولیس کی کارروائی پر اہم پیش رفت

سپریم کورٹ نے تشکیل دی ہائی پاور کمیٹی

کمیٹی میں ریٹائرڈ جج، سی بی آئی اور پولیس کے سابق افسر شامل، جلد از جلد تحقیقات مکمل کر کے عبوری رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت، پیلیٹ گن چلانے اور خواتین سے بدسلوکی کے الزامات، معاملے کی آئندہ سماعت 10 ستمبر کو ہوگی

نئی دہلی۔(ایجنسی) سپریم کورٹ نے گزشتہ ماہ ہونے والے طلبہ احتجاج کے دوران پولیس کی کارروائیوں کی تحقیقات کے لیے سپریم کورٹ کے سابق جج جسٹس آر سبھاش ریڈی کی سربراہی میں ایک ہائی پاورڈ کمیٹی تشکیل دی ہے۔اس کے دیگر اراکین میں پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس روی شنکر جھا، دہلی ہائی کورٹ کی سابق جج جسٹس شالندر کور، سی بی آئی کے سابق ڈائریکٹر رشی کمار شکلا اور میگھالیہ کے سابق ڈی جی پی ایل آر بشنوئی شامل ہیں۔ایک ہندی نیوز پورٹل پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق ہائی پاورڈ کمیٹی مظاہرین کے خلاف مبینہ طور پر ضرورت سے زیادہ طاقت کے استعمال، پیلیٹ گن کے استعمال، پولیس کارروائی کی جواب دہی، مظاہرین کی نگرانی، خواتین مظاہرین کے خلاف تشدد اور ہراسانی کے الزامات، متاثرین کو طبی امداد اور معاوضہ جیسے معاملات کی تحقیقات کرے گی۔کمیٹی یہ بھی جائزہ لے گی کہ پُرامن احتجاج کے حق اور لا اینڈ آرڈر برقرار رکھنے کے درمیان مناسب توازن کس طرح قائم کیا جائے۔

عدالت نے درج ذیل ہدایات دیں:

کمیٹی پولیس کی زیادتیوں اور مظاہرین کے تشدد، دونوں کی تحقیقات کرے گی۔

کمیٹی خواتین مظاہرین کو ہراساں کرنے اور چھیڑ چھاڑ کے الزامات کو ترجیح دے گی۔

کمیٹی پولیس کی کارروائی کے نتیجے میں مظاہرین کو پہنچنے والی سنگین چوٹوں کی بھی تحقیقات کرے گی۔

احتجاج کے سی سی ٹی وی، ڈرون، باڈی کیم اور پی سی آر کال ریکارڈ کو محفوظ رکھنے کا انتظام کیا جائے۔

حراست میں لیے گئے نابالغوں کو رہا کیا جائے، سوائے ان کے جن پر سنگین اور گھناؤنے الزامات عائد ہیں۔

مظاہرین کے ذاتی ڈیٹا کے تحفظ کی ہدایت، اسے عوامی کرنے پر پابندی۔

کمیٹی کی تحقیقات کے نتائج سے الگ پولیس کے خلاف محکمہ جاتی کارروائی ہوسکتی ہے۔

قابل ذکر ہے کہ مظاہروں سے متعلق بڑے آئینی سوالات پر عدالت بعد میں الگ سے فیصلہ کرے گی۔عدالت نے یہ حکم جنتر منتر اور بہار سمیت ملک کے دیگر حصوں میں نیٹ اور دیگر امتحانات کے پرچے لیک ہونے کے الزامات کے خلاف ہونے والے احتجاج سے متعلق عرضیوں پر دیا ہے۔عرضی گزاروں نے پرامن احتجاج کی اجازت کو یقینی بنانے کے لیے پورے ملک میں نافذ ہونے والی گائیڈ لائنز کا مطالبہ کرتے ہوئے عدالت کا رخ کیا تھا۔یہ عرضیاں دہلی کے جنتر منتر اور بہار میں مظاہرین پر پولیس کی جانب سے حال ہی میں طاقت کے استعمال کے بعد دائر کی گئی تھیں۔

کچھ عرضیوں میں احتجاج کے دوران پولیس اہلکاروں پر حملہ کرنے کے ملزم مظاہرین کے خلاف کارروائی کا بھی مطالبہ کیا گیا تھا۔عدالت نے تحقیقاتی کمیٹی سے جلد از جلد تحقیقات مکمل کر کے عبوری رپورٹ پیش کرنے کو کہا ہے۔معاملے کی آئندہ سماعت 10 ستمبر کو ہوگی۔

18 اگست کو سپریم کورٹ میں سماعت کے دوران دہلی پولیس نے کہا تھا کہ 20 جولائی کا پارلیمنٹ مارچ غیر قانونی تھا۔اس کی اجازت نہیں لی گئی تھی۔جنتر منتر پر ہونے والے مظاہرے میں کئی ہسٹری شیٹر بھی شامل ہو گئے تھے۔پولیس نے بتایا کہ پارلیمنٹ مارچ کے دوران مظاہرین نے بیریکیڈ توڑ دیے اور پولیس کے ساتھ مارپیٹ کی، جس کی وجہ سے مظاہرہ پُرامن نہیں رہا۔حالات کو قابو میں کرنے کے لیے طاقت کا استعمال کیا گیا تھا، تاہم مظاہرین پر ضرورت سے زیادہ طاقت کا استعمال نہیں کیا گیا۔ڈپٹی کمشنر آف پولیس سچن شرما نے حلف نامہ داخل کر کے یہ معلومات دی ہیں۔یہ حلف نامہ پولیس کی زیادتی کی عدالتی نگرانی میں تحقیقات کا مطالبہ کرنے والی عرضیوں کے جواب میں پیش کیا گیا ہے۔سپریم کورٹ اس معاملے میں ہائی لیول کمیٹی تشکیل دے گا۔

لداخ میں قائم کی جائے گی جموں وکشمیر ہائی کورٹ کی بنچ: امت شاہ

نئی دہلی (یو این آئی) حکومت نے لداخ میں الگ سے ہائی کورٹ یا اس کی مستقل بنچ قائم کرنے کے مطالبے کو پورا کرتے ہوئے وہاں جموں وکشمیر ہائی کورٹ کی بنچ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں مرکزی کابینہ کی میٹنگ میں اس فیصلے کو منظوری دی گئی۔مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے جمعرات کو یہ معلومات دی۔امت شاہ نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا کہ لداخ میں ہائی کورٹ کی بنچ بننے سے وہاں کے لوگوں کی انصاف تک رسائی آسان ہوگی۔انہوں نے کہا کہ حکومت لداخ کی ہمہ جہت ترقی اور آئینی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے مکمل طور پر پرعزم ہے۔مرکزی وزیر داخلہ نے پوسٹ میں لکھا، وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں مرکزی کابینہ نے لداخ میں جموں وکشمیر اور لداخ ہائی کورٹ کی ایک بنچ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔حکومت کے مطابق اس قدم سے لداخ کے دور دراز علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے لیے انصاف تک رسائی آسان ہوگی اور قانونی خدمات کا فائدہ اٹھانے میں لگنے والا وقت کم ہوگا۔حکومت نے کہا کہ وہ لداخ کی ہمہ جہت ترقی اور آئینی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے مکمل طور پر پرعزم ہے۔"قابل ذکر ہے کہ لداخ کی سیاسی وسماجی تنظیمیں اور عوام طویل عرصے سے حکومت کے سامنے اپنا یہ مطالبہ رکھ رہے تھے۔لداخ کے جغرافیائی اعتبار سے دشوار گزار علاقہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو قانونی معاملات کے حل کے لیے سری نگر جانا پڑتا ہے جس سے انہیں کافی دشواری اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

امریکی مذہبی آزادی کمیشن کا آر ایس ایس پر پابندیوں کا مطالبہ

رہنماؤں سے اعلیٰ سطحی ملاقاتیں نہ کرنے کی اپیل، بھارت نے یو ایس سی آئی آر ایف کی رپورٹ مسترد کی

واشنگٹن (ایجنسی): امریکہ کے مذہبی آزادی سے متعلق ایک مشاورتی ادارے کے عہدیداروں نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ یعنی آر ایس ایس کے خلاف پابندیاں عائد کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے امریکی حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ تنظیم کے رہنماؤں کو سفارتی مراعات نہ دے اور ان کے ساتھ اعلیٰ سطح کی ملاقاتوں سے گریز کرے۔امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی (یو ایس سی آئی آر ایف) کے چیئرمین عاصف محمود نے کہا کہ بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی آر ایس ایس سے وابستہ ہیں۔انہوں نے آر ایس ایس کو ایک ایسی وسیع تنظیم قرار دیا جس سے وابستہ ذیلی تنظیموں پر مذہبی اقلیتوں، بالخصوص عیسائیوں اور مسلمانوں کے خلاف حملوں کے الزامات عائد کیے جاتے رہے ہیں۔یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت 29 اگست کو نیویارک میں 'یونیورسل آننس سلیبریشنز' کے عنوان سے منعقد ہونے والی تقریب میں شرکت کے لیے امریکہ کا دورہ کرنے والے ہیں۔یہ پروگرام امریکن ہندوز فار انگیجمنٹ اینڈ ڈائیلاگ نامی تنظیم کی جانب سے منعقد کیا جا رہا ہے۔

یو ایس سی آئی آر ایف کے کمشنر جین ملز نے کہا کہ اگر آر ایس ایس کے رہنما بھارتی حکومت سے وابستہ بھی ہوں تو انہیں امریکی حکومت کی جانب سے اعلیٰ سطحی ملاقاتوں یا سفارتی مراعات سے نوازا نہیں جانا چاہیے۔انہوں نے امریکی حکومت پر زور دیا کہ وہ مذہبی آزادی کی خلاف ورزیوں کے لیے ذمہ دار قرار دیے جانے والے آر ایس ایس سے وابستہ افراد کے خلاف پابندیاں عائد کرنے پر توجہ مرکوز کرے۔یو ایس سی آئی آر ایف نے عاصف محمود اور جین ملز کے بیانات اپنے ایکس اکاؤنٹ پر بھی جاری کیے ہیں۔

> یو ایس سی آئی آر ایف کے کمشنر جین ملز نے کہا کہ اگر آر ایس ایس کے رہنما بھارتی حکومت سے وابستہ بھی ہوں تو انہیں امریکی حکومت کی جانب سے اعلیٰ سطحی ملاقاتوں یا سفارتی مراعات سے نوازا نہیں جانا چاہیے۔

عاصف محمود نے اپنے بیان میں کہا کہ بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی آر ایس ایس کے رکن ہیں اور الزام عائد کیا کہ تنظیم سے وابستہ بعض ذیلی گروہوں نے مذہبی اقلیتوں، جن میں عیسائی اور مسلمان شامل ہیں، کے خلاف حملے کیے ہیں۔انہوں نے موہن بھاگوت کے مجوزہ دورہ امریکہ کا بھی حوالہ دیا۔امریکی تنظیم 'ہندوز فار ہیومن رائٹس' نے بھی موہن بھاگوت کے دورہ امریکہ پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اس دورے کو آر ایس ایس کے نیٹ ورک اور مسلمانوں وعیسائیوں کے خلاف تشدد کے الزامات سے الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا۔

تنظیم نے کہا کہ 'یونیٹی' یعنی اتحاد کی تقریب مذہبی بالادستی کی سیاست کو چھپا نہیں سکتی۔رواں سال مارچ میں یو ایس سی آئی آر ایف کی سالانہ رپورٹ میں بھی بھارت میں مذہبی آزادی کی مبینہ خلاف ورزیوں پر تنقید کی گئی تھی۔رپورٹ میں آر ایس ایس اور ریسرچ اینڈ اینالیسس ونگ سمیت بعض افراد اور اداروں کے خلاف 'ہدفی پابندیوں' کی حمایت کی گئی تھی اور انہیں مذہبی آزادی سے متعلق معاملات کے لیے ذمہ دار قرار دیا گیا تھا۔

تاہم بھارت نے یو ایس سی آئی آر ایف کی رپورٹ کو مسترد کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ ادارہ طویل عرصے سے بھارت کی ایک 'مسخ شدہ اور منتخب' تصویر پیش کرتا رہا ہے اور اس کے لیے 'مشکوک ذرائع اور نظریاتی بیانیوں' پر انحصار کرتا ہے۔بھارتی وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے 16 مارچ کو جاری بیان میں یو ایس سی آئی آر ایف پر زور دیا تھا کہ وہ بھارت پر 'منتخب تنقید' جاری رکھنے کے بجائے امریکہ میں ہندو مندروں میں توڑ پھوڑ اور حملوں، بھارت کو مبینہ طور پر نشانہ بنائے جانے اور امریکی سرزمین پر بھارتی نژاد افراد کو درپیش عدم برداشت اور دھمکیوں جیسے واقعات پر بھی توجہ دے۔اس طرح موہن بھاگوت کے آئندہ دورہ امریکہ سے قبل یو ایس سی آئی آر ایف کی جانب سے آر ایس ایس کے خلاف پابندیوں اور اس کے رہنماؤں کے بائیکاٹ کا مطالبہ ایک بار پھر بھارت اور امریکہ کے درمیان مذہبی آزادی، انسانی حقوق اور سیاسی تنظیموں کے کردار سے متعلق بحث کو نمایاں کر رہا ہے۔

دہشت گردی کے الزام سے باعزت بری مسلم شخص کو دہلی ہائی کورٹ سے راحت

دفاعی وکیل کے سخت اعتراضات کے بعد استغاثہ نے رہائی کو چیلنج کرنے والی پٹیشن واپس لی

نئی دہلی۔مولانا انظر شاہ قاسمی کے ساتھ دہشت گردی جیسے سنگین الزامات سے نچلی عدالت سے باعزت بری کئے گئے دیوبند کے شاکر انصاری کو گذشتہ دنوں دہلی ہائی کورٹ سے اس وقت راحت ملی جب دفاعی وکیل ایم ایس خان کے اعتراضات کے بعد استغاثہ نے پٹیشن واپس لے لی۔دہلی سیشن عدالت سے مقدمہ سے ڈسچارج ہوئے شاکر انصاری کے خلاف استغاثہ نے 2017ء میں دہلی ہائی کورٹ میں پٹیشن داخل کی تھی جس پر درجنوں سماعت ہوئی۔جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی کی جانب سے شاکر انصاری کی پیروی کرتے ہوئے ایڈوکیٹ ایم ایس خان نے استغاثہ کی جانب سے داخل کی گئی عرضداشت پر اعتراض کیا اور عدالت کو بتایا کہ استغاثہ نے ہائی کورٹ میں جو پٹیشن داخل کی ہے وہ ناقابل سماعت ہے کیونکہ استغاثہ نے کریمنل اپیل داخل کرنے کی بجائے کریمنل ریویزن پٹیشن داخل کی ہے جس کی قانون میں گنجائش نہیں ہے۔ایڈوکیٹ ایم ایس خان کے اعتراض پر عدالت نے استغاثہ سے جواب طلب کیا لیکن استغاثہ عدالت کو مطمئن کرنے کی بجائے پٹیشن واپس لینے کی عدالت سے اجازت طلب کی جسے دہلی ہائی کورٹ کے جسٹس سوربھ بنرجی نے منظور کر لیا۔دہلی ہائیکورٹ کے جسٹس سوربھ بنرجی نے اپنے فیصلے میں مولانا انظر شاہ قاسمی کے فیصلے کا حوالہ بھی دیا جس میں استغاثہ نے ایسی ہی غلطی کی تھی جس کے بعد عدالت نے ان کی پٹیشن کا خارج کر دیا تھا۔دیوبند سے تعلق رکھنے والے شاکر انصاری کو 9/ماہ جیل کی اذیتوں سے اس وقت راحت حاصل ہوئی تھی جب پٹیالہ ہاؤس عدالت کے جج رتیش سنگھ نے 27/فروری 2017ء کو ملزم کو غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام والے قانون (یواے پی اے) کی دفعات 18,18-B, 20 اور دفعہ 4 ایکسپلوزیو ایکٹ سے ڈسچارج کر دیا تھا۔ملزم کی گرفتاری کے وقت یہ کہا گیا تھا کہ ملزم جیش محمد اور القاعدہ نامی ممنوع تنظیم کا رکن ہے اور یہ ہندوستان میں دیگر ملزمین کے ہمراہ دہشت گردانہ کارروائیاں انجام دینا چاہتا تھا نیز اس نے بم سازی کی ٹریننگ بھی حاصل کی تھی لیکن جمعیۃ علماء کے وکیل ایم ایس خان کے دلائل کے سامنے تحقیقاتی دستوں کے دعوے کھوکھلے ثابت ہوئے اور خصوصی این آئی اے عدالت نے ملزم کو مقدمہ سے ہی ڈسچارج کر دیا تھا۔نچلی عدالت کے فیصلے کو استغاثہ نے آناً فاناً میں دہلی ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا تھا۔شاکر انصاری کے خلاف داخل اپیل پر گذشتہ 9/سالوں میں درجنوں سماعت عمل میں آئی لیکن استغاثہ اپنا دعویٰ ثابت کرنے میں ناکام ثابت ہوا۔

ہندوستان اور جاپان کا دفاعی تعاون مزید مضبوط کرنے پر اتفاق

آزاد اور کھلے ہند-بحرالکاہل کے لیے دفاعی تعاون بڑھائیں گے ہند-جاپان، بحری سلامتی معاہدے پر دستخط

نئی دہلی، (یو این آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے جمعرات کو یہاں جاپان کے دفاعی وزیر شنجیرو کوئزومی کے ساتھ وزراء دفاع کی سطح کی میٹنگ جس میں دونوں فریقوں نے آزاد اور کھلے ہند-بحرالکاہل خطے کے لیے دفاعی تعاون کو گہرا کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔وزارت دفاع نے میٹنگ کے بعد جاری کردہ مشترکہ پریس بیان میں کہا کہ دونوں وزراء نے علاقائی اور بین الاقوامی سکیورٹی کی صورتحال پر جائزے کا تبادلہ کیا نیز جہاز رانی اور فضائی پرواز کی آزادی اور سکیورٹی میں رکاوٹ ڈالنے والے یکطرفہ اقدامات اور طاقت یا دباؤ کے ذریعے موجودہ صورتحال کو بدلنے کی کوششوں کی سخت مخالفت کی ہے۔راج ناتھ سنگھ نے میٹنگ کے بعد سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا، ہند-بحرالکاہل کی استحکام کی سمت میں اہم قدم۔نئی دہلی میں جاپان کے وزیر دفاع شنجیرو کوئزومی کے ساتھ نتیجہ خیز میٹنگ ہوئی۔میٹنگ میں ہم نے سمندری سکیورٹی تعاون مضبوط کرنے، میک ان انڈیا پہل کے تحت دفاعی ٹیکنالوجی تعاون بڑھانے اور حکمت عملی سے متعلق شراکت داری کو مزید مستحکم کرنے پر بات چیت کی۔مشترکہ پریس بیان میں کہا گیا ہے کہ دونوں فریقوں نے ہند-بحرالکاہل میں امن، استحکام اور خوشحالی کے لیے سمندری سکیورٹی تعاون کو عملی اور موثر طریقے سے بڑھانے پر اتفاق کیا۔انہوں نے ایک مفاہمت نامہ پر دستخط بھی کیے جس میں سمندری خطے سے متعلق آگاہی، تلاش و بچاؤ، انسانی امداد اور آفت کے وقت امداد نیز ہندوستانی بحریہ اور جاپان میری ٹائم سیلف ڈیفنس فورس کے درمیان تعاون مضبوط کرنا شامل ہے۔دونوں وزراء نے سمندری مواصلاتی لائنوں کی سکیورٹی کے لیے بحری جہازوں کے باہمی دوروں، مشترکہ مشقوں، فوجی اہلکاروں اور ماہرین کے تبادلے نیز بندرگاہوں، رکھ رکھاؤ اور مرمت کی سہولیات کے استعمال سمیت لاجسٹک تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا۔دونوں فریقوں نے بارودی سرنگوں کے خاتمے کی صلاحیتوں میں ہم آہنگی بڑھانے اور جاپان کی تکنیکی مہارت اور ہندوستان کی پیداواری صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہوئے بحری جہاز سازی اور ڈیزائن میں مشترکہ ترقی کے امکانات تلاش کرنے پر بھی اتفاق کیا۔

کانگریس کے سجن کمار کا 80 سال کی عمر میں انتقال!

نئی دہلی۔(ایجنسی) کانگریس کے سابق رکن پارلیمنٹ سجن کمار کا جمعرات کو 80 سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔خبر رساں ایجنسی 'اے این آئی' نے ذرائع کے حوالہ سے یہ اطلاع دی ہے۔اس نے بتایا کہ سجن کمار کو دہلی کے صفدر جنگ اسپتال میں بیہوشی والی حالت میں لایا گیا تھا، جہاں ڈاکٹروں نے انھیں مردہ قرار دے دیا۔یہ پتہ نہیں چل سکا ہے کہ انھیں کیا ہوا تھا اور اچانک اسپتال لے جانے کی ضرورت کیوں پڑی۔قابل ذکر ہے کہ سجن کمار 1984 کے سکھ مخالف فسادات کے 2 معاملوں میں قصوروار ٹھہرائے جانے کے بعد تہاڑ جیل میں عمر قید کی سزا کاٹ رہے تھے۔دراصل دہلی کینٹ واقع پالم کالونی میں 5 سکھوں کے قتل کے بعد گرودوارہ کو نذر آتش کر دیا گیا تھا۔اس کیس میں سجن کمار کو عدالت نے قصوروار قرار دیا تھا۔

'بی جے پی مسلمانوں، عیسائیوں اور سکھوں سے کہتی ہے کہ ان کا کوئی وجود نہیں'

راہل گاندھی کا آر ایس ایس اور بی جے پی پر سخت حملہ، لگائے سنگین الزام

نئی دہلی۔(ایجنسی) "ہندوستان میں اس وقت اصل نظریاتی جنگ اس بات کو لے کر ہے کہ کیا ملک کے 1.5 ارب لوگوں کی سچائی کا فیصلہ کوئی ایک گروپ کرے گا؟ یا ہر شخص کو اپنی زندگی، اپنے تجربات اور اپنی سچائی خود سمجھنے کا حق حاصل ہوگا۔" یہ بیان لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے جمعرات کو 'جواہر بھون' میں منعقدہ پروگرام 'ہرا بھرا سوراج: راجیو گاندھی کے ویژن کو خراج' سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔انھوں نے اس تقریب میں موجود لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے آر ایس ایس اور بی جے پی پر سخت حملے کیے۔راہل گاندھی نے اپنی تقریر کے دوران کہا کہ ملک کے نظام کو کنٹرول کرنے والے لوگوں کے ایک گروپ نے یہ مان لیا ہے کہ وہ ملک کے ہر شخص کی سچائی کو جانتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ طلبا کو ہر روز نشانہ بنایا جاتا ہے۔کانگریس رکن پارلیمنٹ کا کہنا ہے کہ "اگر کوئی طالب علم میرے پاس آتا ہے تو میرا یقین ہے کہ وہ طالب علم اپنی سچائی کو مجھ سے کہیں بہتر جانتا ہے۔میرا کام اسے سننا، اس کا احترام کرنا اور اسے سمجھنا ہے۔" انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ سمجھتے ہیں وہی سب کچھ جانتے ہیں، اور یہی وہ سیاسی لڑائی ہے جس کا ملک کو سامنا ہے۔

راجیو گاندھی کے ویژن اور مہاتما گاندھی کے 'تصور سوراج' کا ذکر کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ 'سوراج' کو اکثر انگریزی لفظ 'فریڈم' یعنی 'آزادی' سمجھ لیا جاتا ہے، لیکن دونوں ایک نہیں ہیں۔سوراج کا مطلب 'سو' (خود) پر 'راج' (حکومت)، یعنی خود پر حکمرانی ہے۔یہ صرف 'آزادی' نہیں بلکہ ایک ذمہ داری اور سوچنے کا ایک طریقہ ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ "کسی شخص کو آزادی دی جا سکتی ہے، لیکن کوئی کسی دوسرے شخص کو سوراج نہیں دے سکتا۔" ان کے مطابق خود کو گہرائی سے سمجھنا سوراج ہے اور دنیا کے ساتھ کسی فرد کا ذاتی تعلق بھی سوراج کا حصہ ہے۔

راہل گاندھی نے اپنے خطاب میں بی جے پی کو نشانے پر لیا۔انہوں نے برسراقتدار پارٹی پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ "بی جے پی مسلمانوں، عیسائیوں اور سکھوں سے کہتی ہے کہ ان کا کوئی وجود نہیں ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے قبائلی برادریوں کے حوالے سے کہا کہ بی جے پی آدیواسیوں سے کہتی ہے ان کی زمین لے لی جائے گی، اور اگر وہ اس کے خلاف احتجاج کریں گے تو انہیں گولی مار دی جائے گی۔دلتوں کے بارے میں انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی ان سے کہتی ہے ان پر ہونے والے ظلم کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ان باتوں کو سامنے رکھنے کے بعد راہل کہتے ہیں کہ "ہمارے ملک کے ساتھ یہی کیا گیا ہے اور اب اس صورت حال کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔" راہل گاندھی نے واضح لفظوں میں کہا کہ ہندوستان کی تعمیر اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی جب تک ہر شخص، خواہ اس کا مذہب، ذات، عمر یا جنس کچھ بھی ہو، یہ محسوس نہ کرے کہ وہ اس ملک کا حصہ ہے۔ہر شخص کو محسوس ہونا چاہیے کہ 'میں یہاں کا ہوں، یہاں مجھے محبت ملتی ہے، یہاں میری عزت کی جاتی ہے اور سچائی کی میری تلاش اہمیت رکھتی ہے۔' راہل گاندھی نے معاشی نظام پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ایسا ہندوستان نہیں بنایا جا سکتا جہاں معاشی نظام 2 یا 3 لوگوں کی اجارہ داری میں ہو۔اسی طرح ایسا سیاسی نظام بھی نہیں ہو سکتا جو ملک کے اندر گہرائی تک نہ پہنچتا ہو۔ملک کو دراصل اسی سمت میں کام کرنے کی ضرورت ہے۔

گجرات: زہریلی شراب کے باعث اب تک 7 لوگوں کی موت

بھاؤنگر (ایجنسی) 'ڈرائی اسٹیٹ' گجرات میں ایک بار پھر نقلی شراب نے کئی لوگوں کی جان لے لی ہے۔بھاؤنگر ضلع میں زہریلی شراب پینے کے باعث اب تک 7 لوگوں کی موت ہو چکی ہے۔اس معاملے میں 4 پولیس اہلکاروں کو معطل کیا جا چکا ہے۔اس کے علاوہ 21 ملزمان کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کی جا چکی ہے، جن کے اوپر نقلی شراب بنانے اور فروخت کرنے کا الزام ہے۔واضح رہے کہ گجرات 'ڈرائی اسٹیٹ' ہے، جہاں شراب تیار کرنے، فروخت کرنے اور استعمال کرنے پر پابندی ہے۔بھاؤنگر کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) نتیش پانڈے نے خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' سے بات چیت میں بتایا کہ زہریلی شراب کا استعمال کرنے والے 25 سے 28 لوگ زیر علاج ہیں۔اب تک 7 لوگوں کی موت ہو چکی ہے، جبکہ 4 پولیس اہلکاروں کو اس معاملے میں معطل کیا جا چکا ہے۔19 اگست کو اس معاملے میں ورتیج پولیس اسٹیشن کے پاس ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔یہ پولیس اسٹیشن گھوگھا تعلقہ کے کھرکڑی گاؤں میں واقع ہے۔واضح رہے کہ مدھیہ پردیش کے اجین کے کھرکری سے اور گجرات کے بھاؤنگر سے اب تک 21 ملزمان کی شناخت ہو چکی ہے۔

اکھلیش یادو کا بی جے پی پر حملہ، کہا سیاسی جماعت نہیں گینگ ہے

لکھنؤ۔سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی سیاسی جماعت نہیں بلکہ ایک گینگ ہے۔بی جے پی حکومت میں ظلم وزیادتی کی انتہا ہو چکی ہے۔بی جے پی اقتدار کے غلط استعمال کو اپنا حق سمجھتی ہے۔بدعنوانی اور سرکاری بجٹ کی لوٹ بی جے پی کا بنیادی ایجنڈا ہے۔اس حکومت میں بے قصور لوگوں کو ستایا جا رہا ہے۔پی ڈی اے سماج کو ہراساں کیا جا رہا ہے۔فرضی انکاؤنٹر ہو رہے ہیں۔مجرموں اور بدعنوان لوگوں کو حکومت کا تحفظ حاصل ہے۔قانون وانتظام کی صورتحال تباہ ہو چکی ہے۔ریاست میں ہر روز قتل اور لوٹ مار کے واقعات ہو رہے ہیں۔بہنیں، بیٹیاں اور خواتین محفوظ نہیں ہیں۔دن دہاڑے جرائم کے واقعات پیش آ رہے ہیں۔بی جے پی حکومت کا زیرو ٹالرنس کا دعویٰ جھوٹا ہے۔جمعرات کو سماج وادی پارٹی کے ریاستی ہیڈ کوارٹر میں ریاست کے مختلف اضلاع سے بڑی تعداد میں آئے رہنماؤں اور کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے ایودھیا میں بھگوان شری رام کے مندر میں چڑھاوے کی چوری، چندے کی چوری اور رام دھن کی لوٹ کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔حکومت نے چڑھاوے کی چوری میں ملوث بڑے لوگوں کو بچانے کا کام کیا ہے۔اس نے عوام کے اعتماد کو توڑا ہے۔چوری اور لوٹ کرنے والوں کو تحفظ دیا ہے۔بی جے پی سازشی پارٹی ہے۔بی جے پی کی سازش کو صرف سماج وادی پارٹی ہی ناکام بنا سکتی ہے۔بی جے پی کی سازش کو ناکام بنانے کی طاقت صرف سماج وادی پارٹی کے پاس ہے۔

اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی کی بدحکمرانی سے کسان، نوجوان، غریب، متوسط طبقہ، مزدور، تاجر اور ریاست کی 90 فیصد آبادی پریشان ہے۔بدعنوانی، کمیشن خوری اور مہنگائی عروج پر ہے۔بی جے پی سماج وادی پارٹی کو بدنام کرنے سے باز نہیں آ رہی ہے۔محمد اعظم خان صاحب کے خلاف بی جے پی سازش کر رہی ہے۔پی ڈی اے سماج بی جے پی کو اقتدار سے ہٹانے کا سو فیصد فیصلہ کر چکا ہے۔اسی لیے بی جے پی پی ڈی اے سماج کو بھی ہراساں کر رہی ہے۔آئینی اداروں کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے۔اکھلیش یادو نے کہا کہ سیلاب اور پانی بھراؤ کی وجہ سے پریاگ راج کے حالات سنگین ہیں۔اگر کوئی اور ہوتا تو پریاگ راج کی ترقی کے نام پر ایک لاکھ کروڑ روپے ہڑپ کرنے کے بعد وہاں ہزاروں گھروں کو پانی میں ڈوبا دیکھ کر شرمندگی سے اقتدار ہی چھوڑ دیتا۔مہاکمبھ کے نام پر پریاگ راج کے نام نہاد اسمارٹ ڈیولپمنٹ کے لیے جو ایک لاکھ کروڑ روپے خرچ کیے گئے تھے، اس کی مہابدعنوانی بہتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔

تیل کی ترسیل میں تقریباً تین گنا اضافہ

امریکہ-ایران مفاہمتی یادداشت ختم ہونے سے قبل تجزیہ

لندن، 20 اگست (یواین آئی) کے پلر کے اعداد و شمار کے مطابق، مفاہمتی یادداشت کے تحت 60 روزہ مدت کے دوران خلیج سے تقریباً 37 کروڑ 40 لاکھ بیرل تیل باہر منتقل ہوا۔ امریکہ اور ایران کے درمیان مفاہمتی یادداشت (ایم او یو) کے نافذ رہنے کے دوران آبنائے ہرمز سے تیل کی ترسیل تقریباً تین گنا بڑھ گئی، تاہم یہ جنگ سے قبل کی سطح کے مقابلے میں اب بھی بہت کم رہی۔ یہ بات بحری جہازوں کی نقل و حرکت سے متعلق اعداد و شمار کے تجزیے میں سامنے آئی ہے۔ تجارتی انٹیلی جنس فرم کے پلر (Kpler) کے مطابق، ختم ہو جانے والی مفاہمتی یادداشت کے تحت 60 روزہ مدت کے دوران خلیج سے تقریباً 37 کروڑ 40 لاکھ بیرل تیل باہر منتقل کیا گیا، جو روزانہ اوسطاً تقریباً 61 لاکھ بیرل بنتا ہے۔ اپریل سے 17 جون کو مفاہمتی یادداشت پر دستخط ہونے تک خلیج کے راستے روزانہ اوسطاً 23 لاکھ بیرل تیل برآمد کیا جا رہا تھا۔ کے پلر کے مطابق، اگرچہ مفاہمتی یادداشت کے نتیجے میں تیل کی ترسیل میں نمایاں اضافہ ہوا، تاہم یہ حجم روزانہ تقریباً 40 فیصد تک ہی پہنچ سکا۔ 2025 میں آبنائے ہرمز سے روزانہ تقریباً ڈیڑھ کروڑ بیرل تیل منتقل ہوتا تھا۔ کے پلر میں گلوبل کروڈ اور جیو پولیٹیکل مارکیٹ ڈیٹا کے سربراہ ایمانوئل بیلوستر ینو نے کہا کہ معاہدے کے پہلے تین ہفتوں میں ہی نصف سے زیادہ ترسیل ہوئی۔ انہوں نے کہا، ”آخر تک ترسیل کم، غیر واضح اور آبنائے کے پیچھے دوبارہ جمع ہوتی نظر آئی۔“ 17 جون کو اعلان کردہ مفاہمتی یادداشت کے بعد یہ معاہدہ پیر کو ختم ہو گیا۔ اس معاہدے کے اعلان سے قبل پاکستان کی معاونت سے سفارتی سرگرمیوں میں تیزی آئی تھی، تاہم واشنگٹن اور تہران کے درمیان مذاکرات تعطل کا شکار رہنے کے باعث مستقل امن معاہدہ طے نہیں پا سکا۔ امریکی اور ایرانی حکام نے مفاہمتی یادداشت کو جنگ کے مستقل خاتمے کی جانب ایک قدم قرار دیا تھا، لیکن اس کی مدت ایسے وقت میں ختم ہوئی ہے جب آبنائے ہرمز میں تجارتی جہازوں پر حملوں نے عالمی توانائی کی سپلائی کے اہم ترین راستوں میں سے ایک کی سلامتی پر تشویش برقرار رکھی ہے۔ گزشتہ ایک ہفتے کے دوران آبنائے ہرمز میں پانچ تجارتی جہازوں پر حملے ہوئے ہیں۔ برطانیہ کے یو کے ایم ٹی او آپریشنز سینٹر کے مطابق، منگل کو عمان کے قریب ایک کارگو جہاز نے نامعلوم سمت سے آنے والے ایک حملے کی زد میں آنے کی اطلاع دی، جس کے نتیجے میں ایک ملاح ہلاک ہو گیا۔ تجارتی بحری جہازوں کے مالکان کی تنظیم انٹر کارگو (INTERCARGO) نے ہلاک ہونے والے ملاح کی شناخت لائبیریا کے پرچم بردار بلک کیریئر مینوآن ڈگنٹی کے عملے کے رکن کے طور پر کی۔ انٹر کارگو نے اپنے بیان میں کہا کہ تنازعات کی زد میں آنے والے ہر جہاز کے پیچھے ملاح موجود ہوتے ہیں، جو اپنے گھروں اور خاندانوں سے دور پیشہ ورانہ ذمہ داریاں انجام دیتے ہوئے عالمی تجارت کو جاری رکھتے ہیں۔ تنظیم نے کہا کہ ملاح عام شہری ہیں اور انہیں کبھی بھی جغرافیائی سیاسی تنازعات میں نشانہ یا اس کے ضمنی نقصان کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ کسی حکومت یا گروپ نے اس حملے کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔ جولائی کے بعد یہ خطے میں ایسا پہلا واقعہ ہے جس میں کسی ملاح کی ہلاکت کی تصدیق ہوئی ہے۔ بین الاقوامی میری ٹائم آرگنائزیشن (IMO) کے مطابق، فروری کے اواخر میں امریکا اور اسرائیل کی جانب سے ایران کے خلاف جنگ شروع کیے جانے کے بعد سے خطے میں تجارتی جہازوں پر ہونے والے حملوں میں کم از کم 18 ملاح ہلاک ہو چکے ہیں۔ ایرانی فورسز نے جنگ شروع ہونے کے بعد سے تجارتی جہاز رانی پر ہونے والے درجنوں حملوں کی ذمہ داری قبول کی ہے یا ان کا الزام ایران پر عائد کیا گیا ہے۔ امریکی فورسز نے تقریباً نصف درجن حملوں کی ذمہ داری تسلیم کی ہے، جن میں 10 جون کو پلاؤ کے پرچم بردار ایک ٹینکر پر حملہ بھی شامل ہے، جس میں تین ہندوستانی ملاح ہلاک ہوئے تھے۔ جنگ سے قبل دنیا کی تقریباً پانچویں حصے کی تیل کی عالمی سپلائی کے لیے اہم راستہ رہنے والی آبنائے ہرمز میں 10 سے 16 اگست کے دوران صرف 73 بار بحری آمد و رفت ہوئی، جو اس سے پچھلے ہفتے کے 91 ٹرانزٹس کے مقابلے میں کم ہے۔ یہ اعداد و شمار لائیڈز لسٹ انٹیلی جنس کے ابتدائی ڈیٹا پر مبنی ہیں۔ جمعرات کو تیل کی قیمتوں میں معمولی اضافہ ہوا۔ برینٹ کروڈ فیوچرز تقریباً 0.3 فیصد اضافے کے ساتھ 93.91 ڈالر فی بیرل پر پہنچ گئے۔ آسٹریلیا میں قائم کے سی ایم ٹریڈ کے چیف مارکیٹ اینالسٹ ٹم واٹرر نے کہا کہ واشنگٹن اور تہران کے درمیان تعطل کے باعث مارکیٹ کو توقع ہے کہ تیل کی ترسیل مزید کم ہو سکتی ہے۔ انہوں نے الجزیرہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مارکیٹ آبنائے ہرمز سے محفوظ آمد و رفت کے بارے میں امریکی انتظامیہ کے نسبتاً پرامید موقف سے قائل نہیں ہے۔ واٹرر کے مطابق، جب تک محفوظ اور مسلسل بحری آمد و رفت کے واضح شواہد اور زیادہ پائیدار سفارتی فریم ورک سامنے نہیں آتا، جہاز رانی کمپنیوں کا اعتماد کم رہنے کا امکان ہے اور تیل کی ترسیل میں خاطر خواہ بحالی متوقع نہیں۔

وسطی افریقی جمہوریہ میں سونے کی کان دھنس گئی

ہلاکتیں 100 سے متجاوز، متعدد افراد تا حال ملبے تلے دبے؛ امدادی کارروائیاں جاری

بانگوئی: وسطی افریقی جمہوریہ کے مغربی حصے میں سونے کی کان دھنسنے کے حادثے میں ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 100 سے زیادہ ہو گئی ہے۔ امدادی کارروائیوں میں شامل ہلالِ احمر کے ایک رضا کار اور ایک مقامی اہلکار نے بدھ کے روز بڑی تعداد میں ہلاکتوں کی تصدیق کی۔ کم ٹیکنالوجی والی یہ روایتی سونے کی کان منگل کی صبح کیمرون کی سرحد کے قریب، نانا مامبرے پریفیکچر کے گاؤں زامبوئے میں دھنس گئی تھی۔ امدادی کارروائیوں میں مصروف ہلالِ احمر کے مقامی رضا کار، جرویس گانا گورو نے بتایا کہ ہلاک ہونے والوں کے علاوہ متعدد زندہ بچ جانے والے افراد شدید زخمی ہیں۔ زامبوئے کی یوتھ کونسل کے رکن برٹرینڈ بے یانگے نے بتایا کہ ہلاکتوں کی تعداد میں مزید اضافے کا امکان ہے کیونکہ متعدد افراد اب بھی لاپتہ ہیں اور دیگر ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔ یانگے نے کہا کہ ”انہیں (ملبے تلے دبے افراد کو) زندہ تلاش کرنا ایک معجزہ ہوگا۔ ہمیں یہ دیکھ کر شدید دکھ اور رنج پہنچا ہے کہ یہ نوجوان مرد اور خواتین اپنے خاندانوں کو مایوسی سے نکالنے کی خاطر ان کانوں میں آنے کے بعد اپنی جانیں گنوا بیٹھے۔“ بابوا سب-پریفیکچر عدالت کے پراسیکیوٹر نے ایک بیان میں کہا کہ حادثے کی وجہ کا تعین کرنے، متاثرین اور اس جگہ کو چلانے کے ذمہ دار افراد کی شناخت کرنے، اور کسی بھی قسم کی ممکنہ مجرمانہ ذمہ داری طے کرنے کے لیے تحقیقات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ ویڈیو فوٹیج میں دیکھا جا سکتا ہے کہ کان کن، جن میں زیادہ تر مٹی سے لت پت نوجوان مرد اور خواتین شامل ہیں، گڑھے سے ایک لاش نکال رہے ہیں جب کہ درجنوں دیگر کان کن اور مزدور اس وسیع و عریض جگہ پر ادھر ادھر بکھرے ہوئے ہیں اور کچھ مدد کے لیے پکار رہے ہیں۔ وسطی افریقی جمہوریہ میں روایتی کانیں دھنسنے کے واقعات عام ہیں، جہاں کئی ہزار لوگ چھوٹے پیمانے پر کان کنی کے شعبے سے وابستہ ہیں۔ یہ کام انتہائی پرخطر ہے کیونکہ کان کنوں کے پاس عام طور پر مناسب حفاظتی انتظامات نہیں ہوتے، جس کی وجہ سے اکثر جان لیوا نتائج سامنے آتے ہیں۔

شمالی چین میں آتشزدگی، 8 افراد ہلاک، 3 زخمی

بیجنگ، 20 اگست (یواین آئی) سرکاری میڈیا کے مطابق، چین کے صوبے ہیبی کے ایک تجارتی مرکز میں لگنے والی آگ کے نتیجے میں کم از کم آٹھ افراد ہلاک اور تین زخمی ہو گئے ہیں۔ شنہوا نیوز ایجنسی نے ضلعی حکومت کے حوالے سے بتایا ہے کہ یہ آگ چن ہوانگ داؤ شہر کے ہائی گانگ ضلع میں واقع ایک مرکز کی زمینی منزل پر صبح سویرے لگی۔ فائر بریگیڈ، پولیس، ایمرجنسی مینجمنٹ اور طبی ٹیمیں فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں۔ آگ پر ایک گھنٹے سے بھی کم وقت میں قابو پا لیا گیا۔ زخمیوں کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے اور ان کی حالت خطرے سے باہر بتائی جاتی ہے۔ آگ لگنے کی وجوہات جاننے کے لیے تحقیقات جاری ہیں۔

ٹرمپ کا ایران پر سخت ترین اقتصادی وار کا اعلان

ایران کی مدد کرنے والے ممالک کو سنگین نتائج کی دھمکی، تیل اسمگلنگ نیٹ ورکس اور مالیاتی اداروں کو نشانہ بنانے کا اعلان

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بدھ کو (مقامی وقت کے مطابق) ایران کے خلاف اب تک کا سب سے سخت اقتصادی قدم اٹھانے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے وارننگ دی کہ جو بھی ملک تہران کو اقتصادی یا کسی بھی دوسری قسم کی مدد فراہم کرے گا، اسے بھاری اقتصادی نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل ※ پر ایک پوسٹ میں لکھا کہ ایران کو معاہدہ کرنے کا جتنا بڑا موقع میں نے دیا، اتنا کسی اور نے نہیں دیا۔ افسوس کی بات ہے کہ وہ اس موقعے سے فائدہ نہیں اٹھا سکے۔ ※ انہوں نے مزید کہا کہ اس لیے آج میں کسی بھی ملک کے خلاف اب تک کی سب سے سخت اقتصادی کارروائی کا اعلان کر رہا ہوں! یہ بے مثال سطح پر اقتصادی جنگ اور (ایران کو) تنہا کرنے کی کارروائی ہوگی۔ انہوں نے مزید لکھا کہ ان کی بحریہ ختم ہو چکی ہے، ان کی فضائیہ برباد ہو گئی ہے، ان کے فوجی کارخانے اب ملبے کا ڈھیر بن چکے ہیں، ان کی کرنسی بے کار ہو چکی ہے اور ان کا ملک انتہائی نازک صورت حال سے دوچار ہے۔ ※ ٹرمپ نے کہا کہ جو بھی ملک ایران کو مالی، تجارتی، ہوائی اڈے یا سرکاری مدد فراہم کرے گا، اسے سنگین اقتصادی نتائج بھگتنے ہوں گے۔ ٹرمپ نے کہا کہ آج میں یہ بھی اعلان کر رہا ہوں کہ جو بھی ملک اپنے مالیاتی اداروں، کاروباروں، ہوائی اڈوں یا سرکاری اداروں کو ایران کو کسی بھی قسم کی لائف لائن (مدد) فراہم کرنے کی اجازت دے گا، اسے خود بھاری اقتصادی نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ امریکی صدر نے مزید کہا کہ ان اقدامات کا مقصد ایران کی اقتصادی لائف لائنز کو نشانہ بنانا ہوگا، جن میں تیل کی اسمگلنگ کے نیٹ ورکس، رقم کی منتقلی، ایکسچینج ہاؤسز اور جعلی کمپنیاں شامل ہیں۔ انہوں نے لکھا کہ تیل کی اسمگلنگ، سویپ لائنز، نقد لین دین، ایکسچینج ہاؤسز، بحری جہازوں کی رجسٹریشن اور فرنٹ کمپنیاں یہ ان سب کو فوری طور پر بند کرنے کی ضرورت ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ یہ اقدامات ایک اقتصادی ڈی ڈے ※ یعنی فیصلہ کن اقتصادی قدم ثابت ہوں گے۔ انہوں نے امریکہ کے اتحادیوں سے ایران کو تنہا کرنے میں واشنگٹن کا ساتھ دینے کی اپیل کی اور دعویٰ کیا کہ ان اقدامات سے دنیا بھر میں دہشت گردی پھیلانے کی تہران کی صلاحیت کمزور پڑ جائے گی۔ ٹرمپ نے کہا، آپ جانتے ہیں کہ آپ کون ہیں۔ یہ ایک اقتصادی ڈی ڈے ※ ہوگا، اور ایران کے خطرے کو تنہا کرنے اور اسے شکست دینے کے لیے ہمیں امریکہ کے ساتھ اپنے تمام اتحادیوں کے کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔ یہ سر پھرے لوگ مشکل میں گھرے ہوئے ہیں، اور یہ تاریخی اقدامات انہیں اور دنیا بھر میں دہشت گردی پھیلانے کی ان کی صلاحیت کو مفلوج کر دیں گے۔ امریکی صدر نے ایک بار پھر اس بات کا اعادہ کیا کہ ایران کو جوہری ہتھیار حاصل نہیں کرنے دیے جائیں گے۔ ٹرمپ نے کہا کہ ایران کے پاس کبھی جوہری ہتھیار نہیں ہوں گے۔ ※ ٹرمپ کا یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب انہوں نے کہا کہ امریکہ کے پاس ایران کے خلاف انتہائی سخت پابندیاں عائد کرنے کا متبادل موجود ہے اور اشارہ دیا کہ مستقبل میں مزید اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔ ایران پر ممکنہ پابندیوں کے بارے میں پوچھے جانے پر ٹرمپ نے کہا کہ ہمارے پاس پابندیاں لگانے کے متبادلات موجود ہیں۔ ہمارے پاس بہت سخت پابندیاں ہیں، اور دیکھتے ہیں کہ آگے کیا ہوتا ہے۔ ※ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ آبنائے ہرمز کھلا ہے اور دعویٰ کیا کہ امریکی بحریہ کی ناکہ بندی انتہائی مؤثر رہی ہے۔

ایران پر امریکی اقتصادی جنگ، عراقچی کا ٹرمپ کو کرارا جواب

واشنگٹن کی پالیسیوں کو ناکام قرار دے کر کہا: دباؤ بڑھا تو ایران میں امریکہ مخالف جذبات مزید شدید ہوں گے

تہران، 20 اگست (یواین آئی) ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے جمعرات کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے تہران کے خلاف شروع کی گئی تازہ اقتصادی مہم کو امریکہ کے اپنے معاشی مسائل سے توجہ ہٹانے کی کوشش قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ یہ پالیسی واشنگٹن کی شکست کو مزید گہرا کرے گی اور ایران میں امریکہ مخالف جذبات کو فروغ دے گی۔ ٹرمپ نے ایران کے خلاف اپنی کارروائی کو ”کسی بھی ملک کے خلاف کی جانے والی اب تک کی سب سے تباہ کن اقتصادی کارروائی“ قرار دیتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ تہران کو مالی یا دیگر معاونت فراہم کرنے والے ممالک اور اداروں کو سنگین اقتصادی نتائج کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ عراقچی نے ایکس پر لکھا، ”نام نہاد اقتصادی ڈی ڈے“ امریکہ کے اپنے بحران سے توجہ ہٹانے کی ایک کوشش ہے، جسے بے مثال قرض اور بڑھتی ہوئی شرحِ سود کی لاگت کا سامنا ہے۔“ انہوں نے کہا کہ ان پالیسیوں کو مزید آگے بڑھانا، جنہیں انہوں نے ناکام قرار دیا، واشنگٹن کی ”مزید شکست“ کا باعث بنے گا اور ایرانی عوام میں امریکہ کے خلاف دشمنی میں اضافہ کرے گا۔ عراقچی نے واشنگٹن پر یہ الزام بھی عائد کیا کہ وہ اقتصادی دباؤ کو ایسے انداز میں استعمال کر رہا ہے جو عالمی معیشت کو خطرے میں ڈال رہا ہے اور قومی خودمختاری کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ ایران کے نائب وزیر خارجہ برائے قانونی و بین الاقوامی امور کاظم غریب آبادی نے بھی ٹرمپ کے اعلان کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ فوجی کارروائی کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل کرنے میں ناکامی کے بعد واشنگٹن نے فوجی دباؤ سے اقتصادی جنگ کی جانب رخ کر لیا ہے۔ غریب آبادی نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، ”وہ کہتے ہیں کہ ایران شکست کے دہانے پر ہے اور ایک دھاگے سے لٹکا ہوا ہے، لیکن وہ اپنے تمام اتحادیوں سے ان کی مدد کرنے کو کہہ رہے ہیں۔“ انہوں نے مزید کہا، ”فوجی جنگ کوئی نتیجہ نہیں دے سکی۔ اب انہوں نے اپنی اگلی ناکامی کو ’اقتصادی جنگ‘ کا نام دے دیا ہے۔“ ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ کے پاس مزید پابندیاں عائد کرنے کے اختیارات موجود ہیں اور ضرورت پڑنے پر مزید اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے ٹروتھ سوشل پر ایک بیان میں ایران کی مدد کرنے والے ممالک کو خبردار کیا کہ اگر وہ تہران کو، ان کے الفاظ میں، ”زندہ رہنے کا سہارا“ فراہم کرتے ہیں تو ان کے مالیاتی اداروں، کاروباری کمپنیوں، ہوائی اڈوں اور سرکاری اداروں کو ”بہت بڑے اقتصادی نتائج“ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ٹرمپ نے خاص طور پر تیل کی اسمگلنگ، مالیاتی سواپ لائنز، نقد رقم کی منتقلی، ایکسچینج ہاؤسز، بحری جہازوں کی رجسٹریشن اور فرنٹ کمپنیوں کا ذکر کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ایسی سرگرمیاں فوری طور پر بند کی جائیں۔ یہ اعلان تہران کے خلاف واشنگٹن کی اقتصادی دباؤ کی مہم میں مزید شدت کی نشاندہی کرتا ہے، تاہم ٹرمپ نے بیک وقت دوبارہ مذاکرات کے امکان کو بھی کھلا رکھا ہے۔ تازہ اقدامات ایسے وقت میں کیے گئے ہیں جب عالمی توانائی کی منڈیوں میں خلل بدستور جاری ہے۔ فروری کے اواخر سے جاری لڑائی نے تیل کی ترسیل کے لیے دنیا کے اہم ترین راستوں میں سے ایک آبنائے ہرمز سے گزرنے والی بحری آمد و رفت کو شدید متاثر کیا ہے، جس کے نتیجے میں توانائی کی قیمتوں میں اضافہ اور ایندھن کی فراہمی کے حوالے سے خدشات پیدا ہوئے ہیں۔ ٹرمپ بارہا دعویٰ کر چکے ہیں کہ امریکا اس اہم آبی گزرگاہ پر ”قبضہ“ اور ”مکمل کنٹرول“ رکھتا ہے، جس کے باعث آبنائے ہرمز تنازع میں دباؤ ڈالنے کے ایک اہم ذریعے کے طور پر سامنے آئی ہے۔

شامی وزیر خارجہ پاکستان میں، دوطرفہ مذاکرات کریں گے

اسلام آباد، 20 اگست (یواین آئی) شام کی سرکاری خبر رساں ایجنسی سانا کے مطابق، 19 سال کے طویل عرصے کے بعد کسی اعلیٰ ترین سینیئر شامی سفارت کار کے پہلے دورۂ پاکستان کے تحت شام کے وزیرِ خارجہ اسعد الشیبانی پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد پہنچ گئے ہیں۔ شیبانی کے ہمراہ ایک اعلیٰ سطح کا وفد بھی موجود ہے، تاہم ان کی آمد کے بعد منعقد ہونے والی سرگرمیوں کے حوالے سے اب تک مزید تفصیلات سامنے نہیں آئی ہیں۔ پاکستان کی وزارتِ خارجہ کے بیان کے مطابق، شیبانی اپنے پاکستانی ہم منصب اسحاق ڈار کی دعوت پر بدھ اور جمعرات کے روز پاکستان میں قیام کریں گے۔ وزارتِ خارجہ کے بیان میں کہا گیا ہے کہ اس دورے کے دوران دونوں فریقین دوطرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنے والے جامع مذاکرات کریں گے، دوطرفہ تعاون کو مزید فروغ دینے کے طریقوں پر غور کریں گے اور علاقائی و بین الاقوامی حالات پر تبادلۂ خیال کریں گے۔ ”یہ دورہ پاکستان اور شام کے تعلقات کو مزید مضبوط بنانے اور دونوں ممالک کے درمیان تعاون کو آگے بڑھانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔“ یہ دورہ دسمبر 2024 میں بشار الاسد کی حکومت کے خاتمے کے بعد سے کسی شامی عہدیدار کا پاکستان کا سب سے بڑا دورہ ہے، اگرچہ اس دوران شام کی کابینہ کے دیگر ارکان بھی اسلام آباد کا دورہ کر چکے ہیں۔ پاکستان کا دورہ کرنے والے آخری شامی وزیرِ خارجہ ولید المعلم تھے، جنہوں نے 2007 میں ملک کا دورہ کیا تھا۔ اسحاق ڈار کے ساتھ ملاقات کے علاوہ، شیبانی کی وزیرِ اعظم شہباز شریف اور دیگر اعلیٰ حکام سے بھی ملاقاتیں متوقع ہیں۔ اسلام آباد اور دمشق نے برسوں سے اپنے تعلقات کو فوجی تعاون اور تربیتی تبادلوں کے ذریعے مضبوط رکھا ہے۔ بشار الاسد کے اقتدار کے خاتمے کے بعد بھی دمشق میں پاکستان کا سفارت خانہ کھلا رہا، تاہم گزشتہ دو سالوں کے دوران دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تعاون محدود سطح پر رہا ہے۔

اقوام متحدہ کی نائب سیکریٹری جنرل آمنہ محمد 26 اگست کو بھارت پہنچیں گی

اعلیٰ حکام سے ملاقاتوں میں اقوام متحدہ۔ بھارت تعاون، پائیدار ترقی اور ٹیکنالوجی پر تبادلۂ خیال کریں گی

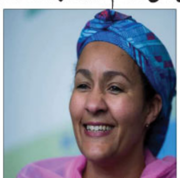

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کی نائب سیکریٹری جنرل آمنہ محمد رواں ماہ کے اواخر میں بھارت کا دورہ کریں گی، جہاں وہ اقوام متحدہ اور بھارت کے درمیان تعاون، پائیدار ترقی کے فروغ اور ترقیاتی اہداف کے حصول میں بھارت کے کردار پر اعلیٰ حکام سے تبادلہ خیال کریں گی۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس کے ترجمان اسٹیفن دوجارک نے بدھ کے روز روزانہ کی پریس بریفنگ میں بتایا کہ آمنہ محمد 26 سے 28 اگست تک بھارت میں قیام کریں گی۔ انہوں نے بتایا کہ آمنہ نئی دہلی میں اعلیٰ سرکاری حکام سے ملاقاتیں کریں گی، جن میں اقوام متحدہ اور بھارت کے درمیان تعاون اور پائیدار ترقی کے اہداف کو آگے بڑھانے میں بھارت کی شمولیت پر گفتگو ہوگی۔ اپنے دورہ بھارت کے دوران اقوام متحدہ کی نائب سیکریٹری جنرل انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے طلبا سے بھی ملاقات کریں گی۔ اس ملاقات میں ڈیجیٹل جدت اور ٹیکنالوجی کے ذریعے پائیدار ترقی کے اہداف کی تکمیل کے لیے موجود مواقع اور درپیش چیلنجز پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ آمنہ محمد بھارت پہنچنے سے قبل چین اور منگولیا کا دورہ کریں گی۔ چین میں وہ مصنوعی ذہانت اور انسانی ترقی سے متعلق تیسرے مکالمے کی میزبانی کریں گی۔ یہ عالمی سطح پر منعقد ہونے والے اعلیٰ سطحی مکالموں کے سلسلے کا حصہ ہے، جس میں مختلف ممالک اور خطوں کے ماہرین اور مفکرین شرکت کرتے ہیں اور اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ مصنوعی ذہانت جیسی تیزی سے تبدیل ہونے والی ٹیکنالوجی انسانی ترقی کو کس طرح متاثر کر رہی ہے۔ اس کے بعد آمنہ محمد 23 اگست کو منگولیا کے دارالحکومت اولان باتر جائیں گی، جہاں وہ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کی نمائندگی کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے کنونشن ٹو کامبیٹ ڈیزرٹیفیکیشن کی کانفرنس آف دی پارٹیز کے 17 ویں اجلاس میں شرکت کریں گی۔ منگولیا میں وہ زمین کی بحالی کے عمل کو تیز کرنے، ماحولیاتی لچک کو مضبوط بنانے اور صحرائی پھیلاؤ، زمین کی زرخیزی میں کمی اور خشک سالی جیسے بڑھتے ہوئے چیلنجز کے مقابلے میں پائیدار ترقی کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیں گی۔ آمنہ محمد 28 اگست کو نیویارک واپس پہنچیں گی۔ اس سے قبل وہ جولائی 2023 میں بھارت کا دورہ کر چکی ہیں۔ جنوری 2022 میں دوسری پانچ سالہ مدت کے لیے اقوام متحدہ کی نائب سیکریٹری جنرل کے طور پر دوبارہ تقرری کے بعد یہ ان کا بھارت کا پہلا دورہ تھا۔ 2023 کے دورے کے دوران انہوں نے وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر سے ملاقات کی تھی اور بنگلور کا بھی دورہ کیا تھا، جہاں انہوں نے معروف انفارمیشن ٹیکنالوجی تحقیقاتی اداروں کے ماہرین اور صنعت سے وابستہ نمائندوں سے ملاقات کی۔

اسرائیل نے پانچ سالہ ہندرجب کے قتل کا اعتراف کرلیا

تل ابیب، 20 اگست (یواین آئی) اسرائیلی افواج نے پہلی بار غزہ میں پانچ سالہ ہندرجب کے قتل کا اعتراف کرتے ہوئے اس کے قتل کی مجرمانہ تحقیقات شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اسرائیل نے بدھ کے روز اعلان کیا کہ وہ 29 جنوری 2024 کو ہندرجب اور مارچ 2025 میں غزہ میں اپنے فوجیوں کے ہاتھوں 15 انسانی امدادی کارکنوں کے قتل کی تحقیقات شروع کرے گا۔ اسرائیل نے اس سے قبل ان ہلاکتوں میں ملوث ہونے سے انکار کیا تھا اور مہینوں بعد اپنی ابتدائی تحقیقات میں کہا تھا کہ اس کی افواج گاڑی کے قریب یا فائرنگ کی حد میں موجود نہیں تھیں“۔ ہندرجب شمالی غزہ میں ایک گاڑی میں سفر کرنے والے خاندان کے سات ارکان میں سے ایک تھی جس پر فائرنگ کی گئی تھی۔ پہلے حملے میں زندہ بچ جانے والی رجب نے کئی گھنٹوں تک فون پر فلسطین ہلالِ احمر کے پیرامیڈیکس سے مدد کی اپیل کی تھی جبکہ اسے بچانے کے لیے بھیجی گئی ایمبولینس پر بھی فائرنگ کی گئی تھی۔ فلسطین ہلالِ احمر کے ساتھ ایک مایوس کن اور گھنٹوں طویل فون کال پر آخری بار رابطہ ہونے کے 12 دن بعد ہندرجب کی بے جان لاش گولیوں سے چھلنی ایک گاڑی سے ملی۔ پیرامیڈیکس کے ساتھ رجب کی فون کالز کی ریکارڈنگز نے بین الاقوامی سطح پر شدید غم و غصے کو جنم دیا اور اس کی موت اور غزہ میں ہلاک ہونے والے ہزاروں دیگر بچوں کے احتساب کے مطالبات کو تقویت دی۔ اس واقعے سے متاثر ہو کر بنائی گئی فلم ”دی وائس آف ہندرجب“ کو 2026 میں آسکر کے لیے نامزد کیا گیا۔ اسرائیلی افواج نے اپنے بیان میں کہا کہ ”حقائق کا جائزہ لینے کے بعد اور فلسطین ہلالِ احمر کی ایمبولینس کی نقل و حرکت کے تال میل میں مبینہ خامیاں سامنے آنے پر ملٹری پولیس کرمنل انویسٹی گیشن برانچ کے ذریعے واقعے کی مجرمانہ تحقیقات شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔“

نیتن یاہو کا شام پر اسرائیلی حملے کا دفاع، ترکی کو فوجی تیاریوں پر خبردار کردیا

تل ابیب، 20 اگست (یواین آئی) اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو نے شام میں ایک فوجی اڈے پر اسرائیلی حملے کا دفاع کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل نے اپنی سرحد کے قریب ترکی کی جانب سے فوجی موجودگی بڑھانے کو روکنے کے لیے کارروائی کی۔ یہ بیان دونوں ممالک کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کے دوران سامنے آیا ہے۔ نیتن یاہو نے کہا کہ ترکی حلب کے قریب اپنی موجودہ پوزیشن کے جنوب میں واقع ایک فوجی اڈے پر اپنی افواج تعینات کرنے پر غور کر رہا تھا، جسے اسرائیل نے ممکنہ سیکورٹی خطرہ قرار دیا۔ نیتن یاہو نے اپنی جماعت لِکوڈ کی جانب سے جاری کردہ ایک ویڈیو میں کہا، ”ہم ترکی کی ایسی فوجی تیاریوں کو برداشت نہیں کریں گے جو جنوب کی جانب بڑھتے ہوئے ہمارے لیے خطرہ پیدا کریں۔“ انہوں نے کہا کہ اسرائیل نے ابتدائی طور پر ترکی کو حلب کے قریب ایک فوجی اڈے پر ممکنہ ترک فوجی موجودگی کے حوالے سے اپنے خدشات سے آگاہ کیا تھا۔ ان کے مطابق ترکی نے اس مشورے پر توجہ نہیں دی، جس کے باعث کارروائی ضروری ہو گئی۔ نیتن یاہو نے کہا، ”بظاہر انہوں نے بات نہیں سنی، اس لیے ہم نے یقینی بنایا کہ وہ اسے زیادہ واضح طور پر سمجھ جائیں۔“ یہ بیان اسرائیلی حملے میں اسرائیل کے ملوث ہونے کا بظاہر اعتراف ہے۔ نیتن یاہو کے دفتر نے منگل کو ہونے والے حملے کی براہ راست ذمہ داری قبول کرنے سے گریز کیا تھا، تاہم دفتر نے کہا تھا کہ ترک افواج نے حال ہی میں مذکورہ فوجی اڈے کا معائنہ کیا تھا اور خبردار کیا تھا کہ اسرائیل شام میں ترک فوجی موجودگی سے پیدا ہونے والے کسی بھی ممکنہ خطرے کو برداشت نہیں کرے گا۔ ترکی میں امریکی سفیر ٹام بارک، جو ٹرمپ انتظامیہ کے شام کے لیے خصوصی ایلچی بھی ہیں، نے حملے کی ذمہ داری اسرائیل پر عائد کرتے ہوئے اسے غیر ضروری کشیدگی میں اضافہ قرار دیا۔ یہ حملہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب اسرائیل اور ترکی کے تعلقات میں تیزی سے خرابی آئی ہے اور انقرہ اسرائیل کے سب سے نمایاں علاقائی ناقدین میں شامل ہو گیا ہے۔ اسرائیلی فوج کے چیف آف اسٹاف لیفٹیننٹ جنرل ایال زامیر نے بھی شام میں اسرائیلی فوجیوں سے ملاقات کے دوران ترکی کو بالواسطہ طور پر خبردار کیا۔

اسرائیل سے ہجرت کی ’سونامی‘ ملک کے مستقبل کو نئی شکل دے رہی ہے: ماہرین کا انتباہ

تل ابیب، 20 اگست (یواین آئی) اہم انتخابات سے قبل اسرائیل سے بیرونِ ملک جانے والے افراد کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، جس سے گزشتہ کئی دہائیوں سے ملک میں برقرار رہنے والا رجحان تبدیل ہو رہا ہے۔ اسرائیلی ٹیکس اتھارٹی کی جانب سے رواں ماہ کے آغاز میں جاری کی گئی ایک تحقیق نے ایسی متعدد رپورٹس کی مزید تصدیق کی ہے جن کے مطابق جیسے جیسے اسرائیلی حکومت زیادہ سخت گیر اور دائیں بازو کی جانب بڑھ رہی ہے، ویسے ویسے زیادہ تعلیم یافتہ اور دولت مند اسرائیلی اس ملک سے باہر جا رہے ہیں جس کے بارے میں ان میں سے بہت سے لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ اب اسے پہلے جیسا نہیں سمجھتے۔ تحقیق کے مطابق 2023 اور 2024 میں اسرائیل سے ہجرت نہ صرف گزشتہ برسوں کے مقابلے میں زیادہ رہی بلکہ ملک چھوڑنے والوں میں زیادہ آمدنی والے طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد کا تناسب بھی زیادہ تھا۔ بہت سے اسرائیلی جو خود کو لبرل سمجھتے ہیں، ان کا خیال ہے کہ وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو کی حکومت نے ملک کو کم سیکولر بنا دیا ہے اور اس کے اداروں، بالخصوص عدلیہ کی خودمختاری کو کمزور کیا ہے۔ 2023 میں عدالتی نگرانی کو کمزور کرنے کی حکومت کی کوششوں کے خلاف دسیوں ہزار اسرائیلی سڑکوں پر نکل آئے تھے۔ مظاہرین کا خیال تھا کہ حکومت ملک کی بنیادی نوعیت کو تبدیل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اسرائیل کے تعلیم یافتہ طبقے میں حکومت کی پالیسیوں پر تحفظات 7 اکتوبر 2023 کے حماس کی قیادت میں ہونے والے حملے اور اس کے بعد اسرائیلی ردعمل سے مزید گہرے ہوئے۔ اسرائیل نے غزہ میں جنگ اور خطے کے مختلف محاذوں پر فوجی کارروائیاں شروع کیں، جن کے نتیجے میں 73 ہزار سے زائد فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اگرچہ بہت سے اسرائیلی اصولی طور پر ان جنگوں کے مخالف نہیں، لیکن ان کی غیر معینہ مدت تک جاری رہنے اور حکومت کی جانب سے جن کامیابیوں کے دعوے کیے گئے تھے انہیں مکمل طور پر حاصل نہ کر پانے کی صورت حال نے بہت سے لوگوں کو مسلسل جنگ کے ایک نہ ختم ہونے والے چکر میں پھنسا ہوا محسوس کرایا ہے۔

کریمِ اہل بیت حضرت امام حسنؑ: مولانا کلبِ احمد

کہیں شب بیداری تو کہیں علم و تابوت کی زیارت

لکھنؤ۔ حضرت امام حسینؑ، ان کے اہل خانہ اور اصحاب کی کربلا کے تپتے صحرا میں ہونے والی دردناک شہادتوں کی یاد میں منعقد ہونے والی مجالس و ماتم کا آخری دور چل رہا ہے۔ انجمنوں اور گھروں میں ہونے والی شب بیداریوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اس دوران الوداعی مجالس بھی شروع ہو گئی ہیں۔ کہیں انجمنوں کی شب بیداری ہو رہی ہے تو کہیں الوداعی الم اٹھائے جا رہے ہیں۔

انجمن جعفر الایمان کی شاندار منزل نہرو کراس میں شب بیداری کی الوداعی مجلس کو مولانا اعجاز اطہر نے خطاب کیا۔ شب بیداری میں انجمن شہدائے کربلا، جعفر الاعزا غلامان حسین، قمر بنی ہاشم، حسینیہ قدیم، ضیاء الایمان، معراج الاسلام، گلدستۂ اسلام، نصیر الاعزا، غنچۂ مظلومیہ، زینت الاسلام، رضائے حسین محبان حسین، گلدستۂ حیدری، کاظمیہ عابدیہ، شمشیر حیدری، ناصر الاسلام اور غنچۂ مہدیہ نے اپنے سلام و نوحے پڑھے۔

عزاداری خانہ اختر حسین حسن پوریا میں منعقدہ مجلس کو مولانا کلب احمد نقوی نے خطاب کیا۔ انہوں نے نواسۂ رسول حضرت امام حسنؑ کی عظمت و فضیلت بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام حسن ابن علی کو 'کریمِ اہل بیت' کے خطاب سے نوازا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امام حسنؑ کا دسترخوان مشہور ہے جو سب کے لیے بچھا رہتا تھا۔ امام حسن اپنی زندگی میں غریبوں، محتاجوں اور بے سہارا لوگوں کو بلا کسی تفریق کے اپنے گھر بلا کر کھانا کھلاتے تھے۔ اللہ نے اہل بیت کو تمام فضیلتیں عطا کی ہیں۔ مولانا نے کہا کہ دشمنوں نے امام حسنؑ کے جنازے پر تیر برسائے اور امام حسینؑ پر تیروں کی بارش کر کے انہیں شہید کیا۔ مجلس کے بعد انجمن غنچۂ مظلومیاں نے نوحہ خوانی کی۔

امام باڑہ ابوالفضل العباسؑ حسن پوریا میں شب بیداری کی مجلس کو مولانا زماں رضوی نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔ امام باڑہ جھاؤ لال ٹھاکر گنج میں مجلس کو مولانا عمران حیدر نے خطاب کیا۔ مجلس کے منتظم پرشانت کمار شیکھر 'گڈو' نے مجلس میں آئے تمام عزاداروں کا شکریہ ادا کیا۔ امام باڑہ حشمت آرا حسن پوریا میں مولانا عابس کاظم جرولی نے مجلس کو خطاب کیا۔

انجمن سراج العزا کی شب بیداری کا انعقاد وقف امام باڑہ لادو خاں م تخاس میں کیا گیا۔ شب بیداری کی مجلس کو مولانا شاداب حسین نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمن نے اپنے نوحے و سلام پڑھے۔ شب بیداری کی الوداعی مجلس کو مولانا گلریز نقوی نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد الوداعی الم کی زیارت کرائی گئی۔ امام باڑہ ناہید عالم کشمیری محلہ میں مولانا رضا حسین نے مجلس کو خطاب کیا۔ کل آخری مجلس کو مولانا کلبِ جواد شام 3 بجے خطاب کریں گے۔ طاق والی مسجد نور باڑی میں منعقدہ مجلس کو مولانا منور حسین نے خطاب کیا۔ امام باڑہ قصرِ حسنین کاظمین روڈ میں خواتین کی مجلس کو ذاکرہ حنا بانو نے خطاب کیا۔

آگ پر ماتم آج

آٹھ ربیع الاول کی شب کے موقع پر روضۂ کاظمین میں جمعہ کی رات 10 بجے انجمن کاظمیہ عابدیہ کی جانب سے ایک مجلس کا انعقاد کیا جائے گا۔ انجمن کے صدر محمد ذکی اور سکریٹری نصیر احمد نے بتایا کہ مجلس کو مولانا غضنفر عباس طوسی خطاب کریں گے۔ اس کے بعد آگ پر ماتم ہوگا۔

کربلا دیانت الدولہ میں بھی رات 10 بجے انجمن حسینیہ قدیم کی جانب سے مجلس ہوگی۔ مجلس کو مولانا کلبِ جواد خطاب کریں گے۔ یہاں بھی مجلس کے بعد آگ پر ماتم ہوگا۔ کربلا و کاظمین کو شاندار انداز میں سجایا جا رہا ہے۔

کربلا و کاظمین کو شاندار انداز میں سجایا گیا

چپ تعزیے کا جلوس کل

لکھنؤ۔ کربلا کے شہیدوں کی یاد میں دو ماہ آٹھ دن سے جاری مجالس، ماتم اور جلوسوں کا سلسلہ ہفتہ کو چپ تعزیے کا جلوس نکلنے کے ساتھ اختتام پذیر ہو جائے گا۔ جلوس کی تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں۔ جلوس پرانے شہر کی وکٹوریہ اسٹریٹ واقع امام باڑہ ناظم صاحب سے صبح کی نماز کے بعد سخت حفاظتی انتظامات کے درمیان نکالا جائے گا، جو روضۂ کاظمین جا کر اختتام پذیر ہوگا۔ جلوس نکلنے سے قبل مجلس کو مولانا یاسوب عباس خطاب کریں گے۔ جلوس کاظمین پہنچنے کے بعد مولانا اعجاز اطہر صبح 10 بجے مجلس کو خطاب کریں گے۔

شبیہوں کی زیارت و مجالس آج

نفیس منزل ماشاءاللہ ہاؤس بنیاد باغ میں منگل کی شام 6 بجے مجلس کو مولانا افضل حیدر نجفی خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد 18 بنی ہاشم، الم اور تابوتوں کی زیارت کرائی جائے گی۔ امام باڑہ سید علی نقی ناداں محل روڈ میں مغرب کے بعد مولانا سیف عباس مجلس کو خطاب کریں گے۔ اس کے بعد انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔ عزاخانہ ڈیوڑھی سات سو والی بیگم مرحومہ کشمیری محلہ میں شام 4 بجے مجلس عزا برپا ہوگی۔ مجلس کے منتظم ناہید عالم نے بتایا کہ مجلس کو مولانا سید کلبِ جواد نقوی خطاب کریں گے۔

نبی کریمؐ کی حیاتِ طیبہ ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے: مولانا عمران قاسمی

زید پور، بارہ بنکی (پریس ریلیز) گزشتہ شب بعد نمازِ عشاء مرکز مسجد محلہ مخن میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ جلسے کی نظامت مولانا محمد زید مظاہری نے کی۔ پروگرام کا آغاز مولانا قاری حسرت علی ندوی کی تلاوتِ کلامِ پاک اور حافظ محمد اسامہ زید پوری کی نعت و منقبت سے ہوا۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قاری حسرت علی ندوی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ آسمانی کتابوں میں نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر فرمایا، تاکہ لوگوں پر واضح ہو کہ آپ ﷺ کی بعثت کوئی اچانک واقعہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ سلسلۂ نبوت کی تکمیل ہے۔ انہوں نے ایک یہودی نوجوان کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ اس موقع پر اس کے والد تورات پڑھ رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ کے تذکرے کے بارے میں سوال کرنے پر والد نے انکار کیا، لیکن نوجوان نے گواہی دی کہ تورات میں آپ ﷺ کا ذکر موجود ہے اور اسی موقع پر وہ ایمان لے آیا۔ مولانا نے کہا کہ نبی کریم ﷺ پوری انسانیت کو گمراہی اور تباہی سے نکال کر ہدایت و کامیابی کی راہ دکھانے کے لیے تشریف لائے۔ افسوس کہ ہم نے خوشی اور غم دونوں مواقع پر آپ ﷺ کے طریقۂ مبارک کو چھوڑ کر اپنی مرضی کے طریقے اختیار کر لیے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ اپنی زندگی کو سیرتِ نبوی ﷺ کے مطابق ڈھالیں۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد عمران قاسمی زید پوری نے نبی کریم ﷺ کے جدِ امجد حضرت عبدالمطلب اور والدِ محترم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حالاتِ زندگی بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عبدالمطلب نے خواب میں زمزم کے کنویں کی جگہ کی نشاندہی پائی، جس کے بعد انہوں نے اسے تلاش کر کے دوبارہ جاری کیا۔ انہوں نے اپنی اولاد کے حوالے سے مانی ہوئی نذر اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے واقعے کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بدلے سو اونٹ قربان کیے گئے۔ مولانا نے مزید کہا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے ہوا اور نبی کریم ﷺ کی ولادت سے قبل ہی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت پر حضرت عبدالمطلب نے آپ ﷺ کا نام "محمد" رکھا، جس کے معنی ہیں "بہت زیادہ تعریف کیا جانے والا"۔ مولانا محمد عمران قاسمی نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے، اس لیے ہمیں آپ ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کرنا، اسے سمجھنا اور اپنی عملی زندگی میں نافذ کرنا چاہیے۔ اس موقع پر قاری ابوحنظلہ، شہاب الدین، محمد مجتبیٰ، محمد سعید، محمد کلیم، محمد فرقان، محمد نسیم، محمد عیسیٰ سمیت کثیر تعداد میں لوگ موجود رہے۔

امام مہدیؑ کی تحریک کو سمجھنے کیلئے امام حسینؑ کی قربانی کو سمجھنا ضروری

مقصد حسینی ٹرسٹ کے تحت جاری خمسہ مجالس سے مولانا سید رضا حسین کا خطاب

لکھنؤ (پریس ریلیز)۔ کشمیری محلہ واقع مقصد حسینی ٹرسٹ کے زیر اہتمام 4 تا 8 ربیع الاول خمسہ مجالس و شب بیداری کا اہتمام کیا گیا ہے۔ کشمیری محلہ واقع امام باڑہ سرکار حسینی پیارے جانی میں شب 9 بجے ہونے والی ان مجالس کو عالم نگر جامع مسجد کے امام جمعہ و شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے رکن مولانا سید رضا حسین رضوی 'قیام مہدی قیام حسین کا تکملہ' عنوان سے خطاب کر رہے ہیں۔ ٹرسٹ کے ترجمان ایس ایم امن نے بتایا کہ 7 ربیع الاول کو مجلس کے بعد پوری شب انجمن ہائے ماتمی نوحہ خوانی و سینہ زنی کر کے کربلا کے شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کریں گی اور 8 ربیع الاول کو سہ پہر 3 بجے الوداعی مجلس ہوگی جس کے بعد تبرکات کی زیارت کرائی جائے گی۔

ان خمسہ مجالس کی دوسری مجلس کا آغاز قاری یونس نے تلاوت کلام پاک سے کیا جس کے بعد منتخب شعرا نے پیش خوانی کی جس کے بعد مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا سید رضا حسین نے کہا کہ امام مہدیؑ کی تحریک کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم امام حسینؑ کی قربانی کو سمجھیں، کیونکہ ان کی تحریک ایک بوسیدہ اسلامی معاشرتی ڈھانچے کے خلاف تھی جو جمود اور بے حسی کا شکار ہو چکا تھا۔ اسی طرح امام مہدیؑ کا انقلاب بھی ایسی طاقتوں کے خلاف ہوگا جو دنیا میں ظلم و ستم کو رائج کر چکی ہوں گی۔ امام مہدیؑ کے انقلاب کو ایک غیر معمولی قوت اور غیر معمولی افراد کی ضرورت ہوگی، جو ان کی حکمت عملی کو سمجھ سکیں اور ان کے منصوبوں کو کامیابی کے ساتھ عملی جامہ پہنا سکیں۔ یہ لوگ وہی کردار ادا کریں گے جو امام حسینؑ کے اصحاب نے ادا کیا تھا۔ امام حسینؑ کی تحریک کو بھی اسی قسم کے چیلنجز کا سامنا تھا۔ ان کے زمانے میں لوگ ایک ایسے نظام میں پھنسے ہوئے تھے جہاں ظلم کو قبول کر لینا عام سی بات سمجھی جاتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ امام حسینؑ کی تحریک کو شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا، کیونکہ یہ تحریک ظالم حکمرانوں کے خلاف بغاوت کی علامت تھی۔ وہی مزاحمت امام مہدیؑ کی حکومت کو بھی درپیش ہوگی، کیونکہ دنیا کے طاقتور لوگ اپنے مفادات کو محفوظ رکھنے کے لیے اس تحریک کو روکنے کی کوشش کریں گے۔

آخر میں مولانا نے کربلا میں حضرت امام حسین وان کے اصحاب وانصار پر گزری مصیبتوں کا ذکر کیا تو یہاں موجود عقیدت مند اشکبار ہو گئے۔

بیت الصلوٰۃ میں مجلسِ عزا و تحت اللفظ مرثیہ خوانی

مرثیہ خواں انور ظہیر انور میرٹھی نے حضرت عباسؑ کی وفاداری، علمداری اور جاں نثاری کے فلسفے پر روشنی ڈالی

علی گڑھ ایک مجلس عزا مرثیہ خوانی تحت اللفظ کا انعقاد بعنوان آل محمد کی پسندیدہ ذاکری اور میر انیس کے مرثیہ اردو ادب کا بہترین سرمایہ ہیں بمقام بیت الصلوٰۃ، اے ایم یو کیمپس، علی گڑھ میں تنظیم العزا کے سکریٹری جناب سید نادر عباس نقوی اور جناب سید حسن نقوی عبداللہ پوری کی جانب سے ہوا۔ مجلس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے جناب مولانا غلام رضا صاحب نے کیا امروہہ فاؤنڈیشن دہلی کے صدر جناب سید فرمان حیدر نقوی وہمنوا نے سوز و سلام پیش کئے۔ آپ نے اپنے منفرد لب ولہجہ، انداز و بیان سے عزاداروں کے دل و دماغ کو کربلا کے مصائب والم سے جھنجھوڑ دیا۔ آپ کے سوز و سلام کو سماعت کر عزادار سرکار سید الشہداء بے اختیار اشکبار ہوئے۔ فرمان صاحب نے اپنے اعلیٰ سوز و سلام سے خوب داد و تحسین حاصل کی۔ معروف تحت اللفظ مرثیہ خواں عالیجناب انور ظہیر انور میرٹھی نے تحت اللفظ مرثیہ پیش کیا انور ظہیر انور میرٹھی نے مرثیہ کے ذریعہ حضرت عباس علمدار کے بلند مقام، کربلا میں امام حسین کے لشکر کا پرچم (علم) اٹھانا اور اس کا فلسفہ، وفاداری، حق پرستی، اور جاں نثاری کو خوبصورت انداز اور دلنشین آواز سے مومنین اور کے قلوب کو منور کیا۔ آپ نے حضرت عباس علمدار کے علم کا فلسفہ اور علم کی عظمت اپنے مرثیہ میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ علم محض ایک نشان نہیں بلکہ مظلومیت کے مقابلے میں حق کی سربلندی اور باطل کے خلاف کی استقامت کا دائمی پیغام ہے۔ علم کا فلسفہ پرچم حق کربلا میں پرچم اٹھانا اس بات کی علامت تھا کہ کربلا میں امام حسین کا مشن زندہ اور متحرک ہے۔ علمداری مطلب اطاعت امام ہے۔ حضرت عباس نے کبھی اپنے طور پر کوئی فیصلہ نہیں کیا بلکہ ہمیشہ امام وقت (امام حسین) کے حکم کے تابع رہے۔ یہ علم علامت وحدت اور لشکر کے اتحاد کا مرکز ہوتا ہے۔ آپ نے آخری دم تک اس کو زمین پر نہیں گرنے دیا۔ آپ کے فضیلت عظمت باب الحوائج ہیں۔ علم عباس علیہ السلام ایثار اور وفاداری کا نشان ہے۔ دریائے فرات پر پیاس کے باوجود پانی نہ پینا آپ کے اخلاص اور امام کے ساتھ گہری محبت کی عظیم ترین دلیل ہے۔ معصومین علیہم السلام نے آپ شجاعت، وفاداری اور مقام کی بہت تعریف ہے اور قیامت کے دن آپ کے بلند درجے کی بشارت دی ہے۔ امروہہ سے تشریف لائے جناب ہمایوں حیدر صاحب نے اپنے منفرد لب و لہجے میں نوحہ خوانی کی مجلس میں پروفیسر عباس وسیم پروفیسر علی ندیم رضوی پروفیسر علی نواز زیدی جناب مولانا احمد مجلسی مولانا تقی مولانا عباس رضا مولانا غلام رضا جناب محبوب ہلوری احمر زیدی عمران زیدی سہیل عباس زکی عباس منہال عباس ولی علی امان زین ناظم حسین وعلی عباس کے علاوہ کثیر تعداد میں مومنین نے شرکت کی۔

رسول اکرمؐ کی اطاعت میں ہی کامیابی ہے: مولانا محمد سفیان نظامی

اسلامک سنٹر آف انڈیا کے زیر اہتمام "۱۲ روزہ جلسہ ہائے سیرت النبیؐ و سیرت صحابہؓ و تحفظ شریعت" کا انعقاد

لکھنؤ، ۲۰ راگست۔ "تمہارے لیے اللہ کے رسولؐ میں اچھا نمونہ ہے، یہ اس کے لیے ہے جو اللہ سے امید کرتا ہو اور آخرت کے دن پر امید رکھتا ہو، اور جس نے اللہ کو بہت یاد کیا ہو۔" مومن کے لیے اللہ کے آخری پیغمبر حضور پاکؐ روشنی کا مینار ہیں، اپنی زندگی کے لیے ان سے روشنی حاصل کرنا، ان کے نقش قدم پر چلنا اور زندگی کے کردار و اخلاق وصفات میں ان کو اپنے لیے نمونہ بنانا ہر مسلمان کا اولین فرض ہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا محمد سفیان نظامی استاد دارالعلوم فرنگی محل نے کیا۔ وہ آج اسلامک سنٹر آف انڈیا کے زیر اہتمام دارالعلوم فرنگی محل میں ماہِ ربیع الاول کی مناسبت سے منعقد ہونے والے چھٹے "جلسہ سیرت النبیؐ، سیرت صحابہؓ و تحفظ شریعت" کو خطاب کر رہے تھے۔ مولانا نے کہا کہ اطاعت نبویؐ میں ہی فلاح و کامرانی کا راز پوشیدہ ہے اور یہی ایک مردِ مومن کا طریقہ ہے اور جس نے اس طریقہ سے منہ موڑ لیا یا غفلت برتی وہ صحیح راستہ سے دور ہو گیا۔ انہوں نے صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ رسول اکرمؐ کے صحابہ کرامؓ نبیوں اور رسولوں کے بعد تمام انسانوں میں سب سے مقدس افراد ہیں۔ ان کی پیروی میں اخروی نجات ہے۔ اس نورانی جماعت کی تعریف و توصیف سے کلام الٰہی اور احادیث نبویؐ لب ریز ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ افراد جو صحابہ کرامؓ کی مدح سرائی جیسے مقدس مشن سے وابستہ ہیں۔ جلسے کا آغاز قاری قمر الدین کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نظامت کے فرائض مولانا عبدالمغیث نے انجام دیے۔ جلسے کا اختتام مولانا محمد سفیان نظامی کی دعا پر ہوا۔

شاہ مینا میں بارہ روزہ جشن عید میلاد النبیؐ کا انعقاد

درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہ رحمۃ اللہ علیہ میں مینائی ایجوکیشنل ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام بارہ روزہ جشن عید میلاد النبیؐ درگاہ کے سجادہ نشین و متولی پیرزادہ شیخ راشد علی مینائی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ پروگرام کی شروعات حافظ محمد گلفام نے تلاوتِ کلام پاک سے کیا۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مقرر خصوصی مولانا محمد شرف الدین ثقافی مصباحی منیجر حافظ ملت اسلامک سینٹر و جامعۃ الثقافہ للبنین وللبنات دوبگا لکھنؤ نے کہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب خانۂ کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو بارگاہِ الٰہی میں دعا کی کہ الٰہ العالمین تیرا گھر تو ہم نے بنا دیا اب تو اس گھر کو آباد کرنے والا اور اپنے بندوں کو پاک کرنے والا ایک رسول اس شہر مکہ میں پیدا فرما۔ خلیل اللہ کی دعا قبول ہوئی اور آپ کی نسل سے سرزمین مکہ پر حضرت عبداللہ کے گھر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے وہ آفتاب رسالت طلوع ہوا جس کی روشنی قیامت تک رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں دعائے ابراہیم، بشارت عیسیٰ اور اپنی والدہ ماجدہ کا خواب ہوں۔ رسول اکرم ﷺ سے پہلے جتنے انبیاء کسی خاص ملک یا کسی خاص قوم کے لئے ہی نبی بنا کر بھیجے گئے لیکن نبیٔ آخر الزماںؐ کی نبوت و رسالت عالمگیر ہے، آپ تمام خلق کے رسول ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ایک حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کافر جن اور کافر انسان کے سوا دنیا کی ہر چیز جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور پرنور ﷺ تمام نبیوں کے بھی نبی ہیں۔ میثاق کے دن ہی ارواح انبیاء نے پیغمبر اعظم کی نبوت و رسالت پر ایمان لانے اور آپ کی نصرت و حمایت کا اقرار کیا تھا۔ مولانا نے کہا کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ محبت رسول و اتباع سنت کو اپنا شعار بنائیں۔ نظامت کے فرائض قاری محمد اسلام قادری نے انجام دئے۔ ڈاکٹر رضوان الرضا، قاری محمد اجمل، سعید اللہ، عبدالغنی، مسعود رضا مینائی، محمد سلیم، دارالعلوم مخدوم شاہ مینا کے طلباء نے منظوم خراج عقیدت پیش کئے۔

این۔آر۔ایس۔سی ہال، اے۔ایم۔یو میں مجلس کا انعقاد

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی محترمہ وائس چانسلر کی سرپرستی سے این۔آر۔ایس۔سی ہال کے طلبہ کے زیرِ اہتمام سالانہ ہال مجلس کا انعقاد کیا گیا، جس میں طلبہ، اساتذہ، محققین اور معزز شخصیات نے شرکت کی۔ مجلس کا آغاز سید عباس مہدی کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس کے بعد جناب شاہد حسین نے مرثیہ پیش کیا۔ بعد ازاں مولانا غلام محمد مہدی خان، چیف شیعہ قاضی، حکومتِ تمل ناڈو، چنئی نے مجلس سے خطاب فرمایا۔ انہوں نے امام حسینؑ کو انسانیت کے لیے ہدایت کا چراغ قرار دیتے ہوئے تعلیم کی اہمیت، طلبہ کو علمی میدان میں محنت و کامیابی حاصل کرنے کی تلقین، اسلامی اتحاد اور واقعۂ کربلا کے آفاقی پیغامِ قربانی، حق اور عدل پر روشنی ڈالی۔ مجلس کا اختتام ادیب زیدی کی نوحہ خوانی پر ہوا۔ مجلس کے اختتام پر طلبہ کی جانب سے امام حسینؑ اور شہدائے کربلا کی یاد میں شجرکاری مہم کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر مہمانِ خصوصی مولانا غلام محمد مہدی خان اور جناب نور السلام، فنانس آفیسر، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے پودے لگا کر مہم کا آغاز کیا۔ اس موقع پر جناب نور السلام (فنانس آفیسر، اے۔ایم۔یو)، جناب طارق حسین (سابق اسسٹنٹ رجسٹرار، اے۔ایم۔یو)، پروفیسر ایس۔ ایم۔ عباس وسیم، ڈاکٹر عادل رضا، راجہ زاہد حسن (راجہ اصغر آباد، علی گڑھ)، جناب حسنین عارف، ڈاکٹر واصی اے۔ زیدی، ڈاکٹر شجاعت حسین، مولانا غلام رضا، مولانا محبوب رضوی، جناب نادر عباس نقوی، جناب منور عباس سمیت اساتذہ، محققین، طلبہ اور دیگر معزز شخصیات موجود تھیں۔ آخر میں عالمِ اسلام، ملک و ملت کی سلامتی، اتحاد اور امن کے لیے دعا کے ساتھ مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے: قاری محمّد صدّیق

لکھنؤ 20 اگست ش۔ ھر کی تاریخی یکمنارہ مسجد اکبری گیٹ میں مرکزی جمعۃ الحفاظ کی جانب سے ہونے والے بارہ روزہ نبیٔ آخر الزّماں ﷺ کا چھٹا جلسہ استاذ الحفاظ حافظ عبدالرّشید صاحب صدر مرکزی جمعۃ الحفاظ کی سرپرستی و قاری محمد حزقیل امام مسجد یکمنارہ کی نگرانی و محمد اقبال کے زیر انتظام منعقد ہوا جس کا آغاز مدرسہ عالیہ فرقانیہ چوک کے قاری ابوہریرہ و قاری محمد حنظلہ کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا جلسے کو خطاب کرتے ہوئے ادارۂ دار المبلّغین پاٹانالہ چوک کے سینئر استاذ مولانا قاری محمد صدّیق صاحب امام و خطیب مسجد سبحانیہ پاٹانالہ نے کہا کہ نماز اسلام کی علامت اور مؤمنین کی معراج ہے جیسا کہ انسان بغیر پانی اور ہوا کے کسی طرح زندہ نہیں رہ سکتا بالکل اسی طرح حقیقی اسلام اور ایمان بغیر نماز کے قائم نہیں رہ سکتے نماز کی فضیلت اور تاکید قرآن پاک میں جگہ جگہ مختلف عنوانات سے بیان فرمائی ہے ساقیٔ کوثر امام الانبیاء حضرت محمد مصطفی ﷺ کے بے شمار ارشادات نماز کے متعلق وارد ہیں قاری محمد صدّیق نے کہا کہ جب کوئی بلا آسمان سے نازل ہوتی ہے تو مسجد کے آباد رکھنے والوں سے دور رہتی ہے جو شخص نماز کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا اکرام فرماتے ہیں اور جو نماز کی ادائیگی میں سستی کرتا ہے اس کو سزا دی جاتی ہے قاری صاحب موصوف نے کہا کہ نماز دین کا ستون ہے اور مؤمن کا نور ہے نماز رسولؐ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ھے نماز تمام برائیوں اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ھے اور انسان میں اچھی عادتیں اور عمدہ خصلتیں پیدا کرتی ھے۔

رام مندر چندہ چوری معاملہ: کانگریس کا گھر گھر مہم چلانے کا اعلان

لکھنؤ۔ ریاستی کانگریس انچارج راجندر پال گوتم نے کہا کہ ایودھیا میں رام جنم بھومی مندر میں کروڑوں، اربوں روپے کے چندہ چوری اور چڑھاوے کی چوری صرف ایک ریاست کا نہیں بلکہ پورے ملک سے جڑا مسئلہ ہے۔ ملک کے عوام کے عقیدے کے ساتھ دھوکا کیا گیا ہے۔ کانگریس گھر گھر رام مندر میں چندہ چوری اور چڑھاوے کی چوری کے معاملے کو لے کر عوام کے درمیان بڑے پیمانے پر اسے اجاگر کرے گی۔ مسٹر گوتم جمعرات کو پارٹی ہیڈکوارٹر میں صحافیوں سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 17 اگست کو سپریم کورٹ نے ایس آئی ٹی کو اپنی پیش رفت رپورٹ بند لفافے میں داخل کرنے کو کہا، پھر ایس آئی ٹی کی تحقیقات سے متعلق خفیہ حقائق میڈیا میں کیسے سامنے آئے۔ یہ معلومات کس ذریعے سے لیک ہوئی اور اس کی تحقیقات کون کرے گا۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق ایس آئی ٹی کی حتمی رپورٹ میں چمپت رائے اور ڈاکٹر انیل مشرا کو کلین چٹ دی گئی ہے۔ اگر حکومت اس نتیجے پر قائم ہے تو مکمل ایس آئی ٹی رپورٹ اور کلین چٹ کی بنیاد عوام کے سامنے کیوں نہیں رکھی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ چندہ اور چڑھاوے کی چوری میں چھوٹے ملازمین کی گرفتاری ہوئی، جبکہ چھوٹے ملازمین یہ کام نہیں کر سکتے تھے، اس میں بڑے لوگوں کی شمولیت یقینی ہے، جنہیں معاملے پر پردہ ڈال کر بچایا جا رہا ہے۔ حکومت واضح کرے کہ معاملے کی موجودہ قانونی صورت حال کیا ہے۔ فارنسک نتائج عوام کے سامنے کب رکھے جائیں گے۔ ریاستی صدر اجے رائے نے کہا کہ ایس آئی ٹی کی تشکیل کے وقت ہی انہوں نے سوال اٹھایا تھا کہ اس کے صدر لکھنؤ کے منڈل کمشنر وجے وشواس پنت ہیں، جو خود کمبھ میلے میں ہوئی بھگدڑ کے ملزم ہیں اور اس کی تحقیقات کے لیے ایس آئی ٹی کی جانچ کے دائرے میں ہیں۔ ایسی صورت میں ایس آئی ٹی خود ہی سوالیہ نشان کے دائرے میں تھی۔ بعد میں سپریم کورٹ نے وجے وشواس پنت کو ہٹا دیا۔ کانگریس گاؤں گاؤں اور گھر گھر جا کر بی جے پی اور آر ایس ایس کے چندہ اور چڑھاوے کی چوری کے معاملے کو اجاگر کرے گی۔ ایودھیا کے مقامی باشندے اور یوتھ کانگریس کے نائب صدر شرد شکلا نے کہا کہ جس ایس آئی ٹی رپورٹ کی بنیاد پر ملزمان کی گرفتاری ہوئی، اسی رپورٹ میں تحقیقاتی ٹیم نے انیل مشرا کو بھی قصوروار مانا تھا۔ رپورٹ میں واضح طور پر لکھا ہے کہ انیل مشرا اپنی ذمہ داریوں کے تئیں غفلت برت رہے تھے، جس کی وجہ سے چوری اور خرد برد کا واقعہ پیش آیا۔ ٹیم نے مانا کہ انیل مشرا کی ذمہ داری سینئر نگرانی کی سطح پر ظاہر ہوتی ہے۔

اودھ نامہ

ان کو ملا ہے ان کی وفاداری کا صلہ

پچھلے کچھ عرصے سے یہ بات کہی جاری ہے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر طارق منصور جو بہت پہلے سے بھاجپا کے سیاسی اقتدار کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہو چکے ہیں اور جس کت عوض میں انہیں باقاعدہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے نائب صدر کے عہدے سے نواز دیا گیا ہے۔کیا وہ بھاجپا کی یہ گداگری واقعی مسلم مفادات کے لیے کر رہے ہیں۔بعض حلقوں، خاص کر طارق منصور کے قریبی حواریوں کی جانب سے اے ایم یو کے طلبا وطالبات کے درمیان یہ تاثر دینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ طارق منصور مسلم امہ کے مفادات حاصل کرنے کی خاطر ایک سوچی سمجھی ’حکمتِ عملی‘ کے تحت مودی کے خیمے میں گئے ہیں! ان کا استدلال یہ ہے کہ کسی نہ کسی کو تو برسر اقتدار طبقے کے پاس رہنا چاہیے جو مسلمانوں کے کچھ کام نکلوا سکے اور ایسا کر کے وہ دراصل علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کو بچا رہے ہیں۔اس عمل کو جائز قرار دینے کے لیے وہ بانیٔ درسگاہ، روحِ دانش گاہ مرحوم سر سید احمد خان کی مثال پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے بھی تو اپنے وقت میں انگریزوں سے قربت اختیار کی تھی۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ سر سید احمد خان نے 1857 کی جنگِ آزادی کے بعد جب مسلمان ہر طرف سے زیر عتاب تھے، ان کے کام نکالنے اور انہیں جدید تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے انگریزوں سے تعلقات ضرور بنائے تھے، لیکن انہوں نے کبھی انگریزوں کی چاپلوسی نہیں کی اور نہ ہی کبھی انگریزی سامراجیت کے نظریے کی ترجمانی اور وکالت کی تھی۔سر سید کا مقصد قوم کی بقا تھا۔ذاتی اقتدار ہرگز نہیں۔طارق منصور صرف بھاجپا کے سیاسی اقتدار کے سامنے ہی نہیں جھکے بلکہ عملی طور پر آر ایس ایس کی فاشسٹ اور ہندوتوا وادی وچار دھارا سے بھی متاثر نظر آتے ہیں۔وائس چانسلر رہتے ہوئے انہوں نے باقاعدہ سنگھیوں کو مسلم یونیورسٹی میں پیر پسارنے کا موقع بھی فراہم کیا، جو کہ کسی بھی طرح مسلم مفاد یا ادارے کے تحفظ کی حکمتِ عملی نہیں تھی، بلکہ نظریاتی ہتھیار ڈالنے کے مترادف ہے اور اس سے آگے بڑھ کر ہندتو سامراجیت کا ایک پیادہ بننے کی نظیر ہے۔

سر سید احمد خان کے دور میں جب بھی بات اسلامی شناخت اور بنیادی نظریات پر آئی تو سر سید نے جرات مندانہ اسلام پسندی کا مظاہرہ کیا جب فرنگی مستشرق ولیم میور نے ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نشانہ بنایا اور اسلام پر الزامات لگائے، تو سر سید احمد خان نے مصلحت کا لبادہ اتار پھینکا۔انہوں نے اپنی پوری قلمی طاقت وسائل اور شخصیت کو ذاتِ رسالت کے دفاع میں جھونک دیا۔جس کے نتیجے میں ’’خطباتِ احمدیہ‘‘ جیسی معرکہ آرا کتاب وجود میں آئی۔ اِدھر ہندتوا کے دور میں ہمارے پیارے نبیٔ کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں، ناموسِ رسالت پر کتنے ہی گستاخانہ حملے ہوتے رہے ہیں، کیا کبھی جناب طارق منصور نے ان واردات پر عشقِ نبی کی بے چینی محسوس کی؟ اس کا اظہار کیا۔سر سید نے انگریز کے استبدادی عہد میں ان کے ساتھ رہتے ہوئے بھی انگریزوں کے منہ پر کلمۂ حق ادا کرنے اور اپنے نظریات کے دفاع میں کبھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی، دوسری جانب، موجودہ دور میں جب مسلمانوں کی شہریت، مساجد اور تشخص پر مسلسل حملے ہو رہے ہیں، لیکن طارق منصور جیسے لوگ برسر اقتدار طبقے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنا تو درکنار ان کی ہاں میں ہاں ملانے کو ترجیح دیتے ہیں۔

وائس چانسلر کسی بھی یونیورسٹی کا محض منتظم نہیں ہوتا، بلکہ وہ طلبہ کے لیے ایک باپ اور سرپرست کا درجہ رکھتا ہے۔سر سید نے اپنی زندگی اس ادارے اور اس کے طلبہ کی تعمیر وترقی کے لیے وقف کر دی تھی اور واضح طور پر اسے مسلم امہ کی سائنسی دانش گاہ بنانا چاہا تھا ایسی دانش گاہ جس کے طلبا قرآن مجید اور سائنس دونوں میں ترقی کریں، انھوں نے کسی موقع پر یہی کہا بھی تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ ہندوستانی مسلمان کے ایک ہاتھ میں قرآن اور ایک ہاتھ میں سائنس ہو اور انھوں نے یہ کر دکھایا۔ان کے بعد مسلسل مسلم یونیورسٹی اسی نہج پر بتدریج آگے بڑھتی رہی، لیکن طارق منصور صاحب نے کیا کیا؟ اس ادارے کی مسلم شناخت اور قومی ثقافت کو بچانے میں کوئی رول ادا کیا ہے یا پھر اسے برباد کیا ہے۔ بحیثیت وائس چانسلر ان کا کردار اس درجہ بے حسی پر مبنی تھا کہ انہوں نے 2019 میں جب یونیورسٹی کے طلبا ظالمانہ شہریت ترمیمی قانون CAA کے خلاف احتجاج کر رہے تھے تو انہوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے نہتے بچوں اور بچیوں پر یوگی کی پولیس اور فورس کو اندھا دھند چھوڑ دیا تھا، یہ تاریخ کا وہ سیاہ باب ہے جب پورے کیمپس میں معصوم طلبہ کو پولیس دوڑا رہی تھی، آنسو گیس فائرنگ اور لاٹھیوں ڈنڈوں سے ایک قیامت اور وحشت برپا تھی، یہ وہ سیاہ رات تھی جب محسوس ہوتا تھا کہ سر سید کی مزار سے خون رس رہا ہے، اور کیمپس کا یہ نام نہاد محافظ اپنے محل میں محصور بیٹھ کر محض یوگی اور مودی کی خوشنودی حاصل کرنے کی فکر میں تھا، اگر واقعی وہ اے ایم یو ’بچا‘ رہے تھے، تو کیا ایک ادارے کو اس کے طلبہ کا خون بہا کر اور ریاستی غنڈہ گردی کے حوالے کر کے بچایا جاتا ہے۔اسی خشنودی کا صلہ کے روپ مین وہ آج بھارتیہ جنتا پارٹی کے نائب صدر بنائے گئے ہیں۔شاید بھاجپا یہ سمجھتی ہے کہ ایک مسلم چہرہ کو پیش کرنے سے اس کے وہ داغ دھل جائیں گے جو اس نے مسلمانوں کو دئے ہیں۔زمین تو کھسکنے لگی ہے اور اس کا احساس بھی بھاجپا کو بخوبی ہو چکا ہے، آگے وہ کیا حکمت عملی اپنائے گی اور اس کی وہ حکمت عملی کہاں تک کامیاب ہوگی یہ ابھی کہا نہیں جا سکتا۔

مزاحمتیں بہت ہیں، مگر انہیں جوڑنے والا مشترکہ سیاسی بیانیہ نہیں

جے دیپ ہاردیکر

فرانسیسی فلسفی اور سیاسی مفکر مشیل فوکو نے 1978 میں اپنی تصنیف ’جنسیات کی تاریخ‘ میں لکھا تھا، ’’جہاں اقتدار ہے، وہاں مزاحمت بھی ہے۔ لیکن اس مزاحمت کا کوئی ایک قلعہ یا واحد بڑی شکل نہیں ہوتی؛ یہ پورے معاشرے میں پھیلی ہوتی ہے اور جہاں کہیں اقتدار اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتا ہے، مزاحمت بھی وہیں سر اٹھا لیتی ہے۔‘‘ آج ہندوستان میں ابھرنے والی مزاحمتی تحریکوں کو دیکھنے کے لیے یہ ایک بہتر زاویہ ہوسکتا ہے۔جون اور جولائی 2026 کے دوران دہلی کا جنتر منتر احتجاجی مظاہروں کا ایک بڑا مرکز بنا رہا۔ ابتدا میں امتحانی پرچوں کے افشا کے خلاف شروع ہونے والی یہ تحریک، جسے عمومی طور پر ’جین زی‘ کا احتجاج کہا گیا، جلد ہی نوجوانوں سے لے کر بزرگوں تک کی توجہ کا مرکز بن گئی۔ مختلف طبقات نے اسے اس آمرانہ طرزِ حکومت کے خلاف اب تک کی سب سے معتبر مزاحمت سمجھتے ہوئے اس کی حمایت کی۔

دیکھتے ہی دیکھتے اس تحریک نے ملک کے دوسرے حصوں، ریاستی راجدھانیوں اور چھوٹے شہروں میں بھی احتجاج کو تحریک دی اور اس کی بازگشت دور دور تک سنائی دی۔ جنتر منتر نے ملک کے مختلف گوشوں سے لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کیا۔ اس کی حمایت کرنے والے سبھی لوگ نہ تو امتحان دینے والے تھے اور نہ ان کی شکایات ایک جیسی تھیں، لیکن ان سب کے غصے کا رخ بلا استثنا اس حکومت کی طرف تھا جسے وہ تکبر، کرونی سرمایہ داری اور اداروں پر قبضے سے جوڑتے ہیں۔ جنتر منتر کی اپنی ایک معروف تاریخ رہی ہے۔ کسان، طلبہ، صنعتی مزدور، سرکاری ملازمین، ماحولیاتی کارکن، قبائلی، خواتین، غیر منظم شعبے کے مزدور اور اپنی شہریت کے حوالے سے فکرمند اقلیتی برادریاں، سب اپنی مانگیں اور شکایات لے کر اس معروف احتجاجی مقام تک پہنچ چکے ہیں۔ وہ مختلف اوقات میں مختلف بینروں کے تحت یہاں جمع ہوتے رہے ہیں۔ تاریخ کے اس موڑ پر ملک بھر میں متعدد تحریکیں جاری ہیں۔ تاہم، اس وقت ہمارے پاس جو چیز موجود نہیں، وہ ایک مشترکہ لغت اور ایسا سیاسی آئین ہے جو ان بکھری ہوئی تحریکوں کو ایک دوسرے سے جوڑ سکے۔

> **ہندوستان میں طلبہ، کسانوں، مزدوروں، قبائلیوں اور ماحولیاتی کارکنوں کی مزاحمتیں بڑھ رہی ہیں، مگر ان تحریکوں کو ایک مشترکہ جمہوری زبان اور سیاسی سمت دینے والا رشتہ ابھی تشکیل نہیں پاسکا۔**

ایسا نہیں ہے کہ یہ صورت حال مزاحمت کے کمزور ہونے کی علامت ہے۔شاید یہ اقتدار کی نئی شکل کا نتیجہ ہے۔ ممکن ہے کہ کرونی سرمایہ دارانہ گٹھ جوڑ، جو موجودہ اقتدار کی شناخت بن چکا ہے، نے اقتدار اور عام شہری کے درمیان تعلق کی نوعیت ہی بدل دی ہو۔ بیسویں صدی کے بیشتر حصے میں مزاحمت کا تصور عام شہری بمقابلہ اقتدار کے طور پر کیا جاتا تھا۔ ریاست یعنی حکومت ہی بنیادی فریقِ مخالف تھی۔ ہماری تحریکِ آزادی کا ایک قومی مقصد تھا۔گاندھی نے ’سودیشی‘ کی بات کی۔ امبیڈکر نے آئینی جمہوریت کے ذریعے ذات پات کے خاتمے میں قومی آزادی کا تصور دیکھا۔ بائیں بازو نے طبقاتی نظریے کے گرد مزدوروں اور کسانوں کو منظم کیا۔ جے پی تحریک آمرانہ طرزِ حکومت کے خلاف ایک قومی ردِ عمل تھی۔ یہ تمام تحریکیں ایک قومی تصور اور مشترکہ قومی تخیل پر قائم تھیں۔ 1990 کی دہائی میں معاشی لبرلائزیشن نے اس منظرنامے کو بدل دیا۔ اس نے ریاست کو منظر سے غائب تو نہیں کیا، لیکن ریاست، سرمایہ اور معاشرے کے درمیان تعلق کو یکسر تبدیل کر دیا۔ اس نئے توازن سے شہری سماج کا ایک نیا ماحولیاتی نظام وجود میں آیا۔ غیر سرکاری تنظیمیں تعلیم سے لے کر زراعت اور ماحولیاتی سرگرمیوں تک مختلف شعبوں میں نمایاں طور پر سرگرم ہوئیں۔ بین الاقوامی مالی اعانت نے پالیسی سازی پر اثر انداز ہونے اور عوامی متحرک کاری کے لیے نئے امکانات پیدا کیے۔ جیسے جیسے لبرلائزیشن آگے بڑھی، حقوق پر مبنی تحریکیں بھی عوامی زندگی کی ایک اہم خصوصیت بنتی گئیں۔

1990 کی دہائی نے ایک نئی نوعیت کی سیاست کو جنم دیا: پیشہ ورانہ، نیٹ ورک پر مبنی، مخصوص مسائل پر مرکوز اور خاص گروہوں و مطالبات کے گرد منظم سیاست۔ اس دور کی عالمگیریت مخالف تحریکوں نے ان شرائط کو چیلنج کیا جن کے تحت ہندوستان عالمی معیشت میں داخل ہوا تھا۔ ماحولیاتی سرگرمیوں نے ریاست اور اس کے ترقیاتی ماڈل پر سوال اٹھائے۔ حقوق پر مبنی مہمات نے ریاست کو شہریوں کے تئیں زیادہ جواب دہ بنانے کی کوشش کی۔ شہری سماج عام شہری اور ریاست کے درمیان موجود خلا میں ایک اہم قوت کے طور پر ابھرا۔ بعض اوقات اس کی قیادت میں چلنے والی تحریکوں کے نتیجے میں اطلاعات کے حق، جنگلات کے انتظام اور دیگر شعبوں میں حقوق پر مبنی قوانین بھی وجود میں آئے۔

تین دہائیوں بعد اس ٹکراؤ کی نوعیت ایک بار پھر بدل گئی ہے۔ اب معاملہ محض مقامی بمقابلہ عالمی یا ریاست بمقابلہ شہری سماج کا نہیں رہا۔ ایک کسان کو اپنی فصل کی قیمت، پیداواری لاگت، قرض تک رسائی، سرکاری خرید اور زمین کی ملکیت کے معاملات میں بیک وقت ریاست اور بازار، دونوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایک طالب علم بھی تعلیم کی بڑھتی ہوئی لاگت، امتحانات اور سرکاری اداروں کی ساکھ اور روزگار کے امکانات کے معاملے میں ان دونوں طاقتوں سے دوچار ہے۔ ایک مزدور غیر یقینی روزگار، نقل مکانی اور سماجی تحفظ کے فقدان کے درمیان ان کا سامنا کرتا ہے۔ ایک قبائلی فرد بے دخلی کے مسئلے میں ان طاقتوں سے ٹکراتا ہے۔ جہاں کہیں ’ترقی‘ اور لالچ طویل مدتی ماحولیاتی پائیداری سے متصادم ہوتے ہیں، وہاں ماحولیاتی تحریکیں ان کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہیں۔

ان تمام مزاحمتوں کی جڑ میں ایک ہی سوال موجود ہے: ملک کے قوانین اور ضوابط آخر کس کے مفادات کے تحفظ کے لیے بنائے گئے ہیں؟ کیا بڑے کسانوں، زرعی مزدوروں، طلبہ، صنعتی کارکنوں، ماحولیاتی کارکنوں، بے دخل کیے جانے والے قبائلی برادریوں، غیر منظم شعبے کے مزدوروں اور اکثریت پسندی کی آندھی میں گھرے غیر یقینی صورتحال کا شکار اقلیتوں کے درمیان کوئی مشترکہ زمین موجود ہے؟ ایک ساتھ موجود سو تحریکیں بھی اس کے باوجود اقتدار کے ڈھانچے کو تبدیل کرنے میں ناکام ہوسکتی ہیں، اگر ہر تحریک اپنی الگ زبان اور اپنی مخصوص اصطلاحات کے دائرے میں قید رہے۔

طلبہ کے حالیہ احتجاج اور اس سے پہلے ہونے والی کسان تحریک میں کچھ اہم اسباق پوشیدہ ہیں۔ سڑکوں پر ہونے والی ان دونوں پُرامن تحریکوں نے مختلف مفادات، پس منظر اور سیاسی وابستگی رکھنے والے لوگوں اور تنظیموں کو ایک ساتھ لانے میں کامیابی حاصل کی۔ انہیں ایک مشترکہ زمین ملی: شاید یہ یقین کہ بازار اور ریاست کے ساتھ تعلق کی شرائط ان پر من مانے طریقے سے مسلط نہیں کی جا سکتیں۔ ایک نوجوان اور فکرمند ہندوستان کے پاس اپنے غصے اور اپنی امنگوں کے اظہار کے لیے ایک نئی لغت ابھرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ یہ نسل دنیا سے جڑی ہوئی ہے اور مقامی، قومی اور عالمی تبدیلیوں سے باخبر ہے۔ یہ نئی ٹیکنالوجی اور انتہائی طاقتور قوتوں کے ذریعے لائی جانے والی بڑی تبدیلیوں کی گواہ بھی ہے اور ان سے متاثر ہونے والی نسل بھی۔ حکومت کو جھکانے اور اپنے کچھ مطالبات منوانے کا جوش قابلِ فہم ہے، لیکن اس کے ساتھ ایک بڑا سوال بھی ہمارے سامنے کھڑا ہے۔

کیا ملک کے عدم اطمینان میں مبتلا لاکھوں شہریوں کو ایک مشترکہ جمہوری سیاسی آئین میں باندھ کر اس مزاحمت کو کوئی سمت دی جا سکتی ہے؟ جب ہم ایک اور یومِ آزادی منا رہے ہیں، تو کیا ہم، ہندوستان کے عوام، ایک مشترکہ جمہوری منصوبے کو از سرِ نو زندہ کرنے کے عزم کے ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں؟

☆☆☆

وندے ماترم تنازع اور لکھنے والے کا نظریہ

جسٹس مارکنڈے کاٹجو

حالیہ عرصہ کے دوران ملک بھر میں یہاں تک کہ پارلیمنٹ میں بھی نعرہ ’’وندے ماترم‘‘ پر ایک لمبی بحث چھڑ گئی، پارلیمنٹ میں بھی اس نعرہ کو لیکر گرما گرم بحث ہوئی۔اس طرح وندے ماترم فی الوقت گرما گرم بحث کا موضوع بن گیا ہے جس پر ایوان کے اندر اور باہر دونوں مقامات پر شدید ردِ عمل سامنے آیا ہے۔ حالیہ کئی اجلاس میں اس نعرہ رگیت کے استعمال نے بنیادی نوعیت کے کئی سوالات اُٹھائے ۔صرف حب الوطنی کے حوالے سے نہیں بلکہ تاریخ شمولیت اور قومی علامتوں کی نظریاتی بنیادوں کے بارے میں بھی۔

جب کسی ادبی تخلیق یا نعرے کو پارلیمنٹ میں بار بار قوم پرستی کی آزمائش قرار دے کر پیش کیا جائے تو ضروری ہو جاتا ہے کہ اس کی تاریخی اور نظریاتی بنیادوں کا جائزہ لیا جائے بجائے اس کے کہ اسے تنقید اور جانچ پڑتال سے بالاتر سمجھا جائے ۔اس تناظر میں میرے معزز وقابل دوست کپل سبل ایم پی سابق مرکزی وزیر وسینئر ایڈوکیٹ سپریم کورٹ نے بھی حال ہی میں ایوان بالا یعنی راجیہ سبھا میں ایک شاندار تقریر کی اور اس مسئلہ کے بارے میں کھل کر تفصیلات بیان کی ۔اس لئے میں نے وندے ماترم کے پیچھے کارفرما نظریہ ومتن کا جائزہ لے کر اپنا خیال ظاہر کرنا مناسب سمجھا۔خاص طور پر اس کے ذریعہ یعنی ناول آنند مٹھ کے بارے میں تا کہ تاریخی پس منظر کے ذریعہ اس تاریخ کو سمجھا جاسکے۔

پارلیمنٹ میں وندے ماترم کی توہین کو قابل سزاء جرم قرار دینے والے بل کی منظوری کے بعد خاص طور پر لوگ اس بات کو لیکر حیران ہیں کہ آخر کس لئے مودی حکومت نے یہ بل منظور کیا۔آپ کو بتادیں کہ یہ ایک گیت ہے جس کی ابتداء بنکم چندر پادھیائے کے ناول آنند مٹھ میں ہوتی تھی اور اس کے پس منظر کو سمجھنا اس گیت کو سمجھنے کیلئے بہت اہم اور بہت ضروری ہے۔

پچھلے جمعرات کو پارلیمنٹ نے ایک ایسا بل منظور کیا جس کے تحت وندے ماترم کی توہین کو مجرمانہ فعل قرار دیا گیا ہے۔اس بل میں وندے ماترم کو قومی گیت کے مساوی درجہ دیا گیا ہے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ سنسکرت کے الفاظ ’’وندے ماترم‘‘ کے لفظی معنی ہے۔’’میں ماں کی عبادت کرتا ہوں‘‘ یہاں ماں سے مراد مادرِ وطن یعنی ہندوستان ہے ۔ بہت سے مسلمان اس گیت کو گانے پر اعتراض کرتے ہیں۔اُن کا دعویٰ ہے کہ اسلام میں عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی ہی کی جاسکتی ہے اور وہی قابل عبادت ہے۔ مسلمانوں کے خیال میں وہ اپنے مادرِ وطن ہندوستان سے محبت کرتے ہیں لیکن عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی ہی کرسکتے ہیں کسی اور کی عبادت کا تصور بھی نہیں کر سکتے لیکن اس کے علاوہ ہمیں اس گیت کو اس پس منظر کو ملحوظ رکھتے ہوئے دیکھنا چاہئے جس میں یہ وجود میں آیا یعنی ناول آنند مٹھ کے تناظر میں تا کہ معاملہ کو صحیح طور پر سمجھا جاسکے۔

آنند مٹھ کا تاریخی پس منظر: یہ گیت اصل میں بنگالی مصنف بنکم چندر چٹوپادھیائے کی ناول آنند مٹھ میں شامل کیا گیا تھا۔بنکم چندر کو ایک عظیم بنگالی ناول نگار کے طور پر بھی تسلیم کیا جاتا ہے ۔مثال کے طور پر اُردو شاعر اقبالؔ نے جب ’’سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا‘‘ لکھ رہے تھے کو اپنے ابتدائی دور میں سیکولر اور قوم پرست تھے لیکن بعد میں ان کے خیالات میں فرقہ واریت کا رنگ نمایاں ہوگیا۔جس کا عکس ہمیں اُن کی نظم شکوہ میں دکھائی دیتا ہے۔اقبالؔ کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انھوں نے جناح کے دوقومی نظریہ کی تائید وحمایت کی۔

بنکم چندر بھی اقبالؔ کی طرح غیر معمولی ادبی صلاحیتوں کے حامل تھے لیکن شرت چندر یا پریم چند کی طرح نہیں تھے بلکہ اُن کا میلان بہت زیادہ فرقہ واریت کی طرف تھا ۔ وہ مسلمانوں کو پسند نہیں کرتے تھے اور اکثر مسلمانوں کا Yavanas کے طور پر حوالہ دیا کرتے تھے یعنی وہ اُن کیلئے توہین آمیز الفاظ استعمال کرتے تھے۔ یہاں اُن کے مشہور ومعروف ناول آنند مٹھ کا ایک مکالمہ پیش کیا گیا ہے۔ناول کے آخری باب میں یہ مکالمہ ایک خدائی قوت اور سنیاسیوں کے رہنما ستیانند کے درمیان ہوتا ہے کہ اس میں ایک خدائی قوت ستیانند کو اپنی جدوجہد ختم کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ مکالمہ کچھ اس طرح ہے:’’وہ‘‘ سے مراد خدائی قوت اور’’س‘‘ سے مراد ستیانند ہے۔وہ: تمہارا کام مکمل ہو چکا ہے۔ مسلمانوں کی طاقت تباہ ہو چکی ہے ۔اب تمہارے لئے مزید کچھ کرنے کو نہیں ہے ۔ بلاوجہ خونریزی سے کوئی بھلائی حاصل نہیں ہوگی۔ستیانند: مسلمانوں کی طاقت واقعی تباہ ہو چکی ہے لیکن ابھی ہندوؤں کی حکومت قائم نہیں ہوئی ، انگریز اب بھی کلکتہ پر قابض ہیں۔وہ: اب ہندوؤں کی حکومت قائم نہیں ہوگی، اگر تم اپنی جدوجہد جاری رکھو گے تو لوگ بے مقصد مارے جائیں گے۔اس لئے آو۔ستیانند (شدید رنج و الم کے ساتھ) میرے آقا! اگر ہندوؤں کی حکومت قائم نہیں ہونے والی تو پھر کون حکومت کرے گا؟ کیا مسلمان بادشاہ واپس آئیں گے؟

وہ: نہیں! انگریز حکومت کریں گے۔ستیانند احتجاج کرتا ہے لیکن بالآخر اُسے اپنی تلوار رکھ دینے پر آمادہ کر لیا جاتا ہے۔ وہ: تمہاری نذر ہوگئی ہے، تم نے اپنی ’’ماں‘‘ کیلئے خوشی حاصل کی ہے۔تم نے ایک انگریزی حکومت قائم کر دی ہے۔ اپنی لڑائی چھوڑ دو، لوگوں کو اپنے کھیتوں کی طرف واپس جانے دو۔

ستیانند (آنسو بہاتے ہوئے) میں اپنی ماں کو اُس کے دشمنوں کے خون کی فصل سے مالا مال کروں گا ۔وہ: دشمن کون ہیں؟ اب کوئی دشمن نہیں ہے۔ انگریز حاکم ہونے کے ساتھ ساتھ ہمارے دوست بھی ہیں اور جنگ میں اُنھیں کوئی شکست نہیں دے سکتا۔بنکم چندر کے سیاسی نظریات اور وندے ماترم کے گرد بحث: اگرچہ بنکم چندر نے پہلے یہ لکھا تھا کہ بنگالی ذہانت و دانش پٹھانوں (افغانوں) کی حکمرانی کے دور میں پروان چڑھی جو مسلمان تھے لیکن بعد میں انھوں نے اس موقف سے مکمل طور پر رجوع کر لیا۔ آنند مٹھ کے پانچویں ایڈیشن میں بنکم لکھتے ہیں:’’انگریزوں کو ہندوستان پر حکمرانی کیلئے مجبور کیا گیا تا کہ ہندو دھرم اپنی سابقہ طاقت دوبارہ حاصل کر سکے ۔ میں آپ کو وہ بات بتاتا ہوں جو ہشیار لوگ جانتے ہیں۔ حقیقی ہندو دھرم علم پر مشتمل ہے اور وہ (انگریز) اچھے استاد ہیں لہٰذا ہمیں انگریزی حکومت کو قبول کرنا چاہئے۔ انگریزوں کی طاقت قائم رہے گی۔

کیا یہ انگریزوں کی خوشامدی کی انتہا نہیں جنھوں نے ہندوستان کو لوٹا اور اس کے لوگوں کو غریب وبدحال کر دیا۔یہی وہ ہندو قوم پرستی تھی جسے بنکم چندر نے فروغ دیا۔اُن کے مطابق انگریز ہندو دھرم کے نجات دہندہ تھے ۔یہ ناول نو آبادیاتی جبر کے خلاف مزاحمت کی ترغیب نہیں دیتا بلکہ اس میں انگریزی حکومت کے ساتھ سمجھوتہ اور تعاون کی حمایت کی گئی ہے اور ساتھ ہی مسلمانوں کے خلاف دشمنی کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔لہٰذا ہمیں اس پس منظر کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ وندے ماترم گیت اصل میں آنند مٹھ میں شامل کیا گیا تھا جو انگریزی حکومت کے حامی اور مسلمانوں کے خلاف تعصب رکھنے والا ایک ادبی کام تھا۔

نئی نسل کی سیاسی سوچ

مولانا قاری اسحاق گورا

آج کی دنیا میں سیاست صرف ایوانوں، پارلیمنٹ کے ایوانِ بالا و زیریں، انتخابی میدانوں اور سیاسی جلسوں تک محدود نہیں رہی۔ ایک زمانہ تھا جب سیاسی خبر کے لیے اخبار کا انتظار کیا جاتا تھا، کسی رہنما کی تقریر سننے کے لیے جلسہ گاہ کا رخ کرنا پڑتا تھا اور قومی وملی مسائل پر رائے قائم کرنے کے لیے اہلِ علم اور تجربہ کار لوگوں کی گفتگو سنی جاتی تھی۔ لیکن آج ایک چھوٹا سا موبائل فون خبر، تبصرہ، تجزیہ، اختلاف اور سیاست بی سب کچھ انسان کی جیب میں لیے پھرتا ہے۔ایک پوسٹ چند لمحوں میں ہزاروں افراد تک پہنچ جاتی ہے، ایک ویڈیو دیکھتے ہی دیکھتے لاکھوں نگاہوں سے گزر جاتی ہے اور ایک جملہ کبھی کبھی پورے معاشرے کی سیاسی گفتگو کا محور بن جاتا ہے۔ یہ تبدیلی بذاتِ خود نہ خیر ہے نہ شر۔

اصل سوال یہ ہے کہ ہم نے اس نئی طاقت کو کس مقصد کے لیے استعمال کیا ہے؟ نئی نسل آج پہلے کے مقابلے میں زیادہ باخبر ہے۔ وہ سوال کرتی ہے، بحث کرتی ہے، حکومت سے جواب طلب کرتی ہے، سیاسی رہنماؤں کے بیانات کا جائزہ لیتی ہے اور دنیا کے مختلف خطوں میں رونما ہونے والے واقعات سے چند لمحوں میں واقف ہو جاتی ہے۔ یہ ایک بڑی تبدیلی ہے اور جمہوری معاشرے کے لیے ایک بڑی امید بھی۔ لیکن اس تصویر کا ایک دوسرا رخ بھی ہے۔ معلومات کی فراوانی ہمیشہ شعور کی گہرائی پیدا نہیں کرتی۔ کبھی خبر اتنی تیزی سے پہنچتی ہے کہ تحقیق اس کے پیچھے رہ جاتی ہے۔ رائے اتنی جلدی قائم ہو جاتی ہے کہ فکر کو سوچنے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ ایک مختصر ویڈیو پورے واقعے کا متبادل بن جاتی ہے اور چند سطریں ایک طویل حقیقت پر فیصلہ صادر کر دیتی ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں نئی نسل کی سیاسی بصیرت کا اصل امتحان شروع ہوتا ہے۔

سیاست صرف یہ نہیں کہ کون جیتا اور کون ہارا۔ سیاست یہ بھی ہے کہ سڑک کس کے لیے بن رہی ہے، اسکول میں تعلیم کا معیار کیا ہے، اسپتال میں سہولتیں کیوں کم ہیں، نوجوان کو روزگار کیوں نہیں مل رہا، کسان اپنی پیداوار کے لیے کیوں پریشان ہے اور ایک عام شہری اپنے حق کے لیے کس دروازے پر دستک دے۔ اگر ہماری سیاسی گفتگو ان سوالات سے کٹ جائے اور صرف سوشل میڈیا کی پسند، ناپسند اور وائرل ویڈیوز تک محدود ہو جائے تو ہمیں خود سے یہ سوال کرنا چاہیے کہ ہم سیاست کر رہے ہیں یا محض سیاست دیکھ رہے ہیں؟ سوشل میڈیا نے نئی نسل کو ایک بڑی آواز دی ہے۔ پہلے کسی عام نوجوان کی بات شاید اس کے محلے سے آگے نہ جاتی ہو، آج وہی بات چند لمحوں میں ہزاروں لوگوں تک پہنچ سکتی ہے۔ یہ جمہوریت کے لیے ایک بڑی قوت ہے۔ مگر آواز کا بلند ہونا اور آواز کا مؤثر ہونا دو الگ چیزیں ہیں۔ آواز اسی وقت اثر پیدا کرتی ہے جب اس کے پیچھے علم ہو، دلیل ہو، تحقیق ہو، اخلاق ہو اور مقصد ہو۔ آج سوشل میڈیا پر ایک عجیب قسم کی سیاسی کشمکش دکھائی دیتی ہے۔ لوگ ایک دوسرے کی بات سمجھنے کے بجائے ایک دوسرے کو شکست دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اختلاف کو دشمنی سمجھ لیا جاتا ہے اور سوال کو مخالفت۔ کسی سیاسی رہنما کی حمایت کرنے والا بعض اوقات اس کے ہر فیصلے کا دفاع اپنا فرض سمجھ لیتا ہے، جبکہ کسی رہنما کا مخالف اس کے ہر قدم میں خامی تلاش کرنے کو اپنا سیاسی کردار سمجھتا ہے۔ یوں سیاست مسئلے سے نکل کر شخصیت کے گرد گھومنے لگتی ہے اور اصل سوال پسِ پردہ چلا جاتا ہے۔ حالاں کہ ایک ذمہ دار شہری کی پہچان یہ نہیں کہ وہ کس جماعت کے ساتھ کھڑا ہے؛ اصل پہچان یہ ہے کہ وہ درست بات کے ساتھ کتنی دیر کھڑا رہ سکتا ہے۔

نئی نسل کو یہ فرق سمجھنا ہوگا کہ سیاسی وابستگی اور اندھی پیروی ایک چیز نہیں۔ کسی جماعت یا رہنما سے متاثر ہونا ایک فطری بات ہے، لیکن اپنے ضمیر کو کسی شخصیت کے حوالے کر دینا ایک خطرناک رویہ ہے۔ جمہوریت میں رہنما عوام کا نمائندہ ہوسکتا ہے، مالک نہیں۔ ووٹ ایک امانت ہے، کسی شخصیت کے نام کی سند نہیں۔ اسی طرح مخالفت بھی بذاتِ خود کوئی مقصد نہیں ہونی چاہیے۔ ہر بات کی مخالفت انصاف نہیں اور ہر بات کی تائید وفاداری نہیں۔ کبھی حق اپنی پسند کی طرف ہوتا ہے اور کبھی ناپسندیدہ شخص کے ساتھ۔ سیاست کی اصل آزمائش اسی مقام پر ہوتی ہے جہاں انسان اپنے ذاتی رجحان سے اوپر اٹھ کر مسئلے کو دیکھتا ہے۔ آج کی نوجوان نسل کے سامنے سب سے بڑا چیلنج شاید معلومات کی کمی نہیں بلکہ درست معلومات کا انتخاب ہے۔ ایک ہی واقعے کے بارے میں مختلف دعوے سامنے آتے ہیں۔ ویڈیو کا ایک حصہ پورا واقعہ سمجھ لیا جاتا ہے۔ ایک تصویر کو دیکھ کر فیصلہ سنا دیا جاتا ہے۔ کسی پوسٹ کو صرف اس لیے سچ مان لیا جاتا ہے کہ اسے ہزاروں لوگوں نے شیئر کیا ہے۔ حالاں کہ مقبول ہونا اور درست ہونا دو مختلف حقیقتیں ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوان سیاسی طور پر صرف ردِ عمل دینے والی نسل نہ بنیں بلکہ مطالعہ کرنے والی نسل بنیں۔ صرف سیاسی رہنماؤں کے بیانات نہ پڑھیں بلکہ آئین بھی پڑھیں۔ صرف انتخابی نتائج پر گفتگو نہ کریں بلکہ جمہوری اداروں کے کردار کو بھی سمجھیں۔ صرف سوشل میڈیا کے رجحانات نہ دیکھیں بلکہ اپنے شہر، اپنے ضلع اور اپنے محلے کے مسائل کو بھی جانیں۔

یہی وہ راستہ ہے جو سوشل میڈیا کی بحث کو زمینی سیاست سے جوڑ سکتا ہے۔ اگر کوئی نوجوان روزانہ کئی گھنٹے سیاسی ویڈیوز دیکھتا ہے، لیکن اپنے محلے کی ٹوٹی ہوئی سڑک، سرکاری اسکول کی حالت، اسپتال کی کمی یا بے روزگار نوجوانوں کی پریشانی سے بے خبر ہے تو اس کی سیاسی معلومات ابھی ادھوری ہیں۔ کیونکہ سیاست کا پہلا میدان وہی معاشرہ ہے جس میں ہم رہتے ہیں۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر نوجوان انتخاب لڑے۔ لیکن ہر نوجوان کا باشعور شہری ہونا ضروری ہے۔ کوئی تعلیم کے میدان میں خدمت کر سکتا ہے، کوئی صحافت میں، کوئی سماجی خدمت میں، کوئی قانون کے شعبے میں اور کوئی مقامی حکومت کے نظام میں۔ جمہوریت صرف ووٹ ڈالنے کا نام نہیں؛ یہ مسلسل بیدار رہنے، سوال کرنے، ذمہ داری نبھانے اور اپنے حق کے ساتھ اپنے فرض کو پہچاننے کا نام بھی ہے۔ نئی نسل اگر واقعی سیاست کو بدلنا چاہتی ہے تو اسے صرف سیاسی چہروں کی تبدیلی کی بات نہیں کرنی چاہیے، بلکہ سیاسی رویوں کی تبدیلی کی بات بھی کرنی چاہیے۔ ہمیں ایسی سیاست درکار ہے جس میں شور کم اور شعور زیادہ ہو؛ نعرے کم اور سوال زیادہ ہوں؛ الزام کم اور احتساب زیادہ ہو؛ شخصیت کم اور اصول زیادہ ہوں۔

سوشل میڈیا نے ہمیں بولنے کا موقع دیا ہے، اب ہمیں سننے کا ہنر پیدا کرنا ہوگا۔ اس نے ہمیں اپنی رائے رکھنے کی آزادی دی ہے، اب ہمیں اپنی رائے پر نظرِ ثانی کرنے کا حوصلہ بھی پیدا کرنا ہوگا۔ اس نے ہمیں سوال کرنے کی طاقت دی ہے، اب ہمیں جواب سننے کا صبر بھی پیدا کرنا ہوگا۔ یہی سیاسی پختگی ہے۔ آج کے نوجوان کو سمجھنا ہوگا کہ اس کے ہاتھ میں موجود موبائل صرف تفریح کا ذریعہ نہیں، بلکہ ایک ایسی قوت ہے جو معاشرے کی سمت پر اثر انداز ہوسکتی ہے۔ ایک جھوٹی خبر نفرت پیدا کر سکتی ہے اور ایک درست اطلاع کسی مظلوم کی آواز بن سکتی ہے۔ ایک غلط الزام کسی کی عزت کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور ایک ذمہ دار تحریر ہزاروں لوگوں کی سوچ کو درست سمت دے سکتی ہے۔ اس لیے کچھ لکھنے سے پہلے سوچنا بھی سیاسی ذمہ داری ہے۔ ہمارے معاشرے میں اکثر انتخابات کے زمانے میں سیاسی بیداری نمایاں ہوتی ہے۔ پرچم نکلتے ہیں، جلسے ہوتے ہیں، بحثیں ہوتی ہیں، امیدواروں کے نام یاد کیے جاتے ہیں اور ووٹنگ کے دن خاص جوش وخروش نظر آتا ہے۔ لیکن انتخاب کے بعد یہی عوام کئی مرتبہ پانچ سال تک خاموش رہتی ہے۔ یہ خاموشی جمہوریت کی طاقت نہیں، اس کی کمزوری بن سکتی ہے۔ جمہوریت میں شہری کی ذمہ داری انتخابات کے دن ختم نہیں ہوتی؛ اصل ذمہ داری تو اس کے بعد شروع ہوتی ہے۔ حکومت سے سوال کرنا، وعدوں کو یاد دلانا، اپنے حقوق کو سمجھنا، اپنے فرائض کو ادا کرنا اور معاشرے کے کمزور طبقوں کی آواز بننا بھی شہری ذمہ داری ہے۔ اگر نئی نسل اس حقیقت کو سمجھ لے تو آنے والی سیاست کا چہرہ بدل سکتا ہے۔ ہمیں ایسی نوجوان نسل چاہیے جو کسی وائرل ویڈیو سے نہیں بلکہ اپنے علم سے متاثر ہو؛ کسی نعرے سے نہیں بلکہ اپنے ضمیر سے فیصلہ کرے؛ کسی شخصیت سے نہیں بلکہ اصول سے وفاداری کرے۔ کیونکہ ملک کی سیاست صرف پارلیمنٹ میں نہیں بنتی۔ وہ گھر میں بنتی ہے، اسکول میں بنتی ہے، کالج میں بنتی ہے، محلے میں بنتی ہے اور آج موبائل کی اسکرین پر بھی بنتی ہے۔ لیکن اسکرین سے سڑک تک کا سفر طے کرنا ہوگا۔

سوشل میڈیا کی بحث اگر زمینی خدمت سے جڑ جائے تو یہ تبدیلی کی قوت بن سکتی ہے۔ لیکن اگر یہ صرف غصے، طنز، الزام اور تکرار کا میدان بن کر رہ جائے تو یہی قوت معاشرے کو جوڑنے کے بجائے تقسیم بھی کر سکتی ہے۔ آج نئی نسل کے سامنے انتخاب واضح ہے: اسے صرف تماشائی بننا ہے یا شریکِ عمل؛ صرف تبصرہ کرنا ہے یا کردار بھی ادا کرنا ہے؛ صرف سوال اٹھانا ہے یا جواب دہی کے عمل کا حصہ بھی بننا ہے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ نوجوان سوشل میڈیا کی سیاست سے نکل کر زمینی سیاست کی طرف آئیں۔ اپنے علاقے کو جانیں، اپنے حقوق کو سمجھیں، اپنے فرائض کو پہچانیں، اپنے نمائندوں سے سوال کریں اور اپنی آواز کو معاشرے کی تعمیر کے لیے استعمال کریں۔ کیونکہ آنے والی سیاست صرف سیاسی جماعتوں اور رہنماؤں کے ہاتھ میں نہیں ہوگی۔

وہ اس نوجوان کے ہاتھ میں بھی ہوگی، جس کے ہاتھ میں آج ایک موبائل فون ہے۔

سوال صرف یہ ہے کہ وہ اس موبائل سے صرف دنیا دیکھے گا، یا اپنی دنیا بدلنے کا ہنر بھی سیکھے گا؟

Ishaqgora@gmail.com

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات

محمد نجیب قاسمی سنبھلی

مسجد نبوی: جب حضور اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ۱ ہجری میں مسجد قبا کی تعمیر کے بعد صحابۂ کرام کے ساتھ مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی، اس وقت مسجد نبوی ۱۰۵ فٹ لمبی اور ۹۰ فٹ چوڑی تھی۔ ہجرت کے ساتویں سال فتح خیبر کے بعد نبی اکرم ﷺ نے مسجد نبوی کی توسیع فرمائی۔ اس توسیع کے بعد مسجد نبوی کی لمبائی اور چوڑائی ۱۵۰ فٹ ہوگئی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مسلمانوں کی تعداد میں جب غیر معمولی اضافہ ہوگیا اور مسجد ناکافی ثابت ہوئی تو ۱۷ھ میں مسجد نبوی کی توسیع کی گئی۔ ۲۹ھ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مسجد نبوی کی توسیع کی گئی۔ اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک نے ۸۸ھ تا ۹۱ھ میں مسجد نبوی کی غیر معمولی توسیع کی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اس وقت مدینہ منورہ کے گورنر تھے۔ اموی اور عباسی دور میں مسجد نبوی کی متعدد توسیعات ہوئیں۔ ترکوں نے مسجد نبوی کی نئے سرے سے تعمیر کی، اس میں سرخ پتھر کا استعمال کیا گیا، مضبوطی اور خوبصورتی کے اعتبار سے ترکوں کی عقیدت مندی کی ناقابل فراموش یادگار آج بھی برقرار ہے۔ حج اور عمرہ کرنے والوں اور زائرین کی کثرت کی وجہ سے جب یہ توسیعات بھی ناکافی رہیں تو موجودہ سعودی حکومت نے قرب وجوار کی عمارتوں کو خرید کر اور انہیں منہدم کرکے عظیم الشان توسیع کی جو اب تک کی سب بڑی توسیع مانی جاتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین مساجد کے علاوہ کسی دوسری مسجد کا سفر اختیار نہ کیا جائے مسجد نبوی، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں نماز کا ثواب دیگر مساجد کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ ہے سوائے مسجد حرام کے۔ دوسری روایت میں پچاس ہزار نمازوں کے ثواب کا ذکر ہے۔ جس خلوص کے ساتھ وہاں نماز پڑھی جائے گی اسی کے مطابق اجر وثواب ملے گا ان شاء اللہ۔

حجرہ مبارکہ: حضور اکرم ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری دس گیارہ سال مدینہ منورہ میں گزارے۔ ۸ ہجری میں فتح مکہ مکرمہ کے بعد بھی آپ ﷺ نے اسی مبارک شہر کو اپنا مسکن بنایا۔ آپ ﷺ کے انتقال کے بعد حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں ہی آپ ﷺ کو دفن کردیا گیا، اسی حجرہ میں آپ ﷺ کا انتقال بھی ہوا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی اسی حجرہ میں مدفون ہیں۔ اسی حجرہ مبارکہ کے پاس کھڑے ہوکر سلام پڑھا جاتا ہے۔ حجرہ مبارکہ کے قبلہ رخ تین جالیاں ہیں جس میں دوسری جالی میں تین سوراخ ہیں، پہلے اور بڑے گولائی والے سوراخ کے سامنے آنے کا مطلب ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی قبر اطہر سامنے ہے۔ دوسرے سوراخ کے سامنے آنے کا مطلب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر سامنے ہے اور تیسرے سوراخ کے سامنے آنے کا مطلب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر سامنے ہے۔

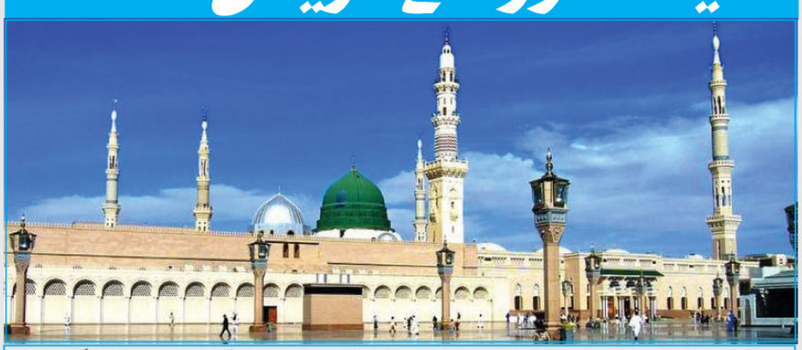

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مسلمانوں کی تعداد میں جب غیر معمولی اضافہ ہوگیا اور مسجد ناکافی ثابت ہوئی تو ۱۷ھ میں مسجد نبوی کی توسیع کی گئی۔ ۲۹ھ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مسجد نبوی کی توسیع کی گئی۔ اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک نے ۸۸ھ تا ۹۱ھ میں مسجد نبوی کی غیر معمولی توسیع کی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اس وقت مدینہ منورہ کے گورنر تھے۔ اموی اور عباسی دور میں مسجد نبوی کی متعدد توسیعات ہوئیں۔ ترکوں نے مسجد نبوی کی نئے سرے سے تعمیر کی، اس میں سرخ پتھر کا استعمال کیا گیا، مضبوطی اور خوبصورتی کے اعتبار سے ترکوں کی عقیدت مندی کی ناقابل فراموش یادگار آج بھی برقرار ہے۔ حج اور عمرہ کرنے والوں اور زائرین کی کثرت کی وجہ سے جب یہ توسیعات بھی ناکافی رہیں تو موجودہ سعودی حکومت نے قرب وجوار کی عمارتوں کو خرید کر اور انہیں منہدم کرکے عظیم الشان توسیع کی جو اب تک کی سب بڑی توسیع مانی جاتی ہے۔

ریاض الجنۃ: قدیم مسجد نبوی میں منبر اور روضۂ اقدس کے درمیان جو جگہ ہے وہ ریاض الجنۃ کہلاتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة منبر اور روضۂ اقدس کے درمیان کی جگہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔ ریاض الجنۃ کی شناخت کے لئے یہاں سفید سنگ مرمر کے ستون ہیں۔ ان ستونوں کو اسطوانہ کہتے ہیں، ان ستونوں پر ان کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں۔ ریاض الجنۃ کے پورے حصہ میں جہاں سفید اور ہری قالینوں کا فرش ہے نمازیں ادا کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہے، نیز قبولیت دعا کے لئے بھی خاص مقام ہے۔

اصحاب صفہ کا چبوترہ: مسجد نبوی میں حجرۂ شریفہ کے پیچھے ایک چبوترہ بنا ہوا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں وہ مسکین وغریب صحابہ کرام قیام فرماتے تھے جن کا نہ گھر تھا نہ در، اور جو دن ورات ذکر وتلاوت کرتے اور حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے مستفیض ہوتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسی درسگاہ کے ممتاز شاگردوں میں سے ہیں۔ اصحاب صفہ کی تعداد کم اور زیادہ ہوتی رہتی تھی، کبھی کبھی ان کی تعداد ۸۰ تک پہونچ جاتی تھی۔ سورۃ الکہف کی آیت نمبر (۲۸) انہیں اصحاب صفہ کے حق میں نازل ہوئی، جس میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو ان کے ساتھ بیٹھنے کا حکم دیا۔

جنت البقیع (بقیع الغرقد): یہ مدینہ منورہ کا قبرستان ہے جو مسجد نبوی سے بہت تھوڑے فاصلہ پر واقع ہے، اس میں بے شمار صحابہ (تقریباً ۱۰ ہزار) اور اولیاء اللہ مدفون ہیں۔ تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضور اکرم ﷺ کی چاروں صاحبزادیاں، حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات، آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی اسی قبرستان میں مدفون ہیں۔

جبل اُحد (اُحد کا پہاڑ): مسجد نبوی سے تقریباً ۴ یا ۵ کیلو میٹر کے فاصلہ پر یہ مقدس پہاڑ واقع ہے۔ جس کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: هذا جبل يحبنا ونحبه (احد کا پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اُحد سے محبت رکھتے ہیں)۔ اسی پہاڑ کے دامن میں ۳ھ میں جنگ احد ہوئی جس میں آنحضرت ﷺ سخت زخمی ہوئے اور تقریباً ۷۰ صحابۂ کرام شہید ہوئے تھے۔ یہ سب شہداء اسی جگہ مدفون ہیں جس کا احاطہ کردیا گیا ہے۔ اسی احاطہ کے بیچ میں حضور اکرم ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مدفون ہیں، آپ کی قبر کے برابر میں حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اور حضرت مُصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مدفون ہیں۔ حضور اکرم ﷺ خاص اہتمام سے یہاں تشریف لاتے تھے اور شہداء کو سلام ودعا سے نوازتے تھے۔

مَسْجِدِ قبَا: مسجد قُبا مسجد نبوی سے تقریباً چار کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ مسلمانوں کی یہ سب سے پہلی مسجد ہے، حضور اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو قبیلہ بن عوف کے پاس قیام فرمایا اور آپ ﷺ نے صحابۂ کرام کے ساتھ خود اپنے دست مبارک سے اس مسجد کی بنیاد رکھی۔ اس مسجد کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى یعنی وہ مسجد جس کی بنیاد اخلاص وتقوی پر رکھی گئی ہے۔ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصی کے بعد مسجد قبا دنیا بھر کی تمام مساجد میں سب سے افضل ہے۔ حضور اکرم ﷺ کبھی سوار ہوکر کبھی پیدل چل کر مسجد قبا تشریف لایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص (اپنے گھر سے) نکلے اور اس مسجد یعنی مسجد قبا میں آکر (دو رکعت) نماز پڑھے تو اسے عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔

مَسْجِدِ جُمُعہ: حضور اکرم ﷺ نے سب سے پہلے اسی مسجد میں جمعہ ادا فرمایا تھا، یہ مسجد قبا کے قریب ہی واقع ہے۔

مَسْجِدِ فَتْح (مسجد اَحْزَاب): یہ مسجد جبل سلع کے غربی کنارے پر اونچائی پر واقع تھی۔ غزوۂ خندق (احزاب) میں جب تمام کفار مدینہ منورہ پر مجتمع ہوکر چڑھ آئے تھے اور خندقیں کھودی گئیں تھیں، رسول اکرم ﷺ نے اس جگہ دعا فرمائی تھی، چنانچہ آپ کی دعا قبول ہوئی اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ اس مسجد کے قریب کئی چھوٹی چھوٹی مسجدیں بنی ہوئی تھیں جو مسجد سلمان فارسی، مسجد ابوبکر، مسجد عمر اور مسجد علی کے نام سے مشہور ہیں۔ دراصل غزوۂ خندق کے موقع پر یہاں حضرات کے پڑاؤ تھے جن کو محفوظ اور متعین کرنے کے لئے غالباً سب سے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے مساجد کی شکل دی۔ یہ مقام مساجد خمسہ کے نام سے مشہور ہے۔ اب سعودی حکومت نے اس جگہ پر ایک بڑی عالیشان مسجد (مسجد خندق) کے نام سے تعمیر کی ہے۔

مسجد قِبلتَین: تحویل قبلہ کا حکم عصر کی نماز میں ہوا، ایک صحابی نے عصر کی نماز نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھی، پھر انصار کی جماعت پر ان کا گزر ہوا، وہ انصار صحابہ (مسجد قبلتین) میں بیت المقدس کی جانب نماز ادا کررہے تھے، ان صحابی نے انصار صحابہ کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو دوبارہ قبلہ بنادیا ہے، اس خبر کو سنتے ہی صحابۂ کرام نے نماز ہی کی حالت میں خانہ کعبہ کی طرف رخ کرلیا۔ کیونکہ اس مسجد (قبلتین) میں ایک نماز دو قبلوں کی طرف ادا کی گئی اس لئے اسے مسجد قبلتین کہتے ہیں۔ بعض روایات میں ہے کہ تحویل قبلہ کی آیت اسی مسجد میں نماز پڑھتے وقت نازل ہوئی تھی۔

مَسْجِدِ اُبَیِّ بن کعب: یہ مسجد جنت البقیع کے متصل ہے، اس جگہ زمانہ نبوی کے مشہور قاری حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ کا مکان تھا۔ رسول اللہ ﷺ یہاں اکثر تشریف لاتے اور نماز پڑھتے تھے، نیز حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے قرآن سنتے اور سناتے تھے۔

☆☆☆

عبادت اور اطاعت کا حقیقی سزاوار اللہ تعالیٰ ہے

ترتیب: عبدالعزیز

سورہ الزمر قرآن مجید کی 39 ویں سورہ ہے۔ اس میں توحید کے حق میں پرزور دلائل دیئے گئے ہیں اور شرک کے ابطال میں بھی ایسی زبردست اور مدلل باتیں بیان کی گئی ہیں کہ اگر اس سورہ کا کوئی اچھی طرح سے مطالعہ کرلے تو وہ شرک وبدعت کی تمام قسموں کو اپنانے سے باز آجائے گا اور پکا سچا مومن بن جائے گا۔ شرک کی ذرا سی آزمائش نیکیوں کو برباد کردیتی ہے اور شرک کی تھوڑی بہت آمیزش انسان کی ساری کوششوں پر پانی پھیر دیتی ہے۔ مولانا امین احسن اصلاحی نے اس سورہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "یہ سورہ سابق سورہ 'سورہ ص' کے مثنیٰ کی حیثیت رکھتی ہے، جس مضمون پر سابق سورہ ختم ہوئی ہے اسی مضمون سے اس کا آغاز ہوا ہے۔ سورہ ص کے آخر میں فرمایا ہے کہ یہ قرآن دنیا والوں کیلئے ایک عظیم یاددہانی ہے۔ لوگوں کو یاد دلا رہا ہے کہ آخرت شدنی ہے اور سب کو ایک ہی رب حقیقی کے آگے پیش ہونا ہے تو جو لوگ آج اس کو جھٹلا رہے ہیں وہ بہت جلد اس کی صداقت اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ اب اس سورہ کی تلاوت کیجئے تو اس کا آغاز بھی اسی مضمون سے ہوتا ہے کہ خدائے عزیز وحکیم نے یہ کتاب نہایت اہتمام سے اس لئے اتاری ہے کہ لوگوں نے اللہ کی توحید کے بارے میں جو اختلافات پیدا کر رکھے ہیں ان کا فیصلہ کردے تاکہ حق واضح ہوجائے اور جو لوگ اپنے فرضی دیویوں دیوتاؤں کے بل پر آخرت سے نچنت بیٹھے ہیں وہ چاہیں تو وقت آنے سے پہلے اپنی عاقبت کی فکر کرلیں۔ اسی پہلو سے اس میں توحید کے دلائل بھی بیان ہوئے ہیں، شرک اور شرکاء کی تردید بھی فرمائی گئی ہے اور قیامت کا بھی بیان ہوا ہے۔ یہ سورہ اس گروپ کی ان ساری سورتوں میں سے ہے جو کشمکش حق وباطل کے اس دور میں نازل ہوئی ہیں جب ہجرت کے آثار ظاہر ہونا شروع ہوگئے تھے۔ چنانچہ بعد کی سورتوں میں یہ مضمون بالتدریج واضح ہوتا گیا ہے۔

سورہ کے مطالب کا تجزیہ: (1-4) خدائے عزیز وحکیم نے یہ کتاب توحید و شرک کے قضیہ کا فیصلہ کرنے کیلئے ایک قول فیصل کی حیثیت سے اتاری ہے تو لوگ اللہ واحد ہی کی عبادت واطاعت کریں۔ عبادت واطاعت کا حقیقی سزاوار وہی ہے۔ جو لوگ دوسرے معبودوں کو خدا کے تقرب کا ذریعہ بنائے بیٹھے ہیں۔ اگر وہ اس کتاب پر ایمان نہیں لارہے ہیں تو اللہ ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ فرمائے گا اور وہ یاد رکھیں کہ اللہ جھوٹوں اور ناشکروں کو بامراد نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے ارفع ہے کہ وہ اپنے لئے بیٹے بیٹیاں بنائے۔ وہ بالکل یکتا اور ساری کائنات کو کنٹرول کرنے کیلئے کافی ہے۔

(5-8) یہ دنیا اللہ تعالیٰ نے غایت اور حکمت کے ساتھ پیدا کی ہے۔ رات اور دن کی آمد وشد، سورج اور چاند کی گردش اسی کے حکم سے ہے۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا اور اسی نے اس کی پرورش کا سامان کیا ہے۔ وہی خالق، وہی رب اور وہی اپنی تمام کائنات کا علم رکھنے والا اور اس کا مالک ہے تو لوگ اس کو چھوڑ کر کہاں بھٹکے جارہے ہیں! الوگ یاد رکھیں کہ اللہ لوگوں کی بندگی اور شکرگزاری کا محتاج نہیں ہے بلکہ لوگ ہی اس کے محتاج ہیں۔ سب کی واپسی خدا ہی کی طرف ہونی ہے اور اس دن کوئی کسی کا بوجھ اٹھانے والا نہیں بنے گا۔ خدا سب کے بھیدوں سے خود واقف ہے اور وہ سب کا کچا چٹھا ان کے سامنے رکھ دے گا۔ لوگوں کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو خدا کو پکارتے ہیں لیکن جب وہ مصیبت دور کردیتا ہے تو اس کو اس طرح نظر انداز کردیتے ہیں گویا کبھی اس سے کوئی واسطہ تھا ہی نہیں۔

(9-21) اللہ کے جو بندے توحید پر ایمان لانے کے جرم میں اپنی قوم کے اشرار کے ہاتھوں ظلم وستم کا ہدف بنے ہوئے تھے ان کو فوز وفلاح کی بشارت دی اور یہ پیغام کہ اپنے ایمان پر جمے رہو۔ اگر یہ سرزمین تمہارے اوپر تنگ کردی گئی تو اللہ کی زمین تنگ نہیں ہے۔ اپنی راہ میں ثابت قدم رہنے والوں کو اللہ بے حساب اجر دیتا ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے شرک اور مشرکین سے برائت کا اعلان کیا۔ مشرکین کو عذاب کی وعید اور توحید پر قائم رہنے والوں کو کامیابی کی بشارت دی۔ آخر میں ان لوگوں کو تنبیہ جو اپنی دنیوی زندگی کے غرور میں قرآن اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلا رہے تھے۔

(22-35) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تسلی کہ اس قرآن کی دعوت پر وہی لوگ ایمان لائیں گے جن کی فطرت کا نور زندہ ہے، جن کے دل سخت ہوچکے ہیں وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے۔ وہ اسی پر انجام سے دوچار ہوں گے جس سے رسولوں کی تکذیب کرنے والی قومیں دوچار ہوئیں۔ قرآن نے ہر پہلو سے توحید اور شرک کی حقیقت نہایت واضح طور پر بیان کردی ہے۔ جو لوگ اب بھی اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

(36-52) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطمینان دہانی کہ اگر یہ لوگ تم کو اپنے معبودوں سے ڈرا رہے ہیں تو ان کو بتادو کہ میری حفاظت کیلئے اللہ کافی ہے وہ جس رحمت سے مجھے بہرہ مند کرنا چاہے گا کوئی مجھے اس سے محروم نہیں کرسکتا اور اگر وہ کوئی ضرر پہنچانا چاہے گا تو کوئی دوسرا اس سے مجھے بچا نہیں سکتا۔ پس تم اپنی جگہ کام کرو، میں اپنی جگہ کام کرتا ہوں۔ فیصلہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

اس امر کی وضاحت کہ زندگی اور موت تمام تر اللہ ہی کے قبضہ میں ہے تو جو لوگ باطل شفاعت کی امید پر جی رہے ہیں انہیں بتادو کہ شفاعت اللہ کے اختیار میں ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ہدایت کہ ان لوگوں کا معاملہ اللہ کے حوالے کرو، اس کیلئے دعا کی تلقین کرو۔

متکبرین کے اصل سبب استکبار کی طرف اشارہ کہ اللہ نے ان کے جو مال وجاہ بخشا ہے اس کو یہ اپنی تدبیر اور اپنے تدبر کا کرشمہ سمجھتے ہیں۔ ان سے پہلے بھی اس خبط میں مبتلا رہنے والے گزرے ہیں، جب وہ اللہ کی پکڑ میں آئے تو ان کی تدبیر ان کے کچھ کام نہ آسکی۔ یہی حشر ان کا بھی ہونا ہے۔ رزق وفضل سب اللہ کا عطیہ ہے، اس وجہ سے ہر ایک پر اللہ ہی کا شکر واجب اور یہی توحید کا تقاضا ہے۔

(53-61) لوگوں کو یہ تذکیر کہ خدا سے مایوس ہوکر دوسرے شرکاء وشفعاء کا دامن پکڑنا جائز نہیں ہے بلکہ ہر حالت میں اللہ ہی کی طرف رجوع کرنا چاہئے، وہ بڑا ہی غفور رحیم ہے۔ پس خدا کی پکڑ سے پہلے لوگوں کو چاہئے کہ وہ اللہ کی طرف متوجہ ہوجائیں اور اس بہترین کتاب پر ایمان لائیں جو اللہ نے اپنے فضل سے ان کی ہدایت کیلئے اتاری ہے، ورنہ ایک دن وہ ایمان کی حسرت کریں گے اور اپنی محرومی پر اپنے سر پیٹیں گے لیکن وقت گزر جانے کے بعد ان کیلئے یہ چیز کچھ نافع نہیں ہوگی۔

(62-75) خاتمہ سورہ جس میں پہلے یہ وضاحت فرمائی گئی ہے کہ عبادت کا حقدار صرف اللہ تعالیٰ ہے، وہی ہر چیز کا خالق ہے اور اسی کے اختیار میں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں۔ اس کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے مشرکین کو خطاب کرکے یہ اعلان فرمایا ہے کہ تم لوگ مجھے غیر اللہ کی عبادت کا حکم دیتے ہو؛ حالانکہ میری طرف اور مجھ سے پہلے تمام نبیوں کی طرف یہی وحی آئی ہے کہ جو اللہ کا شریک ٹھہرائے گا اس کے تمام عمل خبط ہوجائیں گے۔ اس کے بعد مشرکین کو ملامت کہ ان لوگوں نے خدا کی شان بالکل نہیں پہچانی۔ یہ فرضی معبودوں کی شفاعت کے بل پر جی رہے ہیں؛ حالانکہ جس وقت صور پھونکا جائے گا سب بے ہوش ہوکر گر پڑیں گے اور پھر جب دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب اٹھ کھڑے ہوں گے۔ زمین خدا کے نور سے چمک اٹھے گی، دفتر کھولا جائے گا، نبیوں اور گواہوں کی طلبی ہوگی اور لوگوں کے درمیان بالکل انصاف کے مطابق فیصلہ کردیا جائے گا۔ اس کے بعد اہل دوزخ اور اہل جنت کے حالات کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔☆☆☆

(بشکریہ: مضامین ڈاٹ کام)

شجرکاری اور اسلامی تعلیمات

مولانا سید احمد ومیض ندوی

روئے زمین پر تمام جانداروں اور بالخصوص انسانی زندگی کا انحصار جن باتوں پر ہے ان میں ایک آلودگی سے پاک ماحول ہے ویسے آب وہوا اور ماحول کو آلودہ کرنے والی چیزیں ہر زمانہ میں رہی ہیں، خود حضرت انسان سے نکلنے والا فضلہ گھریلو کوڑا کرکٹ ماحولیاتی آلودگی کا سبب بنتا ہے، لیکن جدید صنعتی انقلاب نے جہاں مختلف شعبہ ہائے حیات میں انسان کو بام عروج پر پہونچا دیا وہیں آب وہوا اور ماحول کو آلودہ کرنے والی نت نئی شکلیں پیدا کردیں، فیکٹریوں اور مختلف کارخانوں سے خارج ہونے والے فضلات اور موٹر گاڑیوں سے نکلنے والے دھویں نے ماحولیاتی آلودگی میں بے پناہ اضافہ کردیا ہے، بڑے شہروں میں صفائی ستھرائی کے ناقص انتظامات کے سبب فضا ہمیشہ گرد آلود رہتی ہے، یہ بات سچ معلوم ہوتی ہے کہ ہندوستان اور تیسری دنیا کے ترقی پذیر ممالک میں لوگ کھانا کم اور غبار زیادہ کھاتے ہیں، موجودہ دور میں کثرت امراض کا ایک اہم سبب ماحولیاتی آلودگی ہے، آلودہ ماحول پراگندہ آب وہوا اور بڑھتی ہوئی کثافت عصر حاضر کا ایک گمبھیر مسئلہ بنتی جارہی ہے، چنانچہ اس مسئلے کے حل کے لئے دنیا کے بڑے ممالک عالمی سمینار منعقد کرتے ہیں، نیز عمومی بیدار شعوری کے لئے دنیا بھر میں عالمی یوم تحفظ ماحولیات منایا جاتا ہے۔

یہ قدرت کا عجیب نظام ہے کہ اس کائنات میں جہاں ماحول کو آلودہ کرنے والے قدرتی وسائل پائے جاتے ہیں وہیں رب کائنات نے ماحولیاتی کثافت کو جذب کرنے والے ذرائع بھی پیدا کئے، زمین میں اللہ نے ایسی صلاحیت رکھی ہے کہ وہ ساری غلاظتوں کو اپنے سینہ میں دفن کرلیتی ہے، مرنے والے انسان اور دیگر جانور اگر زمین میں دفن نہ کئے جائیں تو سارا ماحول متعفن ہوکر رہا جائے گا، شہروں میں کوڑا کرکٹ کی شکل میں ٹنوں منوں غلاظت زمین اپنے سینہ میں تحلیل کرلیتی ہے، سمندر کا حیرت انگیز نظام ماحولیاتی آلودگی کو کنٹرول کرنے میں غیر معمولی کردار ادا کرتا ہے، ہر دن سمندر میں بے شمار حیوانات مرتے ہیں اور ہزاروں جانور غلاظت کرتے ہیں پھر کارخانوں کے آلودہ پانی کا رخ بھی سمندروں کی طرف کیا جاتا ہے، سمندر کا کھارا پانی ان ساری چیزوں کو تحلیل کرکے ماحولیاتی تحفظ کا سبب بنتا ہے جو اللہ ایک بہت بڑی نعمت ہے، ان سارے قدرتی ذرائع کے باوجود اس وقت ماحولیاتی کثافت پوری دنیا کے لئے ایک چیلنج بنی ہوئی ہے، جدید طرز زندگی کے سبب ہر گزرتے دن کے ساتھ آلودگی میں اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے، ماحولیاتی آلودگی اس وقت ایک عالمگیر مسئلہ بن چکی ہے، قیامت تک انسانیت کی رہنمائی کرنے والے دین اسلام نے جہاں موجودہ دور کے دیگر مسائل کا حل پیش کیا ہے وہیں اس کی تعلیمات میں ماحولیاتی آلودگی کا بھی حل ہے۔

ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ اور انسان کو صاف وشفاف ہوا فراہم کرنے والے مجملہ ذرائع میں ایک اہم ذریعہ درخت اور درختوں سے بھرے گھنے جنگلات ہیں، قرآن مجید میں درختوں اور نباتات کے نظام کو اللہ نے اپنی رحمت قرار دیا ہے، چنانچہ ایک جگہ آسمان سے برسائے جانے والا پانی اور اس کے فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا: هو الذي أنزل من السماء ماء لكم منه شراب ومنه شجر فيه تسيمون۔ ينبت لكم به الزرع والزيتون والنخيل والأعناب ومن كل الثمرات إن في ذلك لآية لقوم يتفكرون۔ (النحل: ۱۰-۱۱) وہی (خدا) ہے جو تمہارے فائدہ کے لئے آسمان سے پانی برساتا ہے جسے تم پیتے بھی ہو اور اس سے اگے ہوئے درختوں کو تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو، اس سے وہ تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے، بیشک ان لوگوں کیلئے تو اس میں نشانی ہے جو غور وفکر کرتے ہیں۔

آیات بالا میں درختوں کے فوائد ذکر کئے گئے کہ ان سے جانوروں کو غذا حاصل ہوتی ہے اور ان کے پھلوں اور غلہ سے انسان بھی اپنی غذائی ضروریات کی تکمیل کرتے ہیں، ایک جگہ شہد کی مکھیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا گیا کہ وہ مختلف درختوں اور پودوں سے رس چوس کر شہد جیسی نعمت کے وجود میں آنے کا ذریعہ بنتی ہیں، ارشاد ربانی ہے: وأوحى ربك إلى النحل أن اتخذي من الجبال بيوتا ومن الشجر ومما يعرشون۔ (النحل: ۶۹) آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں درختوں اور لوگوں کی بنائی ہوئی اونچی اونچی ٹہنیوں میں اپنے چھتے بنا اور ہر طرح کے میوے کھا۔ نیز اللہ تعالیٰ درختوں اور دیگر اشیاء کے سایہ کا تذکرہ بطور احسان کے کررہا ہے۔ ارشاد ہے: والله جعل لكم مما خلق ظلالا۔ (النحل: ۸۱) اور اللہ ہی نے تمہارے لئے اپنی پیدا کردہ چیزوں میں سے سایے بنائے ہیں، ایک مقام پر زیتون کے درخت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: وشجرة تخرج من طور سيناء تنبت بالدهن وصبغ للآكلين۔ (المومنون: ۲۰) اور (پیدا کیا) وہ درخت جو طور سینا پہاڑ سے نکلتا ہے جو تیل نکالتا ہے اور کھانے والوں کے لئے سالن ہے، زیتون کے درخت کو مبارک درخت

قرار دیا گیا، ارشاد ہے: يوقد من شجرة مباركة زيتونة لا شرقية ولا غربية۔ (النور: ۳۵)

درختوں اور پودوں سے جہاں پھل فراہم ہوتے ہیں غلہ اور اناج حاصل ہوتا ہے، شدید دھوپ میں راہ گیروں کے لئے سایہ کا انتظام ہوتا ہے، پکوان کے لئے ایندھن اور فرنیچر کے لئے لکڑی فراہم ہوتی ہے وہیں درخت بھرے جنگلات اور آبادیوں میں موجود سرسبز وشاداب درخت ماحولیاتی کثافت کو اپنے اندر جذب کرتے ہیں اور صاف وشفاف ہوا فراہم کرتے ہیں، اسی لئے اسلام میں ایک طرف درختوں کی کٹائی سے منع کیا گیا اور دوسری جانب شجرکاری کی ترغیب دی گئی، چنانچہ ایسے منافق جو دنیا میں فساد مچاتے ہیں اور کھیتی اور نسل انسانی کو تباہ کرتے ہیں ان کی مذمت کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا: وإذا تولى سعى في الأرض ليفسد فيها ويهلك الحرث والنسل والله لا يحب الفساد۔ (البقرۃ: ۲۰۵) جب وہ لوٹ کر جاتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے کی اور نسل اور کھیتی کی بربادی کی کوشش میں لگا رہتا ہے، اور اللہ تعالیٰ فساد کو ناپسند کرتا ہے، گویا کھیتی اور پودوں کو برباد کرنا منافقوں کا شیوہ ہے، مومن اس کا ارتکاب نہیں کرسکتا، اللہ تعالیٰ نے درختوں کو زمین کی زینت قرار دیا ہے، پھر کیوں کر ان کے ناحق کاٹنے کی اجازت ہوسکتی ہے، ارشاد ربانی ہے: إنا جعلنا ما على الأرض زينة لها لنبلوهم أيهم أحسن عملا۔ (الکہف: ۷) روئے زمین پر جو کچھ ہے (حیوانات، نباتات، جمادات وغیرہ) اسے ہم نے زمین کے لئے رونق بنادیا ہے، درختوں کی کٹائی کی ممانعت کیوں نہ ہو، جب کہ درختوں اور پودوں کا نظام آسمان سے پانی برسنے کا سبب بنتا ہے، درختوں سے کائنات کا قدرتی حسن دوبالا ہوتا ہے، درخت جانداروں کو آکسیجن فراہم کرتے ہیں، درختوں سے ہواؤں کی رفتار میں اعتدال پیدا ہوتا ہے، نیز ان سے درجۂ حرارت میں تخفیف ہوتی ہے، وہ فضائی آلودگی کا سبب بننے والے ہر طرح کے جراثیم کو اپنے اندر جذب کرلیتے ہیں، عرب میں بالعموم ببول یا بیری کے درخت ہوا کرتے تھے، نبی کریم ﷺ نے بیری کے درخت کے بارے میں فرمایا: من قطع سدرة صوب الله رأسه في النار۔ (مجمع الزوائد: ۸/۱۱۵) جو بیری کا درخت کاٹے گا اسے اللہ تعالیٰ اوندھے منہ جہنم میں ڈالیں گے، علماء نے حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جنگل کے ایسے درخت جن سے لوگوں کو سایہ حاصل ہوتا ہے یا جن سے چوپائے غذا حاصل کرتے ہیں انہیں جو کوئی ناحق کاٹے گا وہ جہنم رسید ہوگا (تفسیر القرطبی: ۷/۸۷) ایک ضعیف حدیث میں ایسے شخص پر لعنت بھیجی گئی ہے، درختوں کی حفاظت پر اس قدر زور دیا گیا کہ جنگوں میں تک کھیتیوں اور درختوں کے جلانے کو ممنوع قرار دیا گیا، چنانچہ ترمذی کی ایک روایت میں جسے حضرت صدیق اکبرؓ نے روایت کیا ہے: آپ ﷺ نے مجاہدین کو خاص طور پر درختوں اور کھیتوں کے برباد کرنے سے منع فرمایا، سلف صالحین کے وصایا میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہوئے کہتے تھے لا تقطعوا شجرا کسی درخت کو مت کاٹو، موجودہ دور میں فضائی آلودگی میں اضافہ کی ایک اہم وجہ درختوں کی کٹائی اور جنگلات کا خاتمہ ہے، بڑھتی آبادی کے پیش نظر جنگلات کا صفایا ہوتا جارہا ہے، دیہی آبادی شہروں کا رخ کررہی ہے، اور جنگلی علاقے انسانی آبادی کے سبب ختم ہوتے جارہے ہیں۔

اسلام میں جہاں درختوں کی کٹائی سے منع کیا گیا وہیں شجرکاری کی بھی تلقین کی گئی اور شجرکاری کرنے والوں سے جانور وغیرہ کھا جانے کی صورت میں اجر عظیم کا وعدہ کیا گیا، چنانچہ ارشاد نبوی ہے کہ مسلمان کوئی درخت یا کھیتی لگائے اور اس میں سے انسان درندہ، پرندہ یا چوپایا کھائے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہوجاتا ہے۔ (مسلم شریف: ۵/۲۸) اس حدیث سے شجرکاری کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے، نیز یہ پتہ چلتا ہے کہ شجرکاری میں کافی خیر ہے، اور دین ودنیا کے لئے بے شمار فوائد ہیں، ایک موقع پر آپ نے شجرکاری کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: من نصب شجرة فصبر على حفظها والقيام عليها حتى تثمر فإن له في كل شيء يصاب من ثمرها صدقة عند الله۔ (مسند احمد: ۴/۶۱) جو کوئی درخت لگائے پھر اس کی حفاظت اور نگرانی کرتا رہے یہاں تک کہ وہ درخت پھل دینے لگے اب اس درخت کا جو کچھ نقصان ہوگا وہ اس کے لئے اللہ کے یہاں صدقہ کا سبب ہوگا، ایک اور موقع پر آپ نے کاشتکاری اور بنجر و بے استعمال زمین کو کاشت کے لئے استعمال کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: جس کے پاس زمین ہو اسے اس زمین میں کاشتکاری کرنی چاہیے، اگر وہ خود کاشت نہ کرسکتا ہو تو اپنے کسی مسلمان بھائی کو دے، تاکہ وہ کاشت کرے۔ (مسلم شریف، حدیث نمبر: ۱۵۳۶) رسول اللہ ﷺ کی انہی ترغیبات کا نتیجہ تھا کہ حضرات صحابہ شجرکاری کا خاص اہتمام فرماتے تھے، حضرت امام احمد ابن حنبلؒ نے حضرت ابودرداء سے نقل کیا ہے کہ حضرات صحابہ کرام صدقہ کی نیت سے درخت لگانے کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ (مجمع الزوائد: ۴/۶۸) شجرکاری اور کاشت کے انہی فوائد کے پیش نظر اسلام نے افتادہ سرکاری زمین کے بارے میں یہ اصول مقرر کیا ہے کہ جو شخص بھی اس میں کاشت کرنا چاہے حکومت کی اجازت سے کرسکتا ہے، اگر کوئی شخص ایسی اراضی قبضہ میں لے کر پھر اسے آباد کرنا چھوڑ دے تو زمین اس سے لے کر دوسرے کے حوالے کردی جائے گی، تاکہ وہ اس میں کھیتی کرے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ: ۴/۳)

اسلام اور اس کی پاکیزہ تعلیمات دین ودنیا کی کامیابی کی ضامن ہیں، اسلامی تعلیمات پر عمل انسان کو دونوں جہانوں کا سکون عطا کرتا ہے، اسلام صفائی ستھرائی اور نظافت پر زور دیتا ہے، تاکہ نجاست اور گندگی کے سبب ماحول آلودہ ہونے سے محفوظ رہے، اور آب وہوا متاثر نہ ہو، آلودگی چاہے فضائی ہو یا صوتی، صحت انسانی کے لئے انتہائی مضر ہے، ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ کا ایک ذریعہ شجرکاری ہے، نبی کریم ﷺ کا ایک ارشاد کس قدر چونکا دینے والا ہے جس میں آپؐ نے فرمایا کہ اگر قیامت برپا ہورہی ہو اور تمہیں پودا لگانے کی نیکی کا موقع مل جائے تو فوری اس نیکی میں شامل ہوجاؤ، اس ارشاد کا مقصود اگرچہ نیکی کے مواقع کو غنیمت جاننے کی تاکید ہے لیکن بے شمار نیکیوں میں سے آپ نے پودا لگانے کا انتخاب کرکے شجرکاری کی افادیت کو اجاگر فرمایا، مقام مسرت ہے کہ ریاستی حکومت نے ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے کے لئے پودوں اور درختوں کی افادیت کا ادراک کرلیا ہے، گذشتہ دنوں ریاست بھر میں ہریتا ہرم کے نام سے شجرکاری کی مہم چلائی گئی، اور مہم کے دوسرے مرحلے کے لئے جس کا آغاز ۸ر جولائی سے ہوا، ۴۶ کروڑ پودوں کی شجرکاری کا نشانہ مقرر کیا گیا، چنانچہ شہر اور اضلاع میں پورے جوش وخروش کے ساتھ اسکولی بچوں سے لے کر عہدے داروں کے بشمول تمام افراد نے اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، عوامی نمائندوں کو ضلعی سطح پر دستیاب فنڈ خرچ کرنے کی اجازت دی گئی، سرکاری دفاتر، محکمہ جات، تمام مدارس اور تعلیمی ادارہ جات کے انتظامیہ اور میڈیا نے اس مہم کی تشہیر میں خوب حصہ لیا، صرف شہر حیدرآباد میں ۲۵ لاکھ پودوں کی شجرکاری کا نشانہ پورا کیا گیا، سبز حیدرآباد کے نام سے شروع کی گئی اس مہم میں تقریباً ۶۵ آئی ٹی کمپنیوں نے حصہ لیا، حیدرآباد کے تقریباً ۴ ہزار مقامات کی پہلے سے نشاندہی کرلی جاچکی تھی، اس میگا شجرکاری پروگرام میں ۱۰۵ سرکاری اور خانگی تنظیمیں شریک رہیں، شہر کے بہت سے دینی مدارس میں بھی یہ پروگرام منعقد ہوا اور مدارس کے ذمہ داروں نے عہد کیا کہ وہ مدارس کے احاطے میں اور قبرستانوں میں شجرکاری کا اہتمام کریں گے، یہ ایک خوش آئند اقدام ہے، لیکن صرف پودے لگانے سے ذمہ داری ختم نہیں ہوتی، اصل مسئلہ لگائے گئے پودوں کے تحفظ کا ہے، موثر نگہداشت کے بغیر پودوں کا تحفظ ممکن نہیں۔☆☆☆

وندے ماترم پر کانگریس کا فیصلہ ملک مخالف اور قانون کی کھلی خلاف ورزی: شاہ

نئی دہلی، (یواین آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے قومی گیت وندے ماترم کو مکمل گانے کے بجائے صرف دو بند گانے کے فیصلے کو ملک مخالف اور پارلیمنٹ میں بنائے گئے قانون کی کھلی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے ہم وطنوں سے متحد ہو کر کانگریس کی خوشامد پر مبنی سیاست کے خلاف آواز بلند کرنے کو کہا ہے۔امت شاہ نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اس فیصلے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے جمعرات کو سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا،"کانگریس ورکنگ کمیٹی نے وندے ماترم کو مکمل گانے کے بجائے صرف دو بند گانے کا جو فیصلہ کیا ہے، وہ نہ صرف ملک مخالف ہے، بلکہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون کی کھلی خلاف ورزی بھی ہے۔سال 1937 میں خوشامد کے لیے کانگریس نے ہی وندے ماترم ॐ کے دو ٹکڑے کیے۔وہیں سے دوقومی نظریے کو طاقت ملی اور ملک کی تقسیم ہوئی۔وندے ماترم ॐ کے 150 ویں سال پر مودی حکومت نے یہ تاریخی غلطی سُدھاری اور اس گیت کو مکمل گانے کو قانونی شکل دی۔لیکن راہل گاندھی کی قیادت میں کانگریس پھر اسی ووٹ بینک کے لیے خوشامد کے راستے پر ہے۔وندے ماترم کے ٹکڑے کرنے کی غلطی ایک بار ہو چکی اور ملک اس کے نتائج بھگت چکا ہے۔ ہم وطنوں سے یہ اپیل ہے کہ متحد ہو کر کانگریس کی اس خوشامد پسندی کے خلاف آواز بلند کریں۔قابل ذکر ہے کہ کانگریس نے بدھ کو ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ کے بعد کہا کہ وندے ماترم کے معاملے پر پارٹی اپنے پرانے موقف پر ہی قائم ہے۔

راجیو گاندھی کو 82ویں یوم پیدائش پر کانگریس لیڈران نے خراجِ عقیدت پیش کیا

'آپ کے خوابوں کا ہندوستان بنانے کا عزم ہمیشہ میری رہنمائی کرتا رہے گا'

سونیا گاندھی کی خودنوشت پر راہل، پرینکا کا جذباتی پیغام، کہا-'پاپا اپنی خوبصورت سونیا کو فخر سے دیکھ رہے ہوں گے'

نئی دہلی،(ایجنسی) کانگریس پارلیمانی پارٹی کی لیڈر سونیا گاندھی، پارٹی صدر ملیکارجن کھرگے، سابق صدر راہل گاندھی سمیت کانگریس کے کئی سینئر لیڈران نے جمعرات کو سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی کے 82 ویں یومِ پیدائش پر ان کی یادگار ویر بھومی پر پھول پیش کر کے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔سابق وزیرِ اعظم کی یادگار پر مسٹر کھرگے، محترمہ گاندھی، اور ان کے بیٹے راہل گاندھی کے علاوہ ان کی بیٹی پرینکا گاندھی واڈرا اور ان کے شوہر رابرٹ واڈرا نے بھی راجیو گاندھی کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔مسٹر گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے والد راجیو گاندھی کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ آج جب ملک بھر میں نوجوانوں کے درمیان بڑھتی ہوئی بے چینی اور ہلچل کو دیکھا جا رہا ہے، تب یہ یاد کرنا اہم ہے کہ سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی نے نوجوانوں اور ملک کے مستقبل کے حوالے سے کئی اہم اقدامات اٹھائے تھے۔

انہوں نے کہا کہ راجیو گاندھی نے آئین میں ترمیم کر کے ووٹ ڈالنے کی کم از کم عمر 21 سال سے گھٹا کر 18 سال کی اور 18 سال کے نوجوانوں کو حقِ رائے دہی دیا۔مسٹر راجیو گاندھی نے سوامی وویکانند کے یوم پیدائش 12 جنوری کو نیشنل یوتھ ڈے قرار دیا تھا اور 1988 میں نئی تعلیمی پالیسی نافذ کی، جس کے تحت ملک بھر میں نوودیہ ودیالیہ کا نیٹ ورک قائم کرنے سمیت کئی نئی کوششیں کی گئیں۔انہوں نے کہا کہ راجیو گاندھی نے ملک کے تمام اضلاع کو کور کرنے والے نہرو یوتھ سینٹر آرگنائزیشن کی بنیاد رکھی، جس کا نام اب بدل کر میرا یووا بھارت کر دیا گیا ہے۔کانگریس لیڈر نے کہا کہ راجیو گاندھی نے ہندستان کو فیصلہ کن طور پر انفارمیشن ٹیکنالوجی کے دور میں پہنچایا، جس سے روزگار کے لاکھوں نئے مواقع پیدا ہوئے۔مسٹر گاندھی نے مزید لکھا:"ہندستانیوں کے درمیان خیر سگالی، ہر دل میں ہمدردی اور ہر شہری کو انصاف و جمہوریت میں مساوی حقوق۔ پاپا، آپ کی یہ تعلیمات میری طاقت ہیں اور آپ کی یادیں میری ہمت۔آپ کے خوابوں کا ہندستان بنانے کا عزم ہمیشہ میری رہنمائی کرتا رہے گا۔"

کانگریس رہنما راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی نے اپنے والد اور سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی کے 82ویں یوم پیدائش کے موقع پر اپنی والدہ سونیا گاندھی کی آنے والی خودنوشت 'بیلانگنگ: اے جرنی آف لوُ' کے حوالے سے جذباتی پیغامات شیئر کیے ہیں۔دونوں نے سونیا گاندھی کی زندگی، ان کی جدوجہد اور راجیو گاندھی کے ساتھ ان کے رشتے کو یاد کرتے ہوئے کتاب کو سراہا۔راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر سونیا گاندھی کے جوانی کے دور کی تصویر کے ساتھ کتاب کا سرورق شیئر کیا۔انہوں نے اپنی والدہ سے مخاطب ہوتے ہوئے لکھا کہ انہوں نے سونیا اور راجیو گاندھی کو آخری بار 35 سال سے زیادہ عرصہ قبل ایک ساتھ دیکھا تھا۔ راجیو گاندھی کے انتقال کے بعد سے انہوں نے اپنی والدہ کو زندگی کی جانب سے درپیش ہر مشکل کا سامنا مسلسل ہمت اور وقار کے ساتھ کرتے دیکھا ہے۔

راہل گاندھی نے لکھا کہ صرف وہ اور پرینکا ہی جانتے ہیں کہ ان کی والدہ نے کن حالات کا سامنا کیا اور راجیو گاندھی کے بعد ان کی زندگی کتنی مشکل رہی۔انہوں نے کہا کہ انہیں خوشی اور فخر ہے کہ سونیا گاندھی کی کہانی اب ان لاکھوں لوگوں تک پہنچے گی جو ان سے محبت کرتے ہیں۔راہل نے مزید کہا کہ وہ جانتے ہیں کہ سونیا گاندھی جیسی نجی زندگی پسند کرنے والی شخصیت کے لیے اپنی خوبصورت کہانی دنیا کے سامنے بیان کرنا کتنا مشکل رہا ہوگا۔انہوں نے جذباتی انداز میں لکھا،"آج، ان کی سالگرہ پر، میں پاپا کو مسکراتے ہوئے اور اپنی خوبصورت سونیا کو فخر سے دیکھتے ہوئے دیکھ سکتا ہوں۔"

دوسری جانب پرینکا گاندھی نے بھی سونیا گاندھی کی خودنوشت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ راجیو گاندھی اپنی سالگرہ کے موقع پر اپنی اہلیہ کو اتنے دل اور ایمانداری کے ساتھ اپنی کہانی لکھنے پر خاص طور پر فخر محسوس کرتے۔ پرینکا نے راجیو اور سونیا گاندھی کے رشتے کو "ہمارے عہد کی عظیم ترین محبت کی کہانیوں میں سے ایک" قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اس رشتے کو قریب سے دیکھنے کا اعزاز حاصل رہا ہے اور انہیں خوشی ہے کہ کتاب کے ذریعے لوگ ان کی والدہ کو حقیقت میں جان سکیں گے۔انہوں نے سونیا گاندھی کو ایک بہادر، وفادار اور ہمدرد خاتون قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ انتہائی مضبوط بھی ہیں اور جب چاہیں تو بہت خوش مزاج اور مزاحیہ بھی۔ پرینکا نے کہا کہ سونیا گاندھی کی زندگی اپنے شوہر اور اپنے ملک سے ان کی محبت کی گواہی ہے۔ انہوں نے آخر میں اپنی والدہ سے مخاطب ہو کر لکھا،"لو یو، ماں، اور مجھے آپ پر بہت، بہت فخر ہے۔"خیال رہے کہ سونیا گاندھی کی 544 صفحات پر مشتمل خودنوشت 'بیلانگنگ: اے جرنی آف لوُ' 10 نومبر 2026 کو ہارڈ کور ایڈیشن میں شائع ہوگی۔ امریکی پبلشر الفریڈ اے نوف کے مطابق کتاب کا آڈیو ایڈیشن بھی پینگوئن رینڈم ہاؤس کی جانب سے جاری کیا جائے گا۔کتاب میں سونیا گاندھی کے جنگ کے بعد کے اٹلی میں بچپن، کیمبرج میں 19 سال کی عمر میں راجیو گاندھی سے ملاقات اور محبت، ہندوستان آمد، خاندانی زندگی اور ان سانحات کا ذکر ہے جنہوں نے ان کی زندگی کا رخ بدل دیا۔خودنوشت میں سونیا گاندھی کی راجیو گاندھی کی والدہ اور ہندوستان کی پہلی خاتون وزیر اعظم اندرا گاندھی سے ملاقات، سیاست میں ان کی ہچکچاہٹ کے باوجود قدم رکھنے اور بعد میں انڈین نیشنل کانگریس کی طویل عرصے تک صدر رہنے کے سفر کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

'مودی حکومت یا پھراَن پڑھ حکومت'

چینی کی بڑھتی ہوئی قیمت پر اروند کیجریوال کا سخت ردعمل

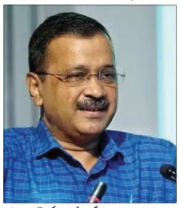

نئی دہلی،(ایجنسی) ملک بھر میں چینی کی قیمت آسمان چھو رہی ہے۔محض 17 دنوں کے اندر چینی کی قیمت میں تقریباً 20 روپے کا اضافہ ہوا ہے۔چینی کی بڑھتی ہوئی قیمت پر دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اور عآپ رہنما اروند کیجریوال کا سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔اس حوالے سے انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک ویڈیو پوسٹ کی۔ انہوں نے کہا کہ"مودی حکومت یا پھراَن پڑھ حکومت... یہ لوگ غیر ملکی زرمبادلہ بچانے کے لیے گنّے سے ایتھنول بنا رہے تھے۔اب ملک میں چینی کی کمی ہو گئی ہے اور صرف 17 دنوں میں قیمت 20 روپے بڑھ گئی ہے۔اب حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ وہی غیر ملکی زرمبادلہ پھونک کر چینی درآمد کرنے کی نوبت آ گئی ہے۔یہ حکومت ہے یا مذاق؟" ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق چینی کی قیمت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔چینی کی سالانہ گھریلو کھپت 280 لاکھ ٹن کے قریب ہے۔ 31 جولائی کو چینی کی قیمت ہول سیل میں 44 روپے فی کلوگرام جبکہ ریٹیل میں 46 روپے فی کلوگرام فروخت ہو رہی تھی۔یکم اگست کو ہول سیل کی قیمت 46 روپے ہوئی اور ریٹیل کی قیمت 47 روپے پہنچ گئی۔اس کے بعد سے چینی کی قیمت میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا۔ 20 اگست کو چینی کی قیمت ہول سیل میں 60 روپے فی کلوگرام اور ریٹیل میں 65 روپے فی کلوگرام پہنچ گئی ہے۔پورے ملک میں چینی کی اوسط مِل قیمت 5500-5400 روپے فی کوئنٹل کی اب تک کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی۔قابل ذکر ہے کہ ایک سال قبل چینی کی مِل قیمت 3900 روپے فی کوئنٹل تھی، جس سے پتہ چلتا ہے کہ سالانہ بنیاد پر اس میں بھاری اضافہ ہوا ہے۔ وزارت برائے صارفین امور کے اعداد و شمار کے مطابق مِل کی سطح پر قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ہی چینی کی اوسط خوردہ قیمت بھی 13 فیصد بڑھ کر 18 اگست کو 52.3 روپے فی کلوگرام ہو گئی، جو ایک سال قبل 46.34 روپے فی کلوگرام تھی۔

پاکستان ہائی کمیشن احاطے میں غیر قانونی تعمیر منہدم کی گئی

نئی دہلی، (یواین آئی) پاکستان ہائی کمیشن کے یہاں چانکیہ پوری میں واقع احاطے سے متصل غیر قانونی تعمیر کو جمعرات کو مسمار کر دیا گیا۔اس کے علاوہ کمیشن کے سامنے سکیورٹی انتظامات کے لیے طویل عرصے سے لگائے گئے بیری کیڈز اور تار بندی کو بھی ہٹا دیا گیا ہے۔ ہائی کمیشن نے اصل احاطے سے لگے علاقے میں غیر قانونی تعمیر کر کے ویزا اسکیشن اور دیگر کاموں کے لیے ڈھانچے بنائے ہوئے تھے۔ تاہم ہائی کمیشن کے مرکزی اور اصل احاطے میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے۔

عصمت دری معاملہ

ترون تیج پال نے بامبے ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں کیا چیلنج

نئی دہلی: تہلکہ میگزین کے سابق ایڈیٹر ترون تیج پال نے اپنی سابق ساتھی کے ساتھ عصمت دری کے معاملے میں بامبے ہائی کورٹ کی جانب سے سنائی گئی 10 سال کی سزا کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ اس معاملے میں گوا حکومت نے بھی سپریم کورٹ سے رجوع کرتے ہوئے ہائی کورٹ کی جانب سے دی گئی سزا کو ناکافی قرار دیتے ہوئے مزید سخت سزا دینے کی اپیل کی ہے۔ترون تیج پال نے اپنی درخواست میں بامبے ہائی کورٹ کے 6 اگست 2026 کے فیصلے اور اس کے تحت سنائی گئی 10 سال کی سخت قید کی سزا کو چیلنج کیا ہے۔اس کے ساتھ ہی وہ ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو بھی چیلنج کر رہے ہیں جس میں انہیں 2013 کے اس معاملے میں قصوروار قرار دیا گیا ہے۔یہ معاملہ نومبر 2013 میں سامنے آیا تھا۔ ترون تیج پال پر الزام تھا کہ انہوں نے گوا کے ایک لگژری ہوٹل کی لفٹ میں اپنی ایک جونیئر خاتون ساتھی کے ساتھ عصمت دری کی۔شکایت کے بعد گوا پولیس نے ان کے خلاف عصمت دری سمیت مختلف دفعات کے تحت مقدمہ

درج کیا تھا۔ پولیس نے نومبر 2013 میں انہیں گرفتار بھی کیا تھا۔اس معاملے کی سماعت مپوسا کی سیشن عدالت میں ہوئی۔ مئی 2021 میں عدالت نے ثبوتوں کی کمی کا حوالہ دیتے ہوئے ترون تیج پال کو تمام الزامات سے بری کر دیا تھا۔ اس فیصلے کے خلاف گوا حکومت نے بامبے ہائی کورٹ سے رجوع کیا تھا۔

ہائی کورٹ نے تقریباً پانچ سال بعد 6 اگست 2026 کو نچلی عدالت کے فیصلے کو پلٹ دیا اور ترون تیج پال کو قصوروار قرار دیا۔عدالت نے تعزیرات ہند کی مختلف دفعات کے تحت انہیں 10 سال کی سخت قید اور جرمانے کی سزا سنائی۔ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد گوا حکومت نے بھی سپریم کورٹ کا رخ کیا۔18 اگست کو دائر اپنی درخواست میں ریاستی حکومت نے موقف اختیار کیا کہ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے 10 سال کی سزا کافی نہیں ہے۔حکومت نے سپریم کورٹ سے ترون تیج پال کو مزید سخت سزا دینے کی درخواست کی ہے۔اب اس معاملے میں سپریم کورٹ کے سامنے دونوں فریقوں کی اپیلیں ہوں گی۔ایک جانب ترون تیج پال ہائی کورٹ کے فیصلے کو منسوخ کرنے اور 10 سال کی سزا سے راحت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے، جبکہ دوسری جانب گوا حکومت سزا میں اضافے کا مطالبہ کرے گی۔ 2013 میں یہ معاملہ سامنے آنے کے بعد ترون تیج پال کو شدید قانونی اور عوامی تنقید کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس وقت وہ تحقیقاتی صحافت کے لیے معروف میگزین تہلکہ کے ایڈیٹر تھے۔کیس میں طویل قانونی کارروائی کے بعد مئی 2021 میں نچلی عدالت سے بری ہونے کے باوجود معاملہ اپیل کے مرحلے میں جاری رہا اور بالآخر اگست 2026 میں بامبے ہائی کورٹ نے انہیں قصوروار قرار دیتے ہوئے سزا سنائی۔

وندے ماترم پر تازہ سیاسی تنازع کے درمیان کانگریس نے 12 تاریخی دستاویزات جاری کیں

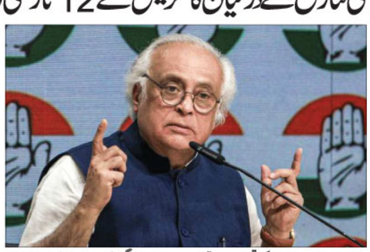

نئی دہلی، (یواین آئی) کانگریس کے جنرل سکریٹری انچارج مواصلات جے رام رمیش نے جمعرات کو "وندے ماترم" پر 12 تاریخی خطوط، نوٹس اور قراردادوں کا ایک مجموعہ جاری کیا اور کہا کہ یہ دستاویزات قومی ترانے کے بارے میں وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کے حامیوں کی طرف سے پھیلائی جانے والی "غلط معلومات" کا مقابلہ کرنے میں مدد کریں گی۔سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں رمیش نے کہا کہ اس مجموعے میں تحریک آزادی اور ابتدائی جمہوریہ ہند کی کئی اہم شخصیات کے تحریری مواد اور خط و کتابت کو ایک ساتھ لایا گیا ہے، جن میں مہاتما گاندھی، جواہر لال نہرو، سردار ولبھ بھائی پٹیل، راجیندر پرساد، سبھاش چندر بوس، رابندر ناتھ ٹیگور، سی گوپالا چاری اور جے بی کرپلانی شامل ہیں۔ رمیش نے کہا،"وزیر اعظم اور ان کے حامیوں کی طرف سے پھیلائی جانے والی تمام غلط معلومات کو دور کرنے کے لیے، یہ انڈین ریپبلک کے کئی بانیوں کے تحریر کردہ 12 خطوط اور نوٹس کا ایک مجموعہ ہے، جس میں وندے ماترم پر ان کے افکار کو دستاویزی شکل دی گئی ہے۔ستمبر 1937 سے جولائی 1939 تک کی یہ دستاویزات اس دور کا احاطہ کرتی ہیں جب قومی تحریک کے اندر"وندے ماترم" گانے کی جگہ اور طریقہ کار پر بحث ہو رہی تھی۔

یہ خط و کتابت کانگریس رہنماؤں اور دیگر ممتاز شخصیات کے درمیان اس گیت کی تاریخی اہمیت، آزادی کی جدوجہد میں اس کے کردار اور اس کے اصل متن کے کچھ حصوں کے بارے میں خدشات پر بات چیت کی عکاسی کرتی ہے۔ اس مجموعے کا آغاز راجیندر پرساد کی طرف سے 28 ستمبر 1937 کو سردار پٹیل کو لکھے گئے خط سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد اسی سال اکتوبر میں سبھاش چندر بوس اور رابندر ناتھ ٹیگور کے درمیان خط و کتابت کا تبادلہ ہوا، جس میں بوس کا ٹیگور کو 16 اکتوبر کا خط اور ٹیگور کا 19 اکتوبر کا جواب شامل ہے۔

اس مجموعے میں بوس اور نہرو کے درمیان تبادلہ کیے گئے خطوط بھی شامل ہیں۔ بوس نے 17 اکتوبر 1937 کو نہرو کو لکھا اور نہرو نے 20 اکتوبر کو جواب دیا۔ ٹیگور کا نہرو کو 26 اکتوبر کا لکھا گیا خط بھی شامل ہے۔کلیدی دستاویزات میں 28 اکتوبر 1937 کو کولکتہ میں منظور کی گئی" بندے ماترم" پر کانگریس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد ہے۔ یہ قرارداد اس گیت پر کانگریس کی غور و فکر اور ان حالات کا ایک اہم تاریخی ریکارڈ ہے جن میں اسے گایا یا استعمال کیا جا سکتا تھا۔اس کے بعد یہ مجموعہ جنوری 1939 کی خط و کتابت پر منتقل ہوتا ہے۔اس میں 2 جنوری کے مہاتما گاندھی کے ایک نوٹ سے متعلق جے بی کرپلانی کا سی گوپالا چاری کو لکھا گیا خط شامل ہے، جس کے بعد 7 جنوری کو گوپالا چاری کا پٹیل کو لکھا گیا خط ہے۔ گووند ولبھ پنت کا نہرو کو 8 جنوری کا خط اور نہرو کا 16 جنوری کا جواب بھی اس مجموعے کا حصہ ہے۔ آخری دستاویز مہاتما گاندھی کا ایک نوٹ ہے جو یکم جولائی 1939 کو ہفت روزہ ہریجن میں شائع ہوا تھا۔رمیش کا یہ قدم وندے ماترم" کی تاریخ، علامت اور استعمال کے حوالے سے ایک نئے سیاسی مقابلے کے درمیان سامنے آیا ہے، جس میں کانگریس اور بی جے پی تحریک آزادی کے واقعات اور فیصلوں کی مختلف تشریحات پیش کر رہی ہیں۔ بنکم چندر چٹوپادھیائے کا لکھا ہوا اور ان کے ناول آنند مٹھ میں شامل یہ گیت ہندوستان کی قوم پرست تحریک کے اہم نعروں میں سے ایک بن گیا۔ آزادی کے بعد وندے ماترم"کو قومی گیت کا درجہ دیا گیا، جبکہ جن گن من"کو قومی ترانے کے طور پر اپنایا گیا۔

سیوا بھاؤ اور کرتویہ بودھ کو اپنا رہنما اصول بنائیں: نائب صدر

نئی دہلی، (یواین آئی) نائب صدر جمہوریہ سی پی رادھا کرشنن نے آج مسوری میں واقع لال بہادر شاستری نیشنل اکیڈمی آف ایڈمنسٹریشن (ایل بی ایس این اے اے) میں 2024 بیچ کے آئی اے ایس افسران کی تربیت کے دوسرے مرحلے کی اختتامی تقریب سے خطاب کیا۔تربیت کی کامیاب تکمیل پر زیرِ تربیت افسران کو مبارکباد دیتے ہوئے نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ سول سروسز نے ملک کی ترقی میں بے پناہ کردار ادا کیا ہے اور وہ پالیسی سازی اور اس پر نچلی سطح تک عمل درآمد کے درمیان ایک اہم رابطے کا کام کرتی ہیں۔وکست بھارت 2047 کے سفر کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر سی پی رادھا کرشنن نے افسران پر زور دیا کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ترقی آخری فرد تک پہنچے اور اس میں سب کو شامل کیا جائے۔ انہوں نے افسران سے کہا کہ "سیوا بھاؤ اور کرتویہ بودھ" کو اپنا رہنما اصول بنائیں۔ٹیم ورک کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے نائب صدر جمہوریہ نے نوجوان افسران سے کہا کہ وہ انفرادی یا گروپ کی کامیابی کے بجائے ٹیم کی مجموعی بہترین کارکردگی کے لیے کوشش کریں۔

دہلی بن گئی جرائم کی راجدھانی: عآپ

نئی دہلی، (یو این آئی) عام آدمی پارٹی (عآپ) نے کلیان پوری میں 22 سالہ نوجوان جے سنگھ کے چاقو مار کر قتل کے معاملے میں دہلی کی امن و امان کی صورتحال پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت کو گھیرا ہے۔عآپ کے دہلی پردیش صدر سوربھ بھاردواج نے جمعرات کو الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت کے دور میں دہلی جرائم کی راجدھانی بن گئی ہے۔انہوں نے کہا کہ دہلی پولیس جرم روکنے میں ناکام ہے، جبکہ عآپ کے ارکان اسمبلی جب امن و امان کے مسائل اٹھاتے ہیں تو ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔کونڈلی کے عآپ رکن اسمبلی کلدیپ کمار نے کہا کہ کلیان پوری میں یوم آزادی کے بعد صفائی ملازم انل کے قتل کے کچھ ہی دنوں بعد ایک اور نوجوان کا قتل ہونا تشویش ناک ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ دارالحکومت میں مسلسل قتل اور دیگر جرائم کے واقعات ہو رہے ہیں اور کیا دہلی اب محفوظ نہیں رہی۔

انہوں نے بتایا کہ انہوں نے متوفی جے سنگھ کے اہل خانہ سے ملاقات کر کے ان کے دکھ میں شریک ہوئے۔اہل خانہ نے الزام لگایا کہ پولیس نے ان کی مرضی کے خلاف لاش کا پوسٹ مارٹم کرایا۔کلدیپ نے الزام لگایا کہ کلیان پوری کی جھگیوں اور بستیوں میں ڈرگز، گانجہ اور دیگر نشیلی اشیاء کھلے عام فروخت ہو رہی ہیں۔

سیتارمن نے سنگاپور کے وزیر مملکت برائے مالیات جیفری سیو کے ساتھ کی میٹنگ

نئی دہلی/ سنگاپور، (یواین آئی) خزانہ و کارپوریٹ امور کی مرکزی وزیر نرملا سیتارمن نے بدھ کو چوتھی ہند-سنگاپور وزارتی گول میز میٹنگ (آئی ایس ایم آر) کے موقع پر وہاں سنگاپور کے وزیر ٹرانسپورٹ اور وزیر مملکت برائے مالیات جیفری سیو سے الگ سے ملاقات کی۔وزارت خزانہ کے مطابق دونوں وزراء نے باہمی مفاد کے امور اور ہندستان اور سنگاپور کے درمیان معاشی و مالیاتی تعاون کو مزید مضبوط کرنے کے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا۔ وزارت کے مطابق یہ میٹنگ دونوں ممالک کے درمیان معاشی تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کی وسیع تر کوششوں کا حصہ تھی۔اس سے پہلے خزانہ اور کارپوریٹ امور کی مرکزی وزیر نرملا سیتارمن نے آج ہی وہاں کے وزیر اعظم لارنس وونگ سے ملاقات کی۔اس ملاقات میں ان کے ساتھ وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر، وزیر تجارت و صنعت پیوش گوئل اور وزیر مملکت برائے الیکٹرانکس و آئی ٹی اور تجارت و صنعت جتن پرساد بھی موجود تھے۔دونوں فریقین کے رہنماؤں نے اس موقع پر ہند-سنگاپور جامع اسٹریٹجک شراکت داری کے جامع منصوبے کو نافذ کرنے میں ہوئی پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا۔ساتھ ہی، انہوں نے معاشی تعاون، ڈیجیٹلائزیشن، کنیکٹیویٹی، ہنرمندی کے فروغ اور پائیداری جیسے شعبوں میں باہمی تعاون کو مزید مضبوط کرنے کے طریقوں پر بھی بات چیت کی۔

پی ایم فصل بیمہ یوجنا بہار میں نافذ ہوگی، فصل کو نقصان کی صورت میں کسانوں کو تحفظ ملے گا: شیوراج

پٹنہ، (یواین آئی): زراعت و کسان بہبود اور دیہی ترقی کے مرکزی وزیر شیوراج سنگھ چوہان نے کہا ہے کہ پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا اب بہار میں نافذ کی جائے گی۔اس سے کسانوں کو سیلاب، خشک سالی، بارش یا کسی بھی قدرتی آفت سے فصل کو ہونے والے نقصان کے خلاف تحفظ ملے گا۔یہ اطلاع ایک سرکاری بیان میں دی گئی۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ مسٹر چوہان نے غریب خاندانوں کے لیے 11 لاکھ 18 ہزار 937 پکے مکانات کی منظوری اور 427,13 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کا بھی اعلان کیا۔مسٹر چوہان نے کہا کہ یہ صرف مکانات فراہم کرنے کی اسکیم نہیں، بلکہ غریب خاندانوں کی زندگی میں عزت اور تحفظ شامل کرنے کی ایک مہم ہے۔انہوں نے بتایا کہ بہار کے لیے اب تک 24 لاکھ 30 ہزار 327 مکانات منظور کیے جا چکے ہیں۔ان مکانات پر مجموعی طور پر 164,29 کروڑ روپے خرچ کیے گئے ہیں۔مرکزی وزیر مسٹر چوہان نے کہا کہ یہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ مرکزی حکومت غریبوں کے لیے صرف اعلانات نہیں کرتی بلکہ زمینی سطح پر بھی کام کرتی ہے۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں اسکیموں کی رقم پوری شفافیت کے ساتھ براہِ راست مستحقین تک پہنچائی جا رہی ہے۔فصل بیمہ کے بارے میں معلومات دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر فصل خراب ہوتی ہے تو کسان کو اس کا معاوضہ دیا جائے گا۔اس سے کھیتی باڑی میں غیر یقینی صورت حال کم ہوگی اور کسان فصل کے نقصان کی فکر سے آزاد ہو کر کاشت کاری کر سکیں گے۔ ریاست میں طویل عرصے سے اس طرح کے تحفظ کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔اب فصل بیمہ نافذ ہونے سے کسان پہلے کے مقابلے زیادہ اعتماد کے ساتھ کاشت کاری کر سکیں گے۔مسٹر چوہان نے یہ بھی کہا کہ مرکز اور ریاست مل کر زراعت کو منافع بخش بنانے کی سمت میں کام کر رہے ہیں۔ فصل بیمہ کے ساتھ ساتھ فصلوں کی خرید، امدادی نظام اور ٹیکنالوجی کو بھی مضبوط کیا جا رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ کسان مضبوط ہوگا تو گاؤں مضبوط ہوگا اور گاؤں مضبوط ہوگا تو بہار مضبوط ہوگا۔وزیر موصوف نے خواتین کو بااختیار بنانے پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں لاکھوں خواتین خود امدادی گروپوں کے ذریعے آگے بڑھ رہی ہیں۔ ان میں بڑی تعداد اب 'لکھ پتی دیدی' بن چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کی آمدنی بڑھانا حکومت کی ترجیح ہے اور خود روزگار، گروپ پر مبنی کام اور بینکوں سے وابستگی کے ذریعے دیہی خواتین اپنی نئی شناخت بنا رہی ہیں۔مسٹر چوہان نے کہا کہ خواتین کے تیار کردہ مصنوعات کے لیے بازار فراہم کرنا بہت ضروری ہے۔اسی وجہ سے ہر ضلع میں 'دِشی مارٹ' جیسا نظام ہونا چاہیے، تاکہ جیویکا دیدیوں اور خواتین کے گروپوں کی مصنوعات کو مناسب پلیٹ فارم مل سکے۔مسٹر چوہان نے بہار میں کسان شناختی کارڈ (فارمر آئی ڈی) کی پیش رفت کی بھی تعریف کی۔

نقلی کینسر ادویات کے بین ریاستی ریکیٹ کا پردہ فاش، 17 ملزمان گرفتار

نئی دہلی،(یواین آئی) دہلی پولیس کی کرائم برانچ نے کینسر کی نقلی اور غیر قانونی ادویات کا کالا کاروبار کرنے والے ایک بڑے بین ریاستی گروہ کا پردہ فاش کرتے ہوئے 17 ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔اس گروہ میں اسپتال کے ملازمین، فارماسسٹ اور دوا تاجر شامل ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ چھ ریاستوں میں پھیلا یہ نیٹ ورک نقلی سپلائرز کے ذریعے مہنگی کینسر کی ادویات حاصل کرتا تھا، اسپتالوں سے مریضوں کے لیے آئی ادویات کو کسی اور کو منتقل کر دیتا تھا اور سرکاری اسپتالوں کو سپلائی کی گئی ادویات کو باہر بیچ دیتا تھا۔ اس کے لیے وہ کئی ریاستوں میں پھیلے بچولیوں کے ایک سلسلے کا استعمال کرتے تھے۔تفتیش کے دوران پولیس نے کینسر مخالف دوا کی 588 شیشیاں، 3,000 سے زیادہ دیگر ادویات، تقریباً 50 لاکھ روپے نقد اور لین دین کے ریکارڈ برآمد کیے ہیں۔ پولیس حکام نے بتایا کہ جون میں مہنگی کینسر مخالف ادویات کے کاروبار سے جڑے ایک منظم نیٹ ورک کے بارے میں معلومات ملی تھیں، جس کے بعد گزشتہ ماہ کرائم برانچ کے انٹر اسٹیٹ سیل نے معاملہ درج کیا۔ دہلی پولیس نے ڈرگ کنٹرول حکام اور مقامی پولیس کے ساتھ مل کر دہلی اور نوی ممبئی میں کئی مقامات پر چھاپے مارے۔ برآمد شدہ ادویات میں ڈارزالیکس، کیٹروڈا، امفنزی، ارٹکلس، گیزیوا، باوینسیو اور ایڈسیٹریس جیسی مہنگی کینسر ادویات شامل تھیں، جن کا استعمال عام طور پر مختلف قسم کے کینسر کے علاج میں کیا جاتا ہے۔

تفتیش کاروں نے بتایا کہ ادویات کو بروکرز اور دوا تاجروں کے نیٹ ورک کے ذریعے آگے بھیجنے سے پہلے مکانات اور دیگر مقامات پر رکھا جاتا تھا۔ پولیس نے کہا کہ ادویات کے ذرائع کو چھپانے کے لیے، ملزمان اصلی دوا کے ڈبوں کو دوبارہ استعمال کرتے تھے اور ایسیٹون جیسے کیمیکل کا استعمال کر کے بیچ نمبر، قیمت کے لیبل اور دیگر نشانات ہٹا دیتے تھے۔ پولیس نے ملزمان کے پاس سے تھرموکول باکس، ببل ریپ، پیکنگ کا سامان، رجسٹر، ڈائری اور الیکٹرانک ڈیوائسز بھی برآمد کیے۔ ان چیزوں کا استعمال اس غیر قانونی کام میں کیا جاتا تھا۔

پولیس کی تفتیش میں اسپتال کے ملازمین کا بھی مبینہ کردار سامنے آیا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ گرفتار کیے گئے لوگوں میں سے کم از کم تین اسپتال میں کام کرتے تھے اور ان پر کینسر کے مریضوں کے لیے آئی ادویات کو غیر قانونی مارکیٹ میں بھیجنے میں مدد کرنے کا الزام ہے۔ ان میں سے ایک، فرید آباد کے رہنے والے جسونت شرما (42)، آنکولوجی ڈیپارٹمنٹ میں نرسنگ انچارج ہیں اور ان پر اسپتال سے کینسر مخالف دوا کی شیشیاں نکال کر بیچنے کا الزام ہے۔ ایک اور ملزم، دیپک عرف روی (33)، فرید آباد کا رہنے والا، بطور آنکولوجسٹ کے ذاتی معاون کے طور پر کام کرتا تھا اور اس پر الزام ہے کہ اس نے یہ ادویات اکٹھی کیں اور نیٹ ورک میں شامل دوسرے لوگوں تک پہنچائیں۔ پولیس نے بتایا کہ اس کے گھر سے کینسر مخالف دوا کی 108 شیشیاں اور 5.6 لاکھ روپے نقد برآمد کیے گئے۔حیدر آباد میں، پولیس نے اسپتال کی سپلائی چین سے جڑے دو اور لوگوں کو گرفتار کیا۔ان میں اسپتال میں کام کرنے والے بی فارما گریجویٹ مالوگاری سری ناتھ ریڈی (35) اور رام داس ستیش کمار (42) شامل ہیں، جنہوں نے پہلے ایک جانے مانے اسپتال میں کام کیا تھا۔

رائیڈنگ فیلڈ کی اراضی 1925 سے اے ایم یو کی ملکیت میں ہے

نگر نگم کی کارروائی بدنیتی پر محمول: یونیورسٹی انتظامیہ

علی گڑھ (ایجنسی) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو)، نگر نگم کی جانب سے 20 اگست 2026 کو رائیڈنگ فیلڈ کی اراضی پر قبضہ کئے جانے کے سلسلہ میں یہ واضح کرتی ہے کہ یہ اراضی یونیورسٹی کی قانونی ملکیت ہے اور اس کے تمام دستاویزات، ریکارڈ اور قانونی شواہد یونیورسٹی کے پاس موجود ہیں۔ 13 جون 1925 سے یہ اراضی حصول اراضی قانون 1894 کے تحت یونیورسٹی کی تحویل میں ہے اور 19 نومبر 1940 کو یونائیٹیڈ پرونس (اتر پردیش کا قدیم نام) کے گورنر نے یہ اراضی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے لئے حاصل کی۔ اس طرح یہ اراضی 1925 سے یونیورسٹی کی ملکیت میں ہے۔ واضح ہو کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی مرکزی حکومت کے ماتحت ایک خود مختار تعلیمی ادارہ ہے، چنانچہ اس کی املاک مرکزی حکومت کے تحت ہوتی ہیں۔ نگر نگم کی جانب سے یہ گمراہ کن دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ اس اراضی کو قبضہ سے آزاد کرایا گیا، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ اراضی یونیورسٹی کی ملکیت ہے جس پر نگر نگم کے ذریعہ دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے یہ بھی بتایا کہ سال 1992 میں یونیورسٹی کے ریونیو ریکارڈوں میں خفیہ طریقہ سے ہیرا پھیری کی گئی تھی، جسے کسی مجاز افسر کے حکم یا منظوری کے بغیر کیا گیا تھا۔ ایسے دستاویزات کی بنیاد پر کی گئی کارروائی سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نگر نگم کی پوری کارروائی بدنیتی پر مبنی ہے۔ سال 2003 میں اس ہیرا پھیری کا علم ہونے پر یونیورسٹی کی جانب سے ریونیو ریکارڈ میں تصحیح کے لیے مسلسل کوشش کی جا رہی ہے اور اسی کڑی میں 29 مارچ 2025 کو ریونیو ریکارڈ میں تصحیح کے لئے مجاز سطح پر قانونی طور سے اپنا دعویٰ پیش کیا تھا، جو آج بھی ایس ڈی ایم کول کے یہاں زیر التوا ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ایس ڈی ایم کول کی ہی موجودگی میں نگر نگم کی جانب سے بغیر کسی قانونی بنیاد کے عجلت میں کارروائی کرتے ہوئے یونیورسٹی کی اراضی پر قبضے کی کوشش کی جا رہی ہے، جو پوری طرح غیر آئینی اور غیر قانونی ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ 3 جنوری 2022 کو پیمائش کے بعد 6 جنوری 2022 کو تحصیلدار، قانون گو اور لیکھ پال کی مشترکہ رپورٹ میں یہ اراضی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے گھوڑ سوار فیلڈ کے نام پر درج ہے۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے نگر نگم سے فوری طور پر اس غیر قانونی کارروائی کو روکنے اور زیر التوا معاملے کا منصفانہ اور قانونی تصفیہ ہونے تک صورتِ حال کو جوں کا توں برقرار رکھنے کا مطالبہ کیا ہے۔ نگر نگم کی اس کارروائی کے خلاف اے ایم یو کے اساتذہ، ملازمین، موجودہ و سابق طلبہ میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ اے ایم یو وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے آج کے اس پورے معاملے کو نہایت سنجیدگی سے لیتے ہوئے ہر سطح پر کوششیں شروع کردی ہیں۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ وہ اپنی املاک اور ریکارڈوں کے تحفظ کے لیے تمام ضروری قانونی قدم اٹھائے گی۔ جیسے ہی یہ معاملہ یونیورسٹی کے علم میں آیا، یونیورسٹی پراکٹر پروفیسر محمد نوید خان اپنی ٹیم کے ساتھ، ممبر انچارج پراپرٹی پروفیسر محمد آصف، پراپرٹی آفیسر محمد عارف اپنی ٹیم کے ساتھ موقع پر پہنچے اور اپنا موقف پیش کرتے ہوئے اس نامناسب کارروائی کی مخالفت کی۔ بعد ازاں یونیورسٹی کے مذکورہ بالا حکام نے نگر آیکت اور ایس ڈی ایم سے ملاقات کر کے یونیورسٹی کا موقف ان کے سامنے پیش کیا۔ اموٹا کے صدر پروفیسر طفیل احمد اور سکریٹری مسٹر اشرف متین بھی اس موقع پر یونیورسٹی عہدیداران کے ساتھ موجود تھے۔

چمپت رائے نے مندر تعمیر کمیٹی کے سربراہ نرپیندر مشرا پر لگائے سنگین الزامات

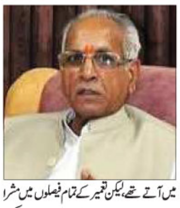

ایودھیا:20 اگست (پی این ایس) اتر پردیش کے ایودھیا میں رام مندر چندہ چوری کا معاملہ ان دنوں سرخیوں میں ہے۔ اب اس معاملہ میں رام مندر تیرتھ کشیتر ٹرسٹ کے سابق جنرل سکریٹری چمپت رائے نے مندر تعمیر کمیٹی کے سربراہ اور سابق آئی اے ایس نرپیندر مشرا سے متعلق حیران کرنے والے دعوے کیے ہیں۔ چمپت رائے نے 9 صفحات میں 33 نکات پر مشتمل ایک بیان جاری کیا ہے، جس میں کئی اہم انکشافات کیے گئے ہیں۔ چمپت رائے نے اپنے بیان میں الزام عائد کیا ہے کہ مندر کی تعمیر میں وہی سب ہوا جو نرپیندر مشرا نے چاہا۔ 2019 میں سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بعد سے لے کر آج تک کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے چمپت رائے نے دعویٰ کیا ہے کہ تعمیر کے لیے کون سی کمپنی کام کرے گی اور معمار کون ہوگا، یہ سبھی فیصلے نرپیندر مشرا نے کیے۔ انھوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ کئی معاملات میں ایسا بھی ہوا کہ نرپیندر مشرا کے علاوہ کسی اور کے فیصلے یا مشورے کو اہمیت نہیں دی گئی۔ انھوں نے واضح لفظوں میں کہا کہ مندر کی تعمیر سے متعلق تمام فیصلوں میں نرپیندر مشرا ہی اہم رہے۔ مشرا کے کہنے پر ہی ایل اینڈ ٹی کو تعمیر کے لیے منتخب کیا گیا۔ سابق جنرل سکریٹری نے کہا کہ نرپیندر مشرا کے ساتھ انوپ متل میٹنگ میں آتے تھے، لیکن تعمیر کے تمام فیصلوں میں مشرا ہی اہم رہے۔ اپنے بیان میں چمپت رائے کہتے ہیں کہ سپریم کورٹ کی ہدایت پر ہی حکومت ہند نے 'رام جنم بھومی تیرتھ کشیتر' کے نام سے آزاد ٹرسٹ بنایا، جس میں 15 ٹرسٹی لکھے گئے۔ ایک ٹرسٹی نرموہی اکھاڑہ کی ایودھیا میٹنگ کے لیے محفوظ رکھا گیا، ایک ٹرسٹی درج فہرست ذات وقبائل کے لیے محفوظ رکھا گیا۔ مقامی ضلع مجسٹریٹ، اتر پردیش حکومت اور حکومت ہند کے ایک ایک نمائندے جو آئی اے ایس افسر ہیں، عہدے کے اعتبار سے ٹرسٹی بنائے گئے، حکومت ہند کے مشورے پر ایک عہدے کے اعتبار سے ٹرسٹی سینئر انتظامی افسر کو ٹرسٹی بنایا گیا، انہیں مندر تعمیر کمیٹی اور مندر سے متعلق تمام کاموں کے انتظام کی کمیٹی کا صدر بنایا گیا۔ آج اسی عہدے پر نرپیندر مشرا ہیں۔ ان کے علاوہ سینئر وکیل کیشو پاراسرن بانی ٹرسٹی ہیں، اڈوپی، پونے، پریاگ راج، ہریدوار سے ایک ایک سنت، ایودھیا سے ایک سنت اور دیگر 3 ٹرسٹی بنائے گئے۔ چمپت رائے آگے لکھتے ہیں کہ نرپیندر مشرا کے مشوروں کی بنیاد پر ہی لارسن اینڈ ٹوبرو کو مندر کی تعمیر کے لیے منتخب کیا گیا اور اسی سطح کی ادارہ جاتی حیثیت رکھنے والی پروجیکٹ مینجمنٹ کنسلٹنٹ (پی ایم سی) ہونی چاہیے، اس لیے ٹاٹا (ٹی سی ای) کو منتخب کیا گیا۔ مندر کے معمار احمد آباد کے رہنے والے چندر کانت بھائی سومپورا کا انتخاب آنجہانی اشوک سنگھل نے 1986 میں کیا تھا، انھی کو برقرار رکھا گیا اور دیگر عمارتوں کی تعمیر کے لیے نوئیڈا کی فرم ڈیزائن ایسوسی ایٹ کو نرپیندر مشرا نے ہی منتخب کیا۔ اپنے تحریری بیان میں چمپت رائے نے اس بات کا بھی انکشاف کیا کہ نرپیندر نے اپنی مدد کے لیے مندر تعمیر کمیٹی میں اپنی پسند کے کچھ افراد کو شامل کیا، جن میں سے ایک کو گزشتہ 6 برسوں میں ایک یا 2 مرتبہ ہی ایودھیا بلایا گیا۔ ایک دیگر رکن سے حفاظتی کاموں سے متعلق مشورے لیے گئے۔ تیسرے رکن انوپ متل (سابق چیئرمین این بی سی سی) ہمیشہ نرپیندر کے ساتھ مندر تعمیر کمیٹی کی میٹنگ میں آتے تھے۔ یہ میٹنگ ہر ماہ ہوتی تھی، کچھ عرصے تک 15 دن میں ایک بار ہوتی رہی اور ہر فیصلہ اسی کمیٹی میں ہوتا تھا۔ ایسا ایک بھی کام نہیں ہوا، جس کا فیصلہ کمیٹی میں نہ ہوا ہو۔ اگر فیصلہ کر بھی لیا گیا تو اسے تسلیم نہیں کیا گیا۔ چمپت رائے نے الزام عائد کیا کہ مندر کی تعمیر کے تمام فیصلوں کے لیے نرپیندر مشرا نے ہمیشہ خود کو ہی اہم قرار دیا۔

سابق جنرل سکریٹری کی جانب سے یہ الزامات ایسے وقت میں لگائے گئے ہیں جب ایک طرف چندہ چوری کے معاملے میں ایس آئی ٹی کی تحقیقات جاری ہیں اور دوسری طرف نرپیندر مشرا نے مندر کی تعمیر مکمل ہونے کا وقت مارچ 2027 بتایا ہے۔ یہ بھی غور کرنے والی بات ہے کہ چندہ چوری کے معاملے میں ایک میڈیا ادارہ سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے نرپیندر مشرا نے کہا تھا کہ انہیں یہ کہنے میں کوئی جھجک نہیں کہ یہ بدانتظامی کا معاملہ ہونے کے ساتھ ساتھ ڈکیتی بھی ہے۔ مشرا نے کسی کا نام لیے بغیر یہ بھی کہا تھا کہ اپنی مرضی کے مطابق تقرریاں کی گئی ہیں۔ بہرحال، چمپت رائے کا یہ بیان اس لیے اہم ہو جاتا ہے کیونکہ گزشتہ دنوں چندہ چوری معاملہ میں ان پر سنگین الزامات لگے تھے، تاہم ایس آئی ٹی کی تحقیقات میں انہیں کلین چٹ مل گئی۔ اس کلین چٹ کے بعد انہوں نے مندر کی تعمیر اور مندر سے متعلق فیصلوں پر اپنی خاموشی توڑی ہے۔

سماجی امن اور باہمی بھائی چارے کے لیئے اسوۂ حسنہ کو اپنی عملی زندگی میں اپنانا ہوگا

امروہہ میں تعلیمات حضرت محمد پر جلسہ عام کا سلسلہ جاری، نامور مقررین پیش کرر ہے ہے بیان

امروہہ: مسلم کمیٹی امروہہ (رجسٹرڈ) کے زیرِ اہتمام ربیع الاول کے 17 روزہ پروگراموں کے سلسلے میں مراد آبادی گیٹ واقع بصری بیگم کی مسجد میں ایک جلسہ سیرت النبی کا اہتمام نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ کیا گیا۔ پروگرام کی نظامت مسلم کمیٹی کے صدر اقبال خان نے انجام دی۔ جلسے کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا، جس کے بعد نوجوان ناظم اور مقبول شاعر سید شیبان قادری، انس مرزا اور عبد المنان نے بارگاہِ رسالت میں نعتِ پاک کا نذرانہ پیش کیا۔ اجلاس میں موجود علماء اور مقررین نے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

جامعہ اسلامیہ عربیہ (جامعہ مسجد امروہہ) کے استاذ مفتی محمد مشاہد نے سیرت النبی ﷺ اور موجودہ دور میں اخلاقی اقدار کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ پیغمبرِ اسلام ﷺ کی زندگی پوری انسانیت کے لیے ہدایت اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔ آپ ﷺ کی آمد کا بنیادی مقصد حسنِ اخلاق کی تکمیل تھا، اور آپ نے اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی درگزر، عاجزی اور انصاف کا معاملہ فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ آج کے پرشور دور میں اگر ہم سماجی امن اور باہمی بھائی چارے کو بحال کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اسوۂ حسنہ کو اپنی عملی زندگی میں اپنانا ہوگا۔ آپ ﷺ کی تعلیمات صرف عبادت تک محدود نہیں بلکہ تجارت، معاشرت اور حقوقِ انسانی کے تحفظ کا ایک کامل نظام فراہم کرتی ہیں۔ مدرسہ اسلامیہ حسیمیہ (چلہ، امروہہ) کے ناظم مفتی محمد نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضورِ اکرم ﷺ صرف مسلمانوں کے لیے ہی نہیں بلکہ تمام انسانیت کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے مظلوموں کا سہارا بن کر، یتیموں کی پرورش کی، خواتین کو معاشرے میں باوقار مقام عطا کیا اور انسانیت کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر علم و ہدایت کی روشنی دی۔ انہوں نے اپیل کی کہ مسلم معاشرے کو آپ ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہوئے خدمتِ خلق، صبر اور اعلیٰ کردار کا مظاہرہ کرنا چاہیے تاکہ دنیا کے سامنے اسلام کا صحیح اور پرامن چہرہ پیش کیا جا سکے۔ جلسے کے اختتام پر ملک میں امن، بھائی چارے اور پیغمبرِ اسلام ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔

ادھار کی رقم کی واپسی کا مطالبہ کرنے پر جھوٹے مقدمے میں پھنسانے کی کوشش کا الزام

دیوبند،20 /اگست (ڈاکٹر فیروز خان) دیوی کنڈ روڈ کے رہنے والے سدھیر بھاردواج نے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کو ایک مکتوب ارسال کیا ہے، جس میں ایک خاتون پر ادھار میں دئے گئے پیسے واپس مانگنے پر جھوٹے مقدمہ میں پھنسانے کی کوشش کا الزام لگایا گیا ہے۔ مکتوب میں معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کر ملزمان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ایس ایس پی ابھینندن کو ارسال کردہ مکتوب میں، سدھیر نے کہا ہے کہ علاقے کے ایک گاؤں کے رہنے والے میاں بیوی نے اس سے تقریباً پانچ لاکھ 90 ہزار روپے ادھار لیے تھے، جب اس نے ان سے رقم کی واپسی کا مطالبہ کیا تو اسے جھوٹے SC/ST اور عصمت دری کے کیس میں پھنسانے کی دھمکی دی جا رہی ہے۔ الزام ہے کہ یہ دونوں میاں بیوی گزشتہ 14 اگست کی شام اس کے گھر آئے اور اس کی بیوی اور نابالغ بیٹیوں کے ساتھ مار پیٹ کی۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا: مفتی شہباز قاسمی

کانپور: نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مبارک زندگی پوری انسانیت کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے عبادت، اخلاق، معاشرت اور معاملات کے ساتھ حلال روزگار اور تجارت کو بھی اہمیت عطا فرمائی۔ بعثت سے قبل بھی آپ ﷺ نے تجارت فرمائی اور اپنی راست گوئی، امانت داری اور حسن معاملہ کی وجہ سے اہل مکہ میں صادق وامین کے لقب سے مشہور ہوئے۔ مذکورہ خطاب مفتی شہباز قاسمی استاذ جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور نے شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام وزیر سرپرستی مجاہد ملت قاضیٔ شہر کانپور الحاج حافظ وقاری عبد القدوس ہادی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت ونائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش وزیر نگرانی مولانا ابوبکر ہادی قاسمی کنوینر اصلاح معاشرہ کمیٹی شہری جمعیۃ علماء کانپور بمقام مسجد حسین ٹھیکیدار طلاق محل کانپور میں کیا۔ انہوں نے اسلام میں روزگار کے حوالے سے بات کرتے ہوئے مزید کہا اسلام میں تجارت کو بہت ہی اہم مقام حاصل ہے بنسبت ہیں کسی کے یہاں ملازمت کرنے سے جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ ہمارے آقا ﷺ نے بھی تجارت کی اور آپ ﷺ نے اس عمل کر پریکٹیکل کر کے بھی دکھایا۔ شروع کے دور میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تجارتی مال لے کر آپ ﷺ نے شام کا سفر بھی فرمایا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں محنت، کاروبار اور تجارت کو معیوب نہیں سمجھا گیا۔ اسلام نے تجارت کو صرف دولت کمانے کا ذریعہ نہیں بلکہ حلال رزق کے حصول اور معاشرے کی معاشی ترقی کا اہم وسیلہ قرار دیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے تجارت کو جائز قرار دیتے ہوئے فرمایا: وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا یعنی اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا۔ نبی کریم ﷺ نے تجارت میں سچائی، امانت، وعدے کی پابندی، ناپ تول میں انصاف اور خریدار کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دی۔ آپ ﷺ نے دھوکہ دہی، جھوٹ، ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی، ناجائز منافع خوری اور حرام ذرائع سے مال کمانے سے سختی سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ آج مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ تعلیم کے ساتھ حلال تجارت، صنعت، کاروبار اور خود روزگاری کی طرف بھی توجہ دیں۔ نوجوان محنت، ہنر اور جدید کاروباری طریقوں کو اختیار کریں، مگر اسلامی اصولوں کو ہر حال میں مقدم رکھیں۔ تجارت میں مقصد صرف دولت جمع کرنا نہیں بلکہ حلال رزق، خاندان کی کفالت، ضرورت مندوں کی مدد اور معاشرے کی ترقی بھی ہونا چاہیے۔

اربعین کے موقع پر کربلا کے سفرِ عشق سے ناز اختر کی وطن واپسی پر استقبال

تپتی راہوں پر عراقیوں کی ضیافت اور جذبۂ حسینی بے مثال۔ ناز اختر

امروہہ: اربعینِ حسینی کے موقع پر نجف اشرف سے کربلا معلیٰ تک کا مقدس اور روحانی سفر مکمل کرنے اور روضۂ امام حسین علیہ السلام کی بابرکت زیارت سے سرفراز ہو کر واپسی پر انجمن جانثاران حسینی کے جنرل سکریٹری اور کاروان خُلوص کے سکریٹری سید ناز اختر نقوی کا پرخلوص اور گرم جوش استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر کاروانِ خلوص کے اراکین نے ان کا شاندار خیر مقدم کیا اور انہیں مبارکباد پیش کی۔ تقریب کے دوران ناز اختر نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے نجف سے کربلا کے پیدل سفر (مشای) کے دوران عراقی عوام کی بے مثال ضیافت اور خدمت کا خصوصی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ عراقی عوام کی مہمان نوازی، ایثار اور زائرینِ امام حسینؑ کے لیے ان کا بے لوث خلوص انسان کو حیرت زدہ کر دیتا ہے۔ انہوں نے سفرِ عشق کے ایک ایک منظر اور وہاں کے روحانی ماحول کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے حاضرین کو اس مقدس سفر کی برکات سے آگاہ کیا اور کہا کہ دوران سفر قدم قدم پر جس طرح لوگوں نے ضیافت کی ہے وہ منظر کبھی بھلایا نہیں جا سکتا۔ میزبان نے مہمانان کا دل کی گہرائیوں اور عقیدت سے لبریز ہو کر استقبال کیا۔ اس موقع پر ممتاز عالم و دانشور پروفیسر ناشر نقوی نے بھی کربلا معلیٰ کی زیارات، وہاں کے تاریخی مقامات اور اربعین کی عالمی و روحانی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے زائرین کے جذبے اور سفر کی معنویت کو خوبصورت انداز میں اجاگر کیا۔ پروفیسر ناشر نقوی نے مصحفی امروہوی کے مشہور شعر

> مصحفی کرب وبلا کا سفر آسان نہیں
> سینکڑوں بصرہ وبغداد میں مرجاتے ہیں"

کو تشریح و استعارے کے طور پر پیش کرتے ہوئے کہا کہ تاریخ کے ہر دور میں کربلا کا سفر مشقتوں، صعوبتوں اور امتحانوں سے عبارت رہا ہے۔ ماضی میں یہ سفر نامساعد حالات اور دشوار گزار راستوں کی وجہ سے سخت ترین مانا جاتا تھا، لیکن آج کے دور میں اگرچہ سہولیات میسر ہیں، مگر نجف اشرف سے کربلا معلیٰ تک کا تقریباً 100 کلومیٹر کا پیدل سفر (مشای) آج بھی عشق، صبر اور تپتی زمین پر پائے پیادہ چلنے کے عزم کا امتحان ہے۔ پروفیسر ناشر نقوی نے نجف سے کربلا کے درمیان کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ سخت گرمی اور تپتی دھوپ کی شدت کے باوجود، جہاں عام حالات میں انسان کا چند قدم چلنا دوبھر ہو جاتا ہے، وہاں لاکھوں زائرین 50 ڈگری کی تیز گرمی ہونے کے باوجود دل میں شہیدانِ کربلا کی یاد لیے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ 100 کلومیٹر کے اس طویل راستے میں گرمی کی ہلاکت خیز شدت پر زائرین کے عشق و عقیدت کا جذبہ غالب آجاتا ہے۔ مصحفی کے شعر کی حقیقت آج اس روپ میں نظر آتی ہے کہ کربلا کا یہ سفر ظاہری مشقتوں کے لحاظ سے آسان نہیں، لیکن امام حسین علیہ السلام کی محبت کا کرشمہ ہے کہ ہر سن و سال کے زائرین تمام تر گرمی، تھکن اور صعوبتوں کو بھول کر باہم خلوص و عزیمت کے ساتھ اپنی منزل کی جانب رواں دواں رہتے ہیں۔ معروف فنکار گلزار امروہوی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کے ہر انسان اور بالخصوص صاحب ایمان کے دل میں روضۂ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا جذبہ اور تڑپ موجزن رہتی ہے، اور یہ سفر ہر زائر کے لیے زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہوتا ہے۔ جلسے کی صدارت کرتے ہوئے سید محبوب حسین زیدی نے اپنے عقیدت سے لبریز خطاب میں تمام حاضرین کے دلوں کو چھو لیا۔ انہوں نے سید ناز اختر کو زیارتِ روضۂ امام حسین علیہ السلام کی سعادت حاصل ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ کربلا کا سفر محض ایک جغرافیائی مسافت طے کرنا نہیں، بلکہ یہ روح کی پاکیزگی اور معرفتِ حسینی کا ایک لازوال سفر ہے۔ سید محبوب حسین زیدی نے جذباتی انداز میں کہا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کا روضۂ مبارک وہ مرکزِ عشق ہے جہاں پہنچ کر انسان دنیاوی غموں سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اربعین کا سفر اور نجف سے کربلا تک کروڑوں زائرین کا پیدل چلنا اس بات کا ثبوت ہے کہ حق و صداقت کی آواز قیامت تک زندہ رہے گی۔ جو قدم اس راستے میں اٹھتے ہیں، وہ تاریخ کے عظیم ترین مقصد سے وفاداری کا اعلان کرتے ہیں۔

شری گنیش ڈیری پر فوڈ سیفٹی کی ٹیم کا چھاپہ، نمونے لے کر ٹیسٹ کے لیے بھیجے

خورجہ علاقے کے ڈابر گائوں میں چھاپے کی کارروائی سے دودھ فروشوں میں مچی افراتفری

بلند شہر 20 اگست (پریس ریلیز) جمعرات کی دوپہر فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ کی ایک ٹیم نے خورجہ علاقے کے ڈابر گاؤں میں واقع گنیش ڈیری اور دودھ کی مصنوعات پر چھاپہ مارا اور معائنہ کیا۔ ٹیم نے جائے وقوعہ سے تقریباً 200 کلو گرام پنیر اور 1500 لیٹر دودھ برآمد کیا۔ ٹیم نے دونوں اشیاء کو تلف کرا دیا۔ اس کے علاوہ دودھ کے تین نمونے بھی لے کر جانچ کے لیے لیبارٹری بھجوا دیے گئے۔ ٹیسٹ رپورٹ آنے تک ڈیری پر کسی بھی قسم کی سپلائی پر روک لگادی گئی ہے۔ فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کی اسسٹنٹ کمشنر ممتا چودھری نے بتایا کہ محکمہ کو اطلاع ملی تھی کہ ڈابر گاؤں میں ملاوٹ شدہ پنیر تیار کیا جا رہا ہے۔ معلومات کی بنیاد پر ٹیم نے شری گنیش ڈیری اینڈ ملک پروڈکٹس پر پہنچ کر معائنہ کیا۔ تاہم موقع پر ملاوٹ کا کوئی واضح ثبوت نہیں ملا۔ ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ڈیری میں سکمڈ ملک پاؤڈر کا استعمال کر کے نقلی دودھ تیار کیا جا رہا تھا۔ اس کے بعد ریفائنڈ کی ملاوٹ سے پنیر تیار کیے جانے کا خدشہ پیدا ہوا۔ حالانکہ معائنے کے دوران یہاں ریفائنڈ تیل کے کوئی ٹن یا ڈرم نہیں ملے ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ تحقیقاتی رپورٹ آنے کے بعد ہی اصل صورتحال کا پتہ چل سکے گا۔ نتیجتاً دودھ اور پنیر کے تین نمونے لیے گئے ہیں۔ ان نمونوں کو جانچ کے لیے لیبارٹری بھجوا دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ جائے وقوعہ پر موجود تقریباً 200 کلو پنیر اور 1500 لیٹر دودھ کو تلف کرا دیا گیا ہے۔ تحقیقات مکمل ہونے تک ڈیری پر کسی قسم کی سپلائی پر روک لگادی گئی ہے۔

اب گیس صارفین 31 اگست تک اپنا ای، کے وائی سی مکمل کرا سکتے ہیں: ایجنسیاں

مقررہ وقت کے اندر ای۔ کے وائی سی نہیں کرانے پر گیس کی فراہمی میں مسائل پیدا ہوں گے

بلند شہر 20 اگست (پریس ریلیز) گیس کمپنیوں نے گھریلو گیس صارفین کو راحت دیتے ہوئے ای۔ کے وائی سی کی آخری تاریخ 23 اگست تک بڑھا دی ہے۔ پہلے ای۔ کے وائی سی کی آخری تاریخ 15 اگست تھی۔ ضلع میں 1.80 لاکھ سے زیادہ گھریلو گیس صارفین کا ای۔ کے وائی سی ابھی باقی ہے۔ نتیجتاً، متعلقہ گیس ایجنسیاں صارفین پر زور دے رہی ہیں کہ وہ 23 اگست تک اپنا ای۔ کے وائی سی مکمل کرا لیں۔ ضلع میں انڈین، بھارت گیس، اور ایچ پی گیس کل سے 897,828 گھریلو گیس کنکشن ہیں۔ ان میں سے اب تک 717,610 صارفین نے اپنا ای۔ کے وائی سی مکمل کرالیا ہے، جبکہ 180,218 صارفین کی ای۔ کے وائی سی ہونا ابھی باقی ہے۔ غور طلب ہے کہ ضلع میں کل 90 گیس ایجنسیاں کام کر رہی ہیں۔ صارفین اپنی متعلقہ گیس ایجنسیوں پر پہنچ کر آدھار کارڈ پر مبنی تصدیق کے ذریعے اپنا ای۔ کے وائی سی مکمل کر اسکتے ہیں۔ گیس ایجنسی آپریٹرز کے مطابق ای۔ کے وائی سی کا مقصد حقیقی صارفین کے ریکارڈ کو اپ ڈیٹ کرنا اور گیس کی تقسیم کے نظام کو مزید شفاف بنانا ہے۔ جن صارفین نے ابھی تک ای۔ کے وائی سی مکمل نہیں کیا ہے وہ 23 اگست تک یہ عمل مکمل کر سکتے ہیں۔ مقررہ وقت کے اندر ای۔ کے وائی سی مکمل کرنے میں ناکامی کے نتیجے میں مستقبل میں گیس کی فراہمی میں مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔

ہم کہیں بھی جائیں لیکن ہماری پہچان ہندوستانی ہے: پروفیسر صغیر افراہیم

شعبۂ اردو سی سی ایس یونیورسٹی میں آزادی کے موقع پر آن لائن مشاعرہ وقوی سمیلن کا انعقاد

میرٹھ 20 / اگست 2026 آج کے پروگرام میں اردو کی نفاست اور ہندی کی لطافت ہے۔ مشاعرہ اور کوی سمّیلن میں مسکراہٹ بھی ہے اور طنز بھی، خوشی بھی ہے اور سنجیدگی بھی۔ یہاں پر جنگ آزادی نے ہمیں یہی بتایا ہے کہ ہندی اور اردو کو ہم الگ نہیں کر سکتے۔ اومان، لندن، ماریشس وغیرہ دوسرے ممالک میں جہاں ہندوستانی بستے ہیں وہاں ملک کی آزادی کو لوگ بڑی خوشی سے مناتے ہیں۔ ایسٹ انڈیا کمپنی نے زبردست دھوکہ دیا اور ہمارے گھر، مذہب، مسلک، تیوہار وغیرہ پر حملہ کیا۔ جنگ آزادی ہندو، مسلمان کی جنگ نہیں بلکہ ہند کے ہر باشندے کی جنگ تھی۔ یہ ترنگا ہم سے امن اور بھائی چارے کی بات کرتا ہے۔ آج بسمل، حسرت، رواں، جوش، ٹیگور، نذرالاسلام وغیرہ نے آزادی کا جو بیج بویا تھا وہ انسانیت اور بھائی چارے کا بیج تھا۔ اشفاق اللہ خان، بھگت سنگھ، آزاد وغیرہ نے بہت سی قربانیاں پیش کیں۔ میرٹھ تو جنگ آزادی کا مرکز ہے۔ ہم کہیں بھی جائیں لیکن ہماری پہچان ہندوستانی ہے۔ یہ الفاظ تھے معروف ادیب و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم [علی گڑھ] کے جو شعبۂ اردو اور ایوسا کے زیر اہتمام منعقد "آزادی کے موقع پر مشاعرہ و کوی سمیلن" پروگرام میں اپنا صدارتی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز سعید احمد نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ ہدیۂ نعت فرحت اختر نے پیش کیا۔ پروگرام کی سرپرستی معروف ناقد و افسانہ نگار اور صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری نے فرمائی اور صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے۔ مہمانانِ خصوصی کے بطور پروفیسر فاروق بخشی [سابق صدر شعبۂ اردو، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد] اور امیر مہدی [انگلینڈ] نے آن لائن شرکت فرمائی۔ مدعو شعرا کے بطور ڈاکٹر ایشور چند گمبھیر، ایڈوکیٹ ارشاد بیتاب [چوہان]، وارث وارثی، سروج دوبے، بیتاب الہ آبادی، وندنا کنور رائے زادہ، ڈاکٹر فرقان سردھنوی اور مولانا سید نایاب الدین نایاب نے شرکت کی۔ استقبالیہ کلمات ڈاکٹر آصف علی، نظامت کے فرائض ڈاکٹر الکا وششٹھ نے انجام دیے۔ موضوع کا تعارف کراتے ہوئے ڈاکٹر ارشاد سیانوی نے کہا کہ جس طرح ہمارے ادبا و ناقدین ادب نے ناولوں، افسانوں اور تحقیقی و تنقیدی تحریروں میں ملک سے محبت کے جذبات و احساسات کو پیش کیا اسی طرح سے بہت سے شعرا نے بھی اپنے کلام میں ملک سے محبت اور وطن کی آزادی کے تعلق سے اپنے جذبات کو بڑی فن کاری سے قلم بند کیا۔ ملک سے محبت اور ملک میں رہنے والوں کے لیے علامہ اقبال، فیض، جوش وغیرہ نے نظمیں اور غزلیں پیش کیں۔ معروف ادیب و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب سے پہلے ہندوستانی ہیں۔

سابق کسٹم افسر مرحوم نوح رضوی کی رہائش گاہ پر مجلس کا انعقاد

پریاگ راج۔ 5 ربیع الاول کے موقع پر ہر سال کی طرح اس سال بھی سابق کسٹم افسر مرحوم سید محمد نوح رضوی کی دائرہ شاہ اجمل واقع کچی حویلی میں واقع رہائش گاہ پر مجلسِ عزا کا انعقاد کیا گیا، جس میں بڑی تعداد میں حسینی عزاداروں نے شرکت کر کے اہل بیتؑ سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کیا۔ مجلس کا اہتمام سید محمد مہدی (فیضی) کی جانب سے کیا گیا۔ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا سید اختر حسن رضوی نے اہل بیتؑ کے فضائل، شہدائے کربلا کی عظیم قربانیوں اور ان کی سیرت و کردار پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ حضرت امام حسینؑ نے اپنے نانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دین کی حفاظت اور سربلندی کے لیے اپنے اہل خانہ اور باوفا اصحاب کی عظیم قربانی پیش کی۔ مولانا نے عزاداران کو اہل بیتؑ کی تعلیمات پر عمل کرنے، باہمی اخوت و بھائی چارے کو فروغ دینے اور اتحاد و اتفاق کو مضبوط بنانے کی تلقین کی۔ خطاب کے دوران مجلس کا ماحول انتہائی سوگوار اور غمگین رہا۔ مجلس میں سید حیدر مہدی اور علمدار حسین نے پیش خوانی کی، جبکہ فیضان عابدی نے سوز خوانی کے ذریعے واقعاتِ کربلا کی دردناک یادیں تازہ کر دیں۔ بعد ازاں انجمن غنچۂ قاسمیہ نے ماتم پیش کر کے شہدائے کربلا کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ مجلس کی نظامت سید نقوی (شازی) اور ان کے برادرِ اصغر سید تقی عابدی (عرشو) نے انجام دی۔ پروگرام کے انتظامات کی مکمل نگرانی سید عسکری (منّے) نے کی۔ مجلس میں بڑی تعداد میں عقیدت مندوں نے شرکت کی، جس کے باعث پورے احاطے میں مذہبی عقیدت اور غم و اندوہ کی کیفیت برقرار رہی۔ آخر میں منتظمین نے مجلس میں شرکت کرنے والے تمام عزاداران اور عقیدت مندوں کا شکریہ ادا کیا۔

دیہی خواتین کی ہاتھ سے بنی راکھیاں بڑھا رہی ہیں خود کفالت

یوپی کے تقریباً 5000 سیلف ہیلپ گروپس کی خواتین روایتی وجدید ڈیزائنوں سے راکھیاں تیار کرنے میں مصروف

لکھنؤ: 20 اگست۔ نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کی ہدایات کے مطابق، آئندہ رکشا بندھن تہوار کے موقع پر، اتر پردیش ریاستی دیہی روزی روٹی مشن سے وابستہ خود امدادی گروپوں کی خواتین اس سال بھی دلکش اور ہاتھ سے بنی راکھیاں بنا رہی ہیں۔ پریاگ راج، وارانسی، باغپت، بلند شہر، لکھیم پور کھیری، گورکھپور، اناؤ، شاملی، جونپور اور مرزا پور سمیت ریاست کے تقریباً تمام اضلاع میں دیہی خواتین روایتی مہارتوں اور اختراعی ڈیزائنوں سے خوبصورت راکھیاں تیار کر رہی ہیں، جن کی مارکیٹ میں اچھی مانگ ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جہاں گروپوں کی بہنوں کے ذریعہ راکھیوں کی تیاری سے ان کی آمدنی میں اضافہ ہوگا وہیں اس سے دیہی ثقافت، ہندوستانی روایت اور خواتین کی تخلیقی صلاحیتوں کی بھی جھلک ملے گی۔ یہ حکومت کے ووکل فار لوکل کے عزم کو عملی جامہ پہنانے کی تحریک دے گا۔ اس سے نہ صرف دیہی خواتین کی روزی روٹی مضبوط ہوگی بلکہ خواتین کی صنعت کاری اور خود کفیل اتر پردیش کے عزم کو بھی نئی طاقت ملے گی۔ یہ رکھشا بندھن، بھائیوں کی کلائیوں کو نہ صرف راکھی سے مزین کیا جائے گا، بلکہ یہ اتر پردیش کے سیلف ہیلپ گروپوں کی خواتین کی محنت، مہارت اور خود انحصاری کی بھی عکاسی کرے گا۔ ریاست میں تقریباً 5000 سیلف ہیلپ گروپس کی خواتین پرکشش، روایتی اور جدید ڈیزائنوں میں راکھی تیار کر رہی ہیں۔ یہ راکھیاں مقامی بازاروں کے ساتھ ساتھ آن لائن چینلز کے ذریعے صارفین میں تقسیم کی جا رہی ہیں۔ مشن ڈائرکٹر جناب ارون کمار نے کہا کہ اتر پردیش ریاستی دیہی روزی روٹی مشن سیلف ہیلپ گروپس کی خواتین کو ان کی مصنوعات کے لیے ایک بہتر اور وسیع بازار فراہم کرنے پر خصوصی زور دے رہا ہے۔ گروپس کی مصنوعات مختلف ای کامرس اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز بشمول ای کامرس کے ذریعے صارفین تک پہنچائی جا رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ راکھیاں، خاص طور پر فرخ آباد اور نوئیڈا میں سیلف ہیلپ گروپوں کے ذریعہ تیار کی جانے والی راکھیوں کی ای-کامرس پر مسلسل مانگ ہو رہی ہے۔ وارانسی، پریاگ راج، گورکھپور، مرزا پور، ایودھیا، بارہ بنکی، سیتاپور، کانپور، آگرہ، بریلی، جھانسی، فرخ آباد اور نوئیڈا سمیت ریاست کے مختلف اضلاع میں سیلف ہیلپ گروپس کی خواتین راکھی بنانے میں مصروف ہیں۔ مقامی فن، روایتی دستکاری اور تخلیقی صلاحیتوں سے تیار کردہ یہ راکھیاں خواتین کی مہارت کی عکاسی کرتی ہیں۔ آن لائن مارکیٹ سے منسلک ہو کر، خواتین کی یہ مصنوعات مقامی حدود سے باہر پھیل رہی ہیں اور وسیع تر صارفین تک پہنچ رہی ہیں۔ رکھشا بندھن جیسے تہوار سیلف ہیلپ گروپس میں خواتین کے لیے اپنی صلاحیتوں کو آمدنی اور کاروبار کے مواقع میں تبدیل کرنے کے اہم طریقے بن رہے ہیں۔ راکھیوں کی بڑھتی ہوئی آن لائن مانگ دیہی خواتین کی طرف سے تیار کردہ معیاری مصنوعات کی ایک بڑی مارکیٹ تک پہنچنے کی صلاحیت کو ظاہر کرتی ہے، اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم اس صلاحیت کو صارفین سے جوڑنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ریاستی دیہی روزی روٹی مشن سیلف ہیلپ گروپ کی مصنوعات کو ای-سرس، ای کامرس اور دیگر ڈیجیٹل بازاروں کے ساتھ ساتھ آف لائن بازاروں سے مربوط کرنے کی مسلسل کوششیں کر رہا ہے۔ یہ خواتین کو اپنے چھوٹے کاروباری اداروں کو وسعت دینے کا موقع فراہم کر رہا ہے، پیداوار سے لے کر پیکیجنگ، برانڈنگ اور مارکیٹنگ تک پورے عمل کو نیویگیٹ کر رہا ہے۔ یہ رکھشا بندھن، سیلف ہیلپ گروپوں کی خواتین کی تیار کردہ راکھیاں دیہی خواتین کو با اختیار بنانے، خود انحصاری اور کاروباری شخصیت کے ساتھ ساتھ بھائی اور بہن کے درمیان محبت کی کہانی سنائے گی۔

بھرائچ میں وزیر نے متاثرہ گاؤں کا ٹریکٹر سے دورہ کرکے گاؤں والوں کے مسائل معلوم کیے

بہرائچ، 20 اگست (یو این آئی) اتر پردیش کے بہرائچ ضلع میں جمعرات کو ریاستی وزیر (آزادانہ چارج) باغبانی، زرعی مارکیٹنگ، زرعی بیرونی تجارت اور زرعی برآمدات کا محکمہ اور ضلع کے انچارج وزیر دنیش پرتاپ سنگھ نے ضلع پنچایت صدر منجو سنگھ اور رکن اسمبلی بلہا سروج سونکر کے ساتھ سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا زمینی معائنہ کیا۔ انچارج وزیر نے متاثرہ گاؤں رام پور رتیا، دھرم پور سمپت، پورب کھیری پوروا اور بابا رام پور رتیا کا دورہ کر کے گاؤں والوں سے براہ راست بات چیت کی اور ان کے مسائل کی معلومات حاصل کی۔ انہوں نے متاثرہ علاقوں تک پہنچنے کے لیے ٹریکٹر سے دورہ کیا اور سیلاب کی صورتحال، آمدورفت اور گاؤں والوں کو فراہم کی جانے والی راحت و بچاؤ کی سہولیات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے گاؤں والوں سے بات چیت کر کے انتظامیہ کی جانب سے فراہم کیے جانے والے راحتی سامان، کھانے، صحت خدمات اور دیگر ضروری سہولیات کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ سیلاب سے متاثرہ گاؤں والوں سے خطاب کرتے ہوئے انچارج وزیر نے کہا کہ بحران کی اس گھڑی میں ریاستی حکومت ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ متاثرہ خاندانوں کو ہر ممکن مدد فراہم کرنے کے لیے انتظامیہ کی جانب سے مسلسل کوششیں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں راحتی سامان، کھانے، صحت سہولیات اور دیگر ضروری انتظامات میں کسی بھی طرح کی کمی نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے راحت اور بچاؤ کے کاموں کی باقاعدگی سے نگرانی کرنے اور ضرورت مند خاندانوں تک فوری سرکاری مدد پہنچانے پر زور دیا۔ ساتھ ہی گاؤں والوں کے مقامی مسائل کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے متعلقہ افسران کو ضروری کارروائی کی ہدایات دیں۔ انچارج وزیر نے سیلاب سے متاثرہ کسانوں سے بھی بات چیت کی۔

یوپی میں ایگریگیٹر پالیسی کا پورٹل آن لائن

ایگریگیٹرز اور ڈسٹری بیوشن سروس پرووائیڈرز کے لیے لائسنس کی آن لائن درخواست لازمی، فیس 25 ہزار روپے مقرر

لکھنؤ، 20 اگست۔ اتر پردیش کے وزیر مملکت برائے ٹرانسپورٹ (آزادانہ چارج) دیاشنکر سنگھ نے کہا کہ ایم او آر ٹی ایچ کے رہنما خطوط کے تحت محکمہ ٹرانسپورٹ نے ایگریگیٹر پالیسی سے متعلق پورٹل کو آج آن لائن کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایگریگیٹر پالیسی کے تحت ایگریگیٹر اور ڈسٹری بیوشن سروس پرووائیڈر کا لائسنس حاصل کرنے کے لیے اب مقررہ فارمیٹ پر آن لائن درخواست دینی ہوگی۔ متعلقہ ایگریگیٹرز/ڈسٹری بیوشن سروس فراہم کنندگان مذکورہ پورٹل پر مقررہ فارمیٹ میں اور مقررہ فیس ادا کر کے آن لائن درخواست دے سکتے ہیں۔ وزیر ٹرانسپورٹ نے کہا کہ فی الحال کام کر رہے ایگریگیٹرز کو لائسنس کے لیے فوری طور پر درخواست دینی ہوگی۔ مزید برآں، کوئی نیا ایگریگیٹر لائسنس حاصل کیے بغیر ایگریگیٹر اور ڈسٹری بیوشن سروس فراہم کنندہ کے طور پر کام شروع نہیں کر سکے گا۔ اتھارٹی آن لائن موصول ہونے والی درخواستوں پر فیصلہ کرے گی۔ انہوں نے بتایا کہ مذکورہ ضوابط کے تحت درخواست کی فیس 25 ہزار روپے اور لائسنس کی فیس 5 لاکھ روپے ہے۔ وزیر ٹرانسپورٹ نے بتایا کہ 100 بسوں یا 1000 دیگر موٹر گاڑیوں کے لیے 10 لاکھ روپے، 1000 بسوں یا 10 ہزار دیگر موٹر گاڑیوں کے لیے 25 لاکھ روپے اور 1000 سے زائد بسوں یا 10 ہزار سے زائد دیگر موٹر گاڑیوں کے لیے 50 لاکھ روپے کی سیکیورٹی رقم کا انتظام ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایگریگیٹر پالیسی کا بنیادی مقصد مسافروں کو محفوظ، اقتصادی اور قابل رسائی خدمات فراہم کرنا ہے۔ اس کے ساتھ یہ سہولت ڈیجیٹل یا الیکٹرانک پلیٹ فارم کے ذریعے فراہم کی جائے گی، تاکہ ڈرائیور کو فروخت کنندہ، ای کامرس ادارے یا کسی بھی پروڈکٹ کے کوریئر/پیکیج/پارسل کے لیے خریدار سے جوڑا جا سکے۔ وزیر ٹرانسپورٹ نے بتایا کہ ایگریگیٹر پالیسی بنیادی طور پر گاڑیوں کی فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے، خاص طور پر این سی آر کے علاقے میں، اور پورٹل کے ذریعے چلنے والی گاڑیوں کی مسلسل نگرانی کو یقینی بنانے کے لیے ہے۔ اس میں مسافروں کی حفاظت، خاص طور پر بچوں اور خواتین کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے لائیو ٹریکنگ کا انتظام کیا گیا ہے، ساتھ ہی ہر ڈرائیور کی کریکٹر ویری فکیشن اور وقتاً فوقتاً اس کا نفسیاتی ٹیسٹ بھی کیا جائے گا۔ اس پالیسی میں ہر ایگریگیٹر کے ذریعے مسافروں کے مسائل کو حل کرنے کے لیے ایک نمائندے کی تقرری، مسافروں کے لیے معاوضے کی فراہمی، اور ہر ڈرائیور کے لیے 5 لاکھ روپے اور ایگریگیٹر کے ذریعے ہر ڈرائیور کے لیے 10 لاکھ روپے کے معاوضے کی فراہمی شامل ہے۔ ایگریگیٹرز کی جانب سے کرایے میں من مانی اضافے کو کنٹرول کرنے کے لیے پالیسی میں مقررہ کم از کم کرایے سے زیادہ سے زیادہ 50 فیصد اضافی کرایہ لینے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ مقررہ وقت تک کسی مسافر کو نہ لے جانے کی صورت میں ڈرائیور پر 100 روپے کا جرمانہ عائد کیا جائے گا، جو جرمانے کی صورت میں مسافر کو دیا جائے گا۔ لائسنس کی شرائط اور موٹر وہیکل ایکٹ وقواعد میں موجود دفعات کی خلاف ورزی پر جرمانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

فرخ آباد پولیس نے 30 لاکھ روپے کی لوٹ کا انکشاف کیا، تین گرفتار

فرخ آباد، 20 اگست (یو این آئی) اتر پردیش کے فرخ آباد ضلع کی پولیس نے 30 لاکھ روپے سے زائد نقدی کی لوٹ کی واردات کا انکشاف کرتے ہوئے 24 لاکھ روپے برآمد کیے ہیں۔ پولیس نے تین ملزمان کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ہے، جبکہ ان کا ایک ساتھی چھ لاکھ روپے لے کر فرار ہو گیا جس کی تلاش جاری ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ آرتی سنگھ نے جمعرات کو بتایا کہ شکوہ آباد واقع جی وی اے اسٹیل کمپنی کا ڈرائیور شیو کمار اور منیم سندیپ گوتم مختلف مقامات سے تقریباً 30 لاکھ روپے کی وصولی کر کے کار کے ذریعے بیور کی طرف جا رہے تھے۔ بدھ کی شام تقریباً چار بجے محمد آباد کوتوالی علاقے میں کھاتو شیام مندر کے قریب ایک سنسان مقام پر ڈرائیور نے کار کا ہارن چیک کرنے کے لیے گاڑی روکی۔ اسی دوران پہلے سے گھات لگائے موٹر سائیکل سوار مسلح بدمعاشوں نے دیسی پستول کے زور پر نقدی سے بھرا بیگ لوٹ لیا اور فرار ہو گئے۔ اس واقعے کے سلسلے میں ورنداون (متھرا) کے رہائشی نوین کمار اگروال نے محمد آباد کوتوالی میں تین نامعلوم موٹر سائیکل سوار بدمعاشوں کے خلاف تحریری شکایت دی تھی۔

'سیکھو سکھاؤ ایوارڈز 2026' کا اعلان

اساتذہ، اسکولوں، گرام پنچایتوں اور بی آر سی کا کیا جائے گا اعزاز

لکھنؤ، 20 اگست۔ ڈالمیا بھارت فاؤنڈیشن کے تعاون سے کام کرنے والی غیر منافع بخش تنظیم سیکھو سکھاؤ فاؤنڈیشن (SSF) نے اتر پردیش کے سرکاری تعلیمی نظام میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے افراد اور اداروں کو اعزاز دینے کے مقصد سے 'سیکھو سکھاؤ ایوارڈز 2026' کے پہلے ایڈیشن کا اعلان کیا ہے۔ اس پہل کو ریاست کے تمام 75 اضلاع میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے اور تعلیمی شعبے میں جدت طرازی اور مؤثر اقدامات کو تسلیم کرنے کی سمت میں ایک اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ فاؤنڈیشن کے مطابق، ایوارڈز کے لیے درخواست کا عمل 21 اگست 2026 سے شروع ہو کر 20 ستمبر 2026 تک جاری رہے گا۔ اس دوران اساتذہ، اسکول، گرام پنچایتیں اور بلاک ریسورس سینٹر (بی آر سی) نامزدگی کے لیے درخواست دے سکیں گے۔ ان ایوارڈز کے ذریعے ان افراد اور اداروں کو اعزاز دیا جائے گا جنہوں نے تدریس، اسکول انتظامیہ، کمیونٹی کی شمولیت اور طلبہ کے تعلیمی نتائج میں نمایاں تعاون کیا ہے۔ پروگرام کے تحت پانچ زمروں میں ایوارڈ دیے جائیں گے، جن میں ٹیچر ایوارڈ، اسکول ایوارڈ، گرام پنچایت ایوارڈ، بی آر سی ایوارڈ اور گرل ایجوکیشن ایوارڈ شامل ہیں۔ فاؤنڈیشن کی بانی انوپما ڈالمیا نے کہا کہ تعلیم میں پائیدار تبدیلی اسی وقت ممکن ہے جب اساتذہ، والدین، کمیونٹی اور سرکاری ادارے مل کر بچوں کے مستقبل کے لیے کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ 'سیکھو سکھاؤ ایوارڈز' اسی اجتماعی کوشش کو اعزاز دینے اور اسے فروغ دینے کی ایک پہل ہے۔ وہیں، ڈالمیا بھارت فاؤنڈیشن کے سی ای او پرکاش گپتا نے کہا کہ ادارہ ان کوششوں کی حمایت کرتا ہے جو کمیونٹی کی سطح پر تعلیم میں پائیدار اور مثبت تبدیلی لاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ پہل ان اساتذہ اور اداروں کو شناخت فراہم کرنے کا پلیٹ فارم مہیا کرے گی جو زمینی سطح پر تعلیمی اصلاحات کے لیے مؤثر کام کر رہے ہیں۔ ایوارڈز کے لیے موصول ہونے والی نامزدگیوں کا جائزہ ریاست کے چار جغرافیائی خطوں یعنی مغربی اتر پردیش، وسطی اتر پردیش، بندیل کھنڈ اور پوروانچل کی بنیاد پر لیا جائے گا۔ ہر خطے سے مختلف زمروں میں فاتحین اور رنر اپ کا انتخاب کیا جائے گا۔

جرمن زبان کی تربیت سے طلبہ کیلئے عالمی روزگار کے دروازے کھلیں گے

لینگویج یونیورسٹی میں جرمن زبان میں تربیتی کورس کا آغاز

لکھنؤ، 20 اگست: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں طلبہ کو عالمی سطح پر روزگار کے مواقع سے جوڑنے کے مقصد سے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی نگرانی مین جرمن زبان کی تربیتی پروگرام کا آغاز کیا گیا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کی اس پہل کو طلبہ کو بین الاقوامی روزگار کے لیے تیار کرنے کی سمت ایک اہم قدم قرار دیا گیا۔ یہ پروگرام خصوصی طور پر جرمنی میں روزگار اور پلیسمنٹ کے مواقع کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے۔ تربیتی پروگرام کے تحت طلبہ کو جرمن زبان کے اے ون سے بی ٹو کی سطح تک تربیت فراہم کی جائے گی اور تربیت کی مجموعی مدت تقریباً ماہ ہوگی۔ پہلے مرحلے میں اے ون اور اے ٹو کی کلاسیں یونیورسٹی کیمپس میں آف لائن منعقد ہوں گی اور بعد کے مرحلے میں بی ون اور بی ٹو سطح کی تربیت آن لائن فراہم کی جائے گی۔ اس موقع پر وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ موجودہ دور میں غیر ملکی زبانوں کا علم طلبہ کے لیے روزگار اور عالمی مواقع کے نئے دروازے کھولتا ہے۔ جرمن زبان کی تربیت طلبہ کو بین الاقوامی سطح پر اپنی صلاحیتیں نکھارنے اور جرمنی میں روزگار و پلیسمنٹ کے مواقع حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ انھوں نے کہا کہ یونیورسٹی معیاری تعلیم کے ساتھ طلبہ کو روزگار پر مبنی مہارتیں فراہم کرنے کے لیے مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ جرمن زبان میں مہارت طلبہ کی مسابقتی صلاحیت میں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیمی اور پیشہ ورانہ ترقی میں بھی معاون ثابت ہوگی۔ یونیورسٹی کی یہ پہل طلبہ کو عالمی سطح کی ضروریات کے مطابق تیار کرنے کی سمت ایک مؤثر کوشش ہے۔ ڈین اکیڈمکس پروفیسر ثوبان سعید نے کہا کہ غیر ملکی زبانوں کا علم طلبہ کی تعلیمی ترقی کے ساتھ ان کے پیشہ ورانہ مستقبل کو بھی مضبوط بناتا ہے۔ جرمن زبان کی تربیت طلبہ کو بین الاقوامی سطح پر بہتر مواقع حاصل کرنے اور ان کی مسابقتی صلاحیت بڑھانے میں مددگار ثابت ہوگی۔ جرمن زبان کے ٹرینر جواہر سنہا نے بتایا کہ پروگرام کے تحت طلبہ کو مفت تربیت فراہم کی جا رہی ہے۔ اے ون اور اے ٹو سطح کی تربیت کے دوران روزانہ چار گھنٹے کلاسیں ہوں گی اور بی ون اور بی ٹو سطح کی آن لائن تربیت میں روزانہ دو گھنٹے کلاسیں منعقد کی جائیں گی۔ اس ضمن ڈاکٹر سمن مشرا کہ طلبہ کے لیے جاپانی زبان کی تربیت بھی آئندہ ماہ سے شروع کیے جانے کا امکان ہے۔ اس سلسلے میں یونیورسٹی، روزگار مشن، روزگار فراہم کرنے والے اداروں اور اتر پردیش حکومت کے تعاون سے کوششیں جاری ہیں۔ ڈاکٹر سمن کمار مشرا نے مزید بتایا کہ تربیتی پروگرام کے آغاز میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ، وزیر انل راجبھر اور محکمہ کے افسران کا تعاون حاصل ہوا جس پر یونیورسٹی کی جانب سے ان کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اس موقع پر پروفیسر چندنا ڈے، ڈاکٹر عبدالحفیظ، ڈاکٹر راجندر کمار ترپاٹھی، ڈاکٹر ونگیش پانڈے، ڈاکٹر شکھا سنگھ اور امن مشرا علاوہ یونیورسٹی کے دیگر اساتذہ اور طلبہ موجود رہے۔

میلاد النبیؐ کے جلسوں اور جلوس مدح صحابہؓ کے لئے بہتر انتظامات کیے جائیں: مولانا خالد رشید

ربیع الاول کے سلسلے میں علمائے کرام کے ساتھ عیدگاہ میں پولیس کمشنریٹ وضلع انتظامیہ کی اہم میٹنگ ہوئی

لکھنؤ، ۲۰/اگست۔ اسلامک سنٹر آف انڈیا فرنگی محل کے زیر اہتمام عیدگاہ لکھنؤ میں ربیع الاول کے جلسوں اور ۱۲/ربیع الاول مطابق ۲۶/اگست ۲۰۲۶ء کو نکلنے والے تاریخی جلوس مدح صحابہؓ کی تیاریوں کے سلسلے میں ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ اس میٹنگ میں پولیس کمشنریٹ، ضلع انتظامیہ، علمائے کرام اور سنی تنظیموں وانجمنوں کے ذمہ داروں نے بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اسی کے ساتھ جوائنٹ پولیس کمشنر ببلو کمار، اے ڈی سی پی ویسٹ دھننجے سنگھ، اے سی پی بازار کھالا، اے سی پی چوک، اے سی پی قیصر باغ اور چیف وارڈن امرناتھ مشرا اور دیگر افسروں نے بھی اس میٹنگ میں شرکت کی۔ میٹنگ کو خطاب کرتے ہوئے مولانا خالد رشید فرنگی محلی امام عیدگاہ وقاضی شہر لکھنؤ نے کہا کہ ۱۱/ربیع الاول مطابق ۲۵/اگست ۲۰۲۶ء کی شب میں شہر کے مختلف حصوں میں خصوصاً امیر الدولہ اسلامیہ ڈگری کالج لال باغ، امین الدولہ پارک امین آباد اور چوک ترکاری منڈی میں اعلیٰ پیمانے پر میلاد النبیؐ کی محفلیں منعقد ہوں گی اور ۲۶/اگست ۲۰۲۶ء کو ۱۲/روفات کے موقع پر تاریخی جلوس مدح صحابہؓ امین آباد پارک سے شان وشوکت سے عیدگاہ تک نکالا جائے گا۔ ان میں عاشقان رسولؐ ومداح صحابہؓ بہت بڑی تعداد میں شریک ہوتے ہیں۔ اس لیے ان تمام جگہوں پر خصوصی انتظامات کیے جائیں۔ مولانا فرنگی محلی نے کہا کہ جلوس مدح صحابہؓ شہر نگاراں کا قدیم اور تاریخی جلوس ہے۔ اس میں بلا اختلاف مسلک ومشرب تمام فرزندان توحید عشق رسولؐ اور مدح صحابہؓ کے جذبات سے سرشار ہو کر لاکھوں کی تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ جلوس مسلمانوں کی شان وشوکت کا عظیم مظہر ہے۔ اس لیے اس کے تحفظ کے لیے ڈرون کیمرے لگائے جائیں اور سلامتی، صفائی اور بجلی کے معقول انتظامات کیے جائیں اور جلوس کے راستے میں بارش کی وجہ سے سڑکیں بہت خراب ہو گئیں ہیں اسے جلوس سے پہلے ان سڑکوں کی مرمت کرائی جائے۔ مولانا فرنگی محلی نے تمام انجمنوں کو ہدایت دی کہ جلوس مدح صحابہؓ کے لیے جو راستہ متعین کیا گیا ہے سب کو اس کی پابندی کرنا لازمی ہے۔ اپنے محلوں اور علاقوں سے جلوس کی شکل میں کھلے ہوئے جھنڈے لے کر نہ آئیں۔ جلوس میں کوئی ایسا شعر یا نعرہ نہیں ہونا چاہیے جس سے کسی فرد، جماعت یا فرقے کی دل آزاری یا توہین ہو۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی سماج دشمن جلوس میں خلل ڈالنے کی کوشش کرے یا کوئی افواہ پھیلائے تو فوراً جلوس کے ذمہ داروں کو مطلع کیا جائے۔ میٹنگ کو خطاب کرتے ہوئے جوائنٹ پولیس کمشنر ببلو کمار نے کہا کہ گزشتہ برس جس طرح پر امن طریقے سے جلوس نکلوایا گیا تھا، اسی طرح اس سال بھی امن وامان کے ساتھ جلوس نکلے گا۔ انہوں نے یہ یقین دہانی کرائی کہ اس سال گزشتہ برسوں سے زیادہ اچھے انتظامات کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سہ فریقی معاہدے پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے گا۔ شر پسند عناصر سے بغیر کسی رعایت کے نپٹا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جلوس کے راستے میں ڈرون کیمروں کے ذریعے نگرانی کی جائے گی۔

مسجد ابراہیمی میں جلسۂ سیرت النبیؐ کا انعقاد

مولانا محمد فرمان ندوی کا 'عام الحزن' پر خطاب، صبر واستقامت اور اللہ پر بھروسے کی تلقین

لکھنؤ۔ آل انڈیا مسلم انٹلیکچول سوسائٹی کے زیر اہتمام مسجد ابراہیمی آغا میر، لکھنؤ میں جاری بارہ روزہ جلسۂ سیرت النبیؐ کا پانچواں جلسہ نماز عشاء کے بعد منعقد ہوا۔ اس موقع پر ڈاکٹر مولانا محمد فرمان ندوی نے "عام الحزن" کے موضوع پر مؤثر خطاب کیا۔ انہوں نے حضرت ابو طالبؓ اور حضرت خدیجہؓ کی وفات، سفرِ طائف اور واقعہ معراج کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مولانا نے کہا کہ نبی کریمؐ کی عمر مبارک کے تقریباً پچاسویں سال میں آپؐ کے دو عظیم معاونین، چچا حضرت ابو طالبؓ اور زوجۂ مطہرہ حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہوا، جس کے باعث اس سال کو "عام الحزن"، یعنی غم کا سال کہا گیا۔ حضرت ابو طالبؓ نے زندگی بھر رسول اللہؐ کی حفاظت اور حمایت کی، جبکہ حضرت خدیجہؓ نے ہر مشکل مرحلے میں آپؐ کا بھرپور ساتھ دیا۔ سفرِ طائف کا ذکر کرتے ہوئے مولانا نے بتایا کہ رسول اللہؐ حضرت زید بن حارثہؓ کے ساتھ دعوتِ اسلام کے لیے طائف تشریف لے گئے، جہاں آپؐ کو شدید مخالفت اور سنگ باری کا سامنا کرنا پڑا، لیکن آپؐ نے بددعا کے بجائے ہدایت کی دعا فرمائی۔ اسی دور کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو معراج کا عظیم شرف عطا فرمایا اور امتِ مسلمہ کو پانچ وقت کی نماز کا تحفہ ملا۔ مولانا نے کہا کہ عام الحزن کا پیغام یہ ہے کہ مشکلات اور آزمائشوں کے باوجود صبر، استقامت اور اللہ پر بھروسہ رکھنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ جلسے میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، جن میں خواتین بھی شامل تھیں۔ حماد نگرانی، حاجی کمال، محمد زاہد، ایڈووکیٹ محمد سہیل، محمد مشیر، محمد وسیم، سہیل بھائی اور مسجد کے دیگر ذمہ داران واراکین بھی موجود تھے۔ آخر میں پوری امت مسلمہ کے لیے دعا کے ساتھ مجلس کا اختتام ہوا۔

راجیو گاندی کے یوم پیدائش پر ریاستی کانگریس ہیڈ کوارٹر میں منائی گئی

لکھنؤ۔ اطلاعاتی انقلاب کے بانی، بھارت رتن سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی کی یوم پیدائش جمعرات کو ریاستی کانگریس ہیڈ کوارٹر میں ریاستی صدر اجے رائے کی صدارت میں سادگی کے ساتھ منائی گئی۔ ریاستی کانگریس انچارج راجندر پال گوتم اور اجے رائے سمیت دیگر سینئر رہنماؤں نے راجیو گاندھی کی تصویر پر پھول چڑھا کر خراج عقیدت پیش کیا۔ راجندر پال گوتم نے راجیو گاندھی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ راجیو گاندھی ایک دور اندیش رہنما تھے۔ انہوں نے اطلاعات اور تکنیکی انقلاب لا کر ملک کو عالمی سطح پر قائم کیا۔ پنچایتی راج نظام اور اقتدار کی مرکزیت ختم کر کے انہوں نے پنچایتوں کو مضبوط بنانے کا تاریخی کام کیا۔ راجیو گاندھی نے اپنے دورِ وزارت عظمیٰ میں ملک کی ترقی کے لیے جو تعاون دیا، اسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ ریاستی صدر اجے رائے نے کہا کہ ایک نوجوان وزیر اعظم کی حیثیت سے راجیو گاندھی نے جو تاریخی کام کیے، انہیں کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستان کو 21 ویں صدی میں لے جانے کا انہوں نے صرف خواب ہی نہیں دیکھا بلکہ اس کے لیے مضبوط اقدامات کرتے ہوئے کئی تاریخی فیصلے کیے، خواہ وہ نوجوانوں کو 18 سال کی عمر میں ووٹ دینے کا حق ہو، آئینی ترمیم کے ذریعے پنچایتوں میں خواتین کے لیے ریزرویشن ہو یا کمپیوٹر انقلاب، جس کی اس وقت بی جے پی نے بڑے پیمانے پر مخالفت کی تھی۔ آج اسی کمپیوٹر انقلاب کی وجہ سے ملک کے نوجوانوں نے پوری دنیا میں نہ صرف ملازمتیں حاصل کی ہیں بلکہ ہر شعبے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ بینکنگ ہو، زراعت ہو یا دفاع، ہر شعبے میں کمپیوٹر آج ایک اہم حصہ ہے اور ملک 21 ویں صدی میں عالمی سطح پر قائم ہوا ہے۔ اس موقع پر کانگریس سکریٹری شریک انچارج سنجیو آریا، ابھیشیک دت، کنال چودھری، عبدالحنان، رکن پارلیمنٹ راکیش راٹھور، ڈاکٹر سی پی رائے، شیام کشور شکلا، سہیل اختر انصاری، شیو پانڈے، وشوجے سنگھ، ترجمان پریانکا گپتا، پربھا اٹل پال، رفت فاطمہ سمیت دیگر سینئر رہنما موجود تھے۔

نائیجیریا میں بھی ہوگی موتی کی کاشت، وزیر نے سیکھے گُر

لکھنؤ 20 اگست (پریس ریلیز): نائیجیریا کے وزیر زراعت و غذائی تحفظ ایلیو صبیح عبداللہ نے لکھنؤ کے موہن لال گنج تحصیل کے ہرینام کھیڑا واقع ستیندر سنگھ کے تالاب پر قائم موتی کی کاشت کا معائنہ کیا اور اس کی تکنیک وطریقہ کار کی معلومات حاصل کیں۔ ان کے ہمراہ نائیجیریا کا ایک نمائندہ وفد بھی موجود تھا۔ منی ایگرو ہب کے ڈائریکٹر آنند کمار ترپاٹھی نے نائیجیریا کے وزیر زراعت اور وفد کے ارکان کو موتی کی پیداوار کی تکنیکی معلومات تفصیل سے فراہم کیں اور ان کے سوالات کے جوابات دیے۔ انہوں نے نائیجیریا میں موتی کی پیداوار کی تکنیک اور منصوبے کے قیام کے لیے منی ایگرو ہب کی جانب سے خدمات فراہم کرنے کی پیشکش بھی کی۔ وزیر زراعت ایلیو صبیح عبداللہ نے اس جدید منصوبے میں گہری دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے نائیجیریا میں بھی موتی کی کاشت کا منصوبہ قائم کرنے کے لیے کمپنی کی خدمات حاصل کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ انہوں نے موتی کی کاشت کے لیے کیے جا رہے اقدامات کو سراہتے ہوئے کہا کہ نائیجیریا میں بھی کسانوں کو اس طرح کی کاشت اپنانے کے لیے حوصلہ افزائی کی جائے گی، تاکہ ان کی آمدنی میں اضافہ ہو سکے۔ واضح رہے کہ موتی کی کاشت کا یہ منصوبہ ایم این آئی گروپ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈاکٹر ایوب حسین کی نگرانی میں قائم کیا گیا ہے۔